چوہدری محمد اسحاق خان نقشبندی قادری

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف (انڈیا)

کی

فکر انگیز و ایمان افروز تحریر

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا

نشانِ صراطِ مستقیم

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

ادارہ اہلِ سُنّت و جماعت لاہور پاکستان

چوہدری محمد اسحاق خان نقشبندی قادری
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ ۔ ایل ایم ایف (انڈیا)

کی

فکر انگیز و ایمان افروز تحریر

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا

نشانِ صراطِ مستقیم

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

ادارہ اہلِ سُنّت و جماعت لاہور پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

98355

کتاب نشانِ صراطِ مستقیم

مصنف چوہدری محمد اسحاق خان

ترتیب وتدوین ڈاکٹر محمود احمد ساقی

اشاعت اول محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

ھدیہ ۲۰۰ روپے

ناشر

ادارہ اہل سنت وجماعت پاکستان

خصوصی معاونت۔۔ ملنے کے پتے

رائے فقیر محمد الیف سی اے، 1-B-14-4 رائے ہاؤس۔ کالج روڈ نزد محمد علی چوک ٹاؤن شپ لاہور فون: 7313113-14, 5153632

چودھری محمد اسحاق 283 سی بلاک گلشن راوی لاہور۔ فون: 7461962

حافظ صلاح الدین 256 سی بلاک گلشن راوی لاہور۔

سنی رضوی جامع مسجد پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چونگی امر سدھو لاہور۔

فون: 0300-4409470, 5812670

Marfat.com
Marfat.com

فہرست

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	15
درود دیدار دو واقعہ حضرت شبلی رضی اللہ عنہ	16
شان سرکار شبلی رضی اللہ عنہ	17
علوم خمسہ کی تشریح	26
شاہ کار ربوبیت	34
نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	45
ابلیس اپنے مشیروں سے	57
بے مثل بشر صلی اللہ علیہ وسلم	65
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں	68
بعثت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم	71
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں	77
فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ	92
نادِ علی کا بیان	109
دردِ سر کا عمل	111
شاہ روم کا عباسی خلیفہ مامون الرشید کو خط	113
سید مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	119

Marfat.com
Marfat.com

اہل سنت اہل جنت......جنتی گروہ	129
کتاب تذکرۃ الاولیاء دیوبند	137
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	139
یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ	143
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	147
خواجہ غریب نواز کی حضرت بابا فرید الدین شکر گنج پر عنایات	152
ملفوظات طیبات	152
پاک پتن کے بہشتی دروازہ پر اعتراضات کا جواب	159
حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ	162
حضرت بوعلی شاہ قلندر کے شہر کا ایمان افروز واقعہ	168
شہادت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ	170
حضرت خواجہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	184
علامہ اقبال اور اکبر آلہ آبادی	189
مقام اقبال رحمۃ اللہ علیہ	192
کلیات اقبال (فارسی)	205
الرِّبا......ایک وضاحت	214
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ	213
بلاسود بنکاری...... پروفیسر محمد طاہر القادری	235
مولانا عبدالحئی لکھنوی اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	244
قرآن مجید فرقان حمید	252

Marfat.com
Marfat.com

اصحاب کہف کا تذکرہ	257
نمازی کے پاس باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں	281
فیملی پلاننگ	285
پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کے لیے ایک عبرت آموز واقعہ	311
عدم استحکام پاکستان کے اسباب	317
پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک وہابیت	325
سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ	350
صحت جسمانی وروحانی	353
قصیدہ نعمانیہ	387
شجرہ عالیہ نقشبندیہ	397
فضائل درود وسلام	415
کون سا درود شریف پڑھا جائے	419
فضائل وثمرات صلوٰۃ وسلام	430
قرض اور افراطِ زر	457
ایک اعلیٰ دعا	467

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

غوث اعظم کا نورِ فیض اقبال پر

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفٰی پنہاں بگیر

یا اللہ تعالیٰ تو دو عالم سے بے نیاز ہے قیامت کے دن میرا حساب نہ لینا اور میرا عذر قبول فرمالینا اگر حساب لینا ضروری ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ لینا۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

وَ اَحۡسَنَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِیۡ
وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءُ
میری آنکھوں نے کبھی آپ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا
عورتوں نے آپ سے زیادہ کوئی صاحبِ جمال نہیں جنا

خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ
آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے
جیسے آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہوں

نَالَ الشَّرَفَا وَ اللّٰهُ عَفَا
عَنۡ مَّا سَلَفَا مِنۡ اُمَّتِهٖ
اللہ نے آپ کے سبب سے معاف فرمائے وہ گناہ
جو اُمّت نے کئے اور آپ کے سبب سے بزرگیاں حاصل ہوئیں

Marfat.com
Marfat.com

اَعُوذُ باللّٰہ السّمیعِ العلیم مِنَ الشّیطان الرّجیم

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ رسولہٖ الکریمِ الامینِ الرّؤف الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یہ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ ہے۔ سب خوبیاں اور تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کو جو مالک سب جہانوں کا۔

سرکارِدوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دو ایسے نوروں کی بشارت جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ کئے، ایک سورہ فاتحہ، دوسرے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

(مسلم شریف)

تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حیّ و قیوم قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مستلزم ہے۔ دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے۔

Marfat.com
Marfat.com

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فریاد

عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حَصَانِهاده بود و میگفت اے خداوند بخشای ورگر متوجب عفوبتم مرا روز قیامت نابینا بر انگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے دیکھا کہ حرم کعبہ میں کنکریوں بھری زمین پر اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے عرض رہے تھے اے خدا مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو مجھے روزِ قیامت نیکوں کے سامنے اندھا کر کے اٹھانا تا کہ میں شرمندہ نہ ہوں۔

(گلستانِ سعدی ۶۷)

Marfat.com
Marfat.com

غوث اعظم کا نورِ فیض اقبال پر

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفی پنہاں بگیر

یا اللہ تعالیٰ تو دو عالم سے بے نیاز ہے قیامت کے دن میرا حساب نہ لینا اور میرا عذر قبول فرمالینا اگر حساب لینا ضروری ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ لینا۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

وَ اَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
میری آنکھوں نے کبھی آپ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا
عورتوں نے آپ سے زیادہ کوئی صاحبِ جمال نہیں جنا

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ
آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے
جیسے آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہوں

نَالَ الشَّرَفَا وَ اللّٰهُ عَفَا
عَنْ مَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهٖ
اللہ نے آپ کے سبب سے معاف فرمائے وہ گناہ
جو اُمّت نے کئے اور آپ کے سبب سے بزرگیاں حاصل ہوئیں

Marfat.com
Marfat.com

اَعُوذُ باللّٰہ السّمیعِ العلیم مِنَ الشّیطان الرّجیم

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ رسولہٖ الکریمِ الامینِ الرّؤف الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یہ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ ہے۔ سب خوبیاں اور تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کو جو مالک سب جہانوں کا۔

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دو ایسے نوروں کی بشارت جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ کئے، ایک سورہ فاتحہ، دوسرے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

(مسلم شریف)

تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حیّ و قیوم قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مستلزم ہے۔ دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے۔

Marfat.com
Marfat.com

وللّٰہ الاَسْمَاءُ الحُسنٰی فادعُوہُ بِھا

"اللہ تبارک وتعالیٰ کے بہترین اسماء الحسنیٰ ہیں پس لوگو انہی ناموں سے اسے پکارو۔"

بندہ عاجز نے ایک دیوبندی ہائی سکول ٹیچر کو "اللہ میاں" کہنے سے ٹوکا اور مذکورہ بالا آیت پڑھ کر سنائی تو وہ فوراً چپ ہو گیا اور آئندہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کو مخلوق کے ادنیٰ نام سے پکارنے سے تائب ہوا۔ عرف عام میں بڑے میاں چھوٹے میاں جو عام انسانوں کو مخاطب کرکے بولے جاتے ہیں، اس سے بچنا چاہئے اور ہمیشہ کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کے اپنے عطاء کردہ ارفع و اعلیٰ اسماء سے یاد کرنا چاہئے جو نہایت مبارک ہیں اور جنت میں جانے کے لیے اسباب ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق رفیق عطا کرے۔ آمین!

اِنَ لِلّٰہِ تِسعَۃَ وَ تِسعِینَ اَسمَاءَ مآتۃ الّا واحداً من اَحصاھا دخل الجنۃ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے 99 نام ہیں جس نے ان کو حفظ کر لیا یا جس نے ان کو گن کر پڑھا وہ داخلِ جنت ہوگا۔ (بخاری، مسلم وترمذی)

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانِ خاناں کے نام ارسال

Marfat.com
Marfat.com

کردہ مکتوب میں اہل سنت و جماعت کے عقائد مختصر طور پر فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنی قدیم ذات کے ساتھ خود موجود ہے باقی تمام اشیاء اس کے پیدا کرنے سے موجود ہیں اور عدم سے وجود میں آئی ہیں پس اللہ تعالیٰ قدیم اور ازلی (بے ابتدا) ہے باقی تمام اشیاء حادث اور نو پید ہیں۔ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، نہ تو وہ واجب الوجود ہونے میں اور نہ مستحق عبادت ہونے میں۔ واجب الوجود ہونا اس کے غیر کے لائق نہیں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

امام ربانی جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صفاتِ نقائص کی اس جنابِ مقدس سے نفی ہے۔ اللہ تعالیٰ جواہرِ اجسام اور اعراض کی صفات اور ان کے لوازم سے منزہ ہے۔ زمان و مکان اور جہت کی اس بارگاہ میں گنجائش نہیں ہے۔ سب اس کی مخلوق ہیں، وہ شخص بے خبر ہے جو اللہ تعالیٰ کو عرش کے اوپر کہتا ہے اور اس کے لیے جہت فوق ثابت کرتا ہے۔ عرش اور اس کے ماسواء عام مخلوقات حادث اور اس کی مخلوق میں حادث کی کیا مجال؟ کہ وہ خالقِ قدیم کا مکان اور ٹھکانہ بنے۔

واجب وہ ہستی ہے جس کا عدم نہ ہو سکے اور عبادت تعظیم کی انتہاء کو کہتے ہیں کسی ہستی کو مستقل اور موثر بالذات مانا جائے۔

Marfat.com
Marfat.com

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اے برتراز قیاس و خیال و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند شنید یم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ عارف کامل ولی باکرامت اور مقبول بارگاہِ رسالتمآب ہیں، انہی کی یہ رباعی ہے:

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جمیعُ خِصَالِہٖ صلّوا علیہ وآلِہٖ

خدا اندر قیاسِ ما نگنجد
شناس آں راکہ گوید ما عَرَفْنَاک

(اقبال علیہ الرحمہ)

امام ربّانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

مقامِ رضا سے اوپر صرف حضرتِ خاتم الرّسل علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والتسلیمات کا مقام ہے۔ اسی مقام کی خبر دیتے ہوئے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ میرے ساتھ اس وقت میں کسی مقرب فرشتے اور نبی رسول کی گنجائش نہیں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

حدیث قدسی میں اسی خصوصیّت کی طرف اشارہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے حبیب! میں ہوں اور تم ہو اور تمہارے علاوہ جو کچھ ہے وہ میں نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے عرض کیا: اے اللہ تو ہے اور میں نہیں ہوں۔ تیرے سوا جو کچھ ہے وہ میں نے تیرے لیے چھوڑ دیا۔ سبحان اللہ العظیم

لوگ آج حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مقام کا کیسے ادراک کر سکتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی اس جہاں میں کیسے پہچان سکتے ہیں کیونکہ اس امتحان گاہ (دنیا) میں سچا اور جھوٹا حق و باطل مخلوط ہے قیامت کے دن آپ کی بزرگی معلوم ہوگی۔ آپ پیغمبروں کے امام اور ان کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ آدم علیہ السّلام دیگر انبیاء علیہم السّلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے
ما و شما تو کیا خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے
زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
فرشتے خِدَم رسولِ حشم تمام امم غلامِ کرم

Marfat.com
Marfat.com

وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے
اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارت کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لیے
نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے
یہ طور کجا سپہر تو کیا عرشِ علاء بھی دور رہا
جہت سے وراء وصال ملا یہ رفعتِ شان تمہارے لیے
خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے
اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

(حدائق بخشش)

Marfat.com
Marfat.com

مقامِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حضور سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مقام تمام مخلوق سے بلند و بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو وہ عظمتیں اور رفعتیں عطا فرمائی ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی رسول وہاں تک رسائی کر سکے۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

ہر مرتبہ کہ بود در امکاں بروا ست ختم
ہر نعمت کہ داشت خدا شد براو تمام

(اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

Marfat.com
Marfat.com

درودِ دیدار و واقعہ حضرت شبلی بحوالہ ابنِ قیم

حدیث میں ہے کہ خود حضور اقدس (ﷺ) نے خواب میں جمالِ جہاں آراء کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے تعلیم فرمائی۔ ''درمنظم'' امام ابوالقاسم محمد میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ صلّى علىّ روحِ محمدٍ فی الارواح وعلیٰ جسده فی الاجساد وعلیٰ قبره فی القبور رانی فِی مَنَامِه وَمَنْ رَانِی فِی مَنَامِه رَانِی یَومَ القیامَةِ وَمَنْ رَانِی یَومَ القیامَةِ شَفعتُ له وَمَنْ شَفعتُ له شَرِبَ مِن حَوضِی وَ حَرّمَ اللّٰهُ جَسَدَه علی النّار

جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو خواب میں دیکھے، مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا، میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور میں جس کی شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوضِ کریم سے پیئے گا اور اللہ عزّ وجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ (اللهم ارزقنا بجاهه عندک آمین)

علماء فرماتے ہیں یعنی یوں درود شریف پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴، ص ۱۵۹)

عاشقان مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے کیسی خوشخبری اور مژدۂ جانفزاء ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

شانِ سرکار شبلی رضی اللہ عنہ

ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے ان کے لیے قیام فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے شبلی کے ساتھ ایسی شفقت کس لیے فرمائی؟

فرمایا: یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْم. فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم O پڑھ کر تین دفعہ پڑھتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد (جلاء الافہام ابن قیم ص ۲۹۷)

اہلحدیث: وہابیوں کے علامہ ابنِ قیم جو ان کے امام ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کا واقعہ مذکورہ انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''جلاء الافہام'' میں نقل کیا ہے جبکہ اس کتاب کے مترجم قاضی محمد سلیمان منصور پوری بھی پیشوائے علماء اہلحدیث ہیں۔

واقعہ مذکورہ سے ثابت ہوا کہ غلامانِ رسول و عاشقان مصطفیٰ ﷺ جہاں بھی ہوں جس دور میں ہوں، زندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جانتے

Marfat.com
Marfat.com

پہچانتے اور انہیں نواز تے ہیں۔ جیسا کہ سنی بریلوی مسلک حق ہے۔ فالحمدلله علیٰ ذالک۔ نیز معلوم ہوا کہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ بھی عاشقانِ شانِ رسالت علماء و اولیاء کرام نے جن مختلف صیغوں سے درود شریف پڑھا اور وہ بھی صیغہ ندائیہ کے ساتھ "یا محمد" معترض حضرات جلاء الافہام کی عبارت کو غلط کہیں یا پھر توبہ کریں اور عقیدہ اہل سنت و جماعت اپنائیں منکرینِ شانِ رسالت کا مختلف صیغوں سے درود شریف پڑھنے کو بدعت قرار دینا ان کی گمراہی و بدعقیدگی پرمبنی ہے۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

Marfat.com
Marfat.com

دنیا میں ہر لمحے اذان کا سلسلہ جاری رہتا ہے

دن اور رات کے ہر لمحے میں اللہ اکبر کی آواز مسلسل گونجتی رہتی ہے اور دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں ہر وقت اور ہر لمحہ ہزاروں مؤذن اللہ بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

صبح ساڑھے پانچ بجے طلوعِ سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جکارتہ میں مؤذن کی آواز گونجنے لگتی ہے یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہوتا ہے جو ملائیشیا کی مسجدوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد برما کی باری آتی ہے اذانوں کا سلسلہ ایک گھنٹے بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے۔ بنگلہ دیش تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں۔ دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے بمبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔ سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے۔ سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق ہے۔ اسی عرصہ میں اذانیں حجاز مقدس، یمن، عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔ بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس دوران میں شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان میں

Marfat.com
Marfat.com

اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول وعرضِ بلد پر واقع ہیں۔ مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران ترکی میں صدائے توحید ورسالت بلند ہوتی ہے۔ اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹے کا فاصلہ ہے اس عرصے میں شمالی افریقہ لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس وقت ہزاروں لاکھوں موذن بیک وقت اللہ بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں

(روزنامہ جنگ لاہور 06-3-9)

انڈونیشا کی مشرقی جزائر،	صبح 5:30 پر
جکارتہ	ڈیڑھ گھنٹہ بعد
ملائشیا، برما، ڈھاکہ، کلکتہ تا بمبئی، سرینگر، سیالکوٹ،	اذان کا ایک ہی وقت ہے
سیالکوٹ سے کوئٹہ کراچی گوادر، افغانستان مسقط	چالیس منٹ کا فرق
مسقط سے بغداد، حجاز مقدس، یمن، عرب امارات، کویت، عراق،	ایک گھنٹے کا فرق
بغداد سے سکندریہ، شام، مصر، صومالیہ، سوڈان،	ایک گھنٹے کا فرق
سکندریہ، استنبول، ایک ہی طول وعرض پر ہیں، سکندر سے طرابلس لیبیا تیونس، الجزائر، مراکش	ایک سیکنڈ بھی توحید ورسالت کی گونج جاری رہتی ہے

رفعتِ شانِ "ورفعنالک ذکرک" دیکھے
چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
(اقبال)

Marfat.com
Marfat.com

16 جولائی 622ء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکہ مکرمہ سے ہجرت کا دن تھا

جمعہ کو دو بجکر 26 منٹ پر قبلہ درست کرلیں

ماہر فلکیات حمید رضوی نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق کل دو بج کر 26 منٹ پر سورج مکہ معظمہ کے بالکل اوپر ہوگا۔ اگر اس وقت ہموار زمین پر کسی راڈ کو اپنے ساتھ بالکل عمودی کھڑا کرلیں تو اس کے سائے کی سمت قبلے کی طرف ہوگی لہٰذا اس موقع پر ہر مسلمان کے لیے یہ عطیۂ خداوندی ہے کہ کسی پیچیدگی میں رہے بغیر وہ پنجگانہ نماز کے لیے قبلے کی سمت درست کرسکتا ہے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فلکیات کے سابق سربراہ حمید رضوی نے مزید کہا کہ سورج سال میں دو بار یہ سمت اختیار کرتا ہے۔ دوسرا موقع 27 مئی کو دو بج کر 18 منٹ پر ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ امر مزید اہمیت کا باعث ہے کہ 16 جولائی 622 عیسوی کو ہی نبی آخر الزماں ﷺ نے مکہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ سورج اسی زاویہ پر تھا چنانچہ یہ 16 جولائی اس لحاظ سے بھی مسلمانوں کے لیے حقیقی یادگار دن ہے۔ علاوہ ازیں اس دن سے ہجری کیلنڈر کے دنوں کا بھی صحیح حساب نکالا جاسکتا ہے۔ جبکہ قمری مہینہ 29 دن بارہ گھنٹے 44 منٹ 239 ثانیہ کا ہوتا ہے۔ (15 جولائی 1993ء روزنامہ جنگ لاہور)

Orientation of Mosques. 27th May & 16th July, The sun to be overhead at Makkah for 53 Major Cities The Book Available from the Revision Section DIE Engineers in Chiefs Branch G.H.Q Rawalpindi.

وَکُلّ علومٍ فی القرآنِ لٰکنّ تقاصرَ عنہُ افھامُ الرّجالِ

Marfat.com
Marfat.com

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے

مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دیں
ہست حبِّ رحمۃ للعالمین

(اقبال)

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اٹھارہ ہزار عالم کے ذرّہ ذرّہ کے لیے رحمت ہیں عالمِ ارواح ہو، عالمِ دنیا ہو، عالمِ برزخ ہو، عالمِ حشر ہو، سب جگہ آپ کی رحمتِ کاملہ کی ضرورت ہے۔ ہر اس چیز جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ رب ہے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے لیے رحمت ہیں یہ نکتہ بہت اہم ہے اسے ذہن نشین کرلیں تو بے شمار پیچیدگیاں حل ہو جاتی ہیں۔

رَحِمَ رَحْمَۃً سے ہی رحیم اور رحمان مشتق ہیں۔

ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کے مظہر ہیں۔ اللہ کریم نے فرمایا: لَولاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوبِیَّۃَ اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنے رب کے ہونے کو ظاہر نہ فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی صفات رؤفٌ رحیمٌ رحمت سے متصف فرمایا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ذرّہ ذرّہ غرضیکہ ہر شے کے لیے راحم ہیں راحم کے لیے چار صفتوں کا ہونا ضروری

98355

Marfat.com
Marfat.com

ہے۔(۱)حیات ہونا،(۲)مرحوم کے ہر احوالِ قلبی وروحی سے کما حقہ واقف ہونا،(۳)قدرت اور بااختیار ہونا،(۴)راحم کا مرحوم کے قریب ہونا،ان شرائط سے حاضر وناظر کا مسئلہ بھی حل ہوا۔

جو منکر ہے ان کی عطاء کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

(اقبال)

رَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ. میری رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اک غفور الرحیم تے اک رؤف الرحیم　　منگتا میں اک سخی دربار نے دو
میری کشتی نوں موج داڈر کی اے　　میری کشتی دے کھیون ہارنے دو

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ　(پ۲۴،سورۃ الزمر ۵۳)

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

یٰعِبَادِیَ کہہ کے ہم کو شاہ نے　　اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا

(رضا)

Marfat.com
Marfat.com

وَکُلُّهُم مِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غُرفا من البحراو رشفا من اَلدِیَمِ

اور سب انبیا علیہم السّلام آپ سے التماس کرتے ہیں دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی۔

منزّہٌ عن شریکٍ فی محاسِنہٖ
فَجَوھرالحُسنِ فِیہ غَیرُ مُنقَسِمِ

اپنے محاسن میں شرکت سے منزّہ ہیں ان میں وہ جوہرِ حسن ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے۔

فاِنَّ فَضلَ رسولِ اللّٰہِ لَیس لہ
حدٌ فَیُعرِبَ عَنہُ ناطق بفم

بے شک رسول اللہ کے فضل کی حد نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے۔ (امام بوصیری)

وَاعْلَمُوا اَنَّ فِیکُم رَسُوْلُ اللّٰہ (الحجرات آیت نمبر۷)

اور جان لو کہ تم سب میں اللہ کے رسول ہیں۔

حاضر و ناضر کی بحث چھوڑ کر اس آیت کو بار بار پڑھیں۔

جو چمن سے گزرے تو اے صبا کہنا تو بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

Marfat.com
Marfat.com

کافر ہے تو ہے تابع تقدیر مسلمان
مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی

(اقبال علیہ الرحمۃ)

او بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے
سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے

سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا صحابہ کو فرمانا: اَفَلَا اَکُوْنَ عبداً شکوراً (بخاری)

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ جلال کا مظہر ہے
یعنی
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود

Marfat.com
Marfat.com

علومِ خمسہ......رَاسِخُونَ فِی العِلم کی تشریح

اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَةِ وَ یُنَزِّلُ الغَیثَ وَ یَعلَمُ مَا فِی الاَرحَامِ وَ مَا تَدرِی نَفسٌ مَّاذَا تَکسِبُ غَدًا وَ مَا تَدرِی نَفسٌ بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ (لقمان:۳۴)

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارنا مینہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا بتانے والا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

شانِ نزول:

یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے۔ خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے، مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی، یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا۔ یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کیا کروں گا۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کب پیدا ہوا، مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

Marfat.com
Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے انبیاء اولیاء میں سے جس کو چاہے انہیں خبردار کردے۔اس آیت میں پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۃ جن میں ارشاد ہوا: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ [72:26]

غرضیکہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۃ جن میں دی ہے۔ مختصراً علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء اور اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے۔ یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا ہوگا اور کہاں مرے گا۔ ان امور کی خبریں بکثرت انبیاء واولیاء نے دی ہیں اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو فرشتوں نے حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت ذکریا علیہ السّلام کو حضرت یحییٰ علیہ السّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پیدا ہونے کی خبریں دی تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعات دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنی

Marfat.com
Marfat.com

لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، روح البیان وغیرہ)

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔

تبارکَ اللّٰہُ مَا وحیٌ بمکتَسَبٍ. بزرگ ہے اللہ تعالیٰ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی۔

ولا نبی علٰی غیب بِمتّھِم. اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا۔

بخاری شریف کی ایک حدیث جو مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مرتبہ سرورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صدقہ فطر کی نگہبانی پر مامور فرمایا۔ ایک شخص پہلی رات، پھر دوسری رات اور پھر تیسری رات چوری کے لیے آیا اور اس کو رحم کی درخواست کرنے پر حضرت ابو ہریرہ نے چھوڑ دیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہر روز ابو ہریرہ کو تین دفعہ Warn کیا کہ وہ آج پھر آئے گا۔ اس حدیث کے تحت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں: فیہ اخبارُ النَّبیِ بالغیب معجزۃٌ لہٗ.

Marfat.com
Marfat.com

یومِ خیبر میں فرمایا: کل ضرور جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ وہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔ یہ حدیث باب مناقب علی بن ابی طالب مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۵۶۴ میں مذکور ہے۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲ اُمِ فضل نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ آج ایک نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا گویا ایک ٹکڑا حضور کے جسم کا کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ خواب تو اچھا ہے انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لڑکا ہوگا اور تیری گود میں پلے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com
Marfat.com

(صلو)صلّی اقام الصلوٰۃ صلاۃ

To pray, worship, May the blessing of God be upon him

دونوں الفاظ کا مصدر ایک ہے۔

درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نفع پہنچانا نہیں بلکہ فائدہ اور نور آپ سے پانا ہے۔ یہ اجر کے لیے نور ہے اور درود شریف کا نور تمام کائنات کے اصل نورِ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ہے اور درود شریف کا نور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر جسے بھی ملا نورِ احمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ملا۔

کلُ شئیٍ یَرجِعَ الیٰ اصلہٖ تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوا، اس کا سارا فائدہ اجر وثواب اور نورِ خالص ہمارے اپنے لیے ہی ہوا جیسے سمندر سے بخارات اٹھ کر بادل بنتے ہیں بارش کے قطرات اور پانی پھر سمندر میں جاملا، اس پانی سے مردہ زمین زندہ ہوگئی۔ قلبِ مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے جیسے سمندر پر بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی اس کا اپنا ہے لہٰذا درود شریف سے مقصود استفادۂ نور ہے نہ کہ افادہ فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے۔ خوب یاد رکھیں درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ سے بھیک مانگنے کے لیے ہے۔ اسی لئے تو غالب نے کیا

Marfat.com
Marfat.com

خوب کہا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذا شیتم

کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود شریف پڑھیں جیسا کہ بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۷۰۷ کے حاشیہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ ''قال ابو العالیہ صلوٰۃ اللّٰہ ثناوہ علیہ عند الملائکۃ. اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ثناء سے آگاہ فرماتے ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

مصنف دلائل الخیرات شریف کو جب نمازِ عصر کی ادائیگی کے لیے وضو کے پانی کی ضرورت ہوئی تو کنوئیں پر پانی نکالنے کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ ایک لڑکی نے آپ کو حیران دیکھ کر یہ درود شریف پڑھا اور پانی کنوئیں کی انتہائی بلند سطح پر آ گیا تھا جس سے آپ نے وضو کیا۔ آپ کے پوچھنے پر اس لڑکی نے بتایا کہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدنا محمدٍ وَآلہٖ سیدنا محمدٍ صلوٰۃً دائمۃً مقبولۃً توذّی بھا عنّا حقہ العظیمO

ایسا درود کہ ہمیشہ رہے اور مقبول ہو کہ ادا ہو ساتھ اس کے ہم سے حق

Marfat.com
Marfat.com

ان کا جو بہت عظیم ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے تمام مخلوق اس حق عظیم سے ناواقف ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی کم مائیگی عاجزی، بے بسی اور آپ کے اعلیٰ مراتب سے عدمِ واقفیت کی وجہ سے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ تو ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سے عطا کردہ بلند شان کے مطابق اجر وثواب عطا فرما۔

مقامش عبدہٗ آمد ولیکن جہانِ شوق را پروردگار است

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت تھا کہ طیبہ تھا مقام اس کا

خوشا وہ دور تھا کہ دیدار عام تھا اس کا

زانکہ ملت را حیات از عشقِ اوست

برگ و سازِ کائنات از عشقِ اوست

رمزِ دین نبی گویم ترا

ہم بقبر اندر دعا گویم ترا

تو اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک

گر پہچانے تو ترے گدا دارا و جم

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت

Marfat.com
Marfat.com

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم
جستجو را محکم از تدبیر کن
انفس و آفاق را تسخیر کن
(اقبال)

لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
(القرآن الکریم)

رہِ عرفان میں حِس حزن و الم نامناسب ہے
پسند طبعِ اکبر ہے یہی نہ خوش رہنا نہ غم کرنا
(اکبر الٰہ آبادی)

مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنالیا ہے — یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے
(غالب)

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا — سختی و تنگی پرسشِ جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہاء — فضل کرنا دعا آج کی رات ہے۔
(اکبر الٰہ آبادی)

اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰ انگریز — سیاہ روز مسلمان رہے گا پھر بھی غلام
مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام — جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم
تا دل صاحب دلے نامد بہ درد — ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد
(اقبال)

Marfat.com
Marfat.com

شاہ کارِ ربوبیت

مشہور حدیث کنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ اَن اُعرِفَ فقد خَلقَ الخَلقَ. میں چھپا ہوا خزانہ تھا مجھے یہ بات محبوب ہوئی کہ میری پہچان ہو چنانچہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پیدا کیا۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تخلیقِ باعثِ کائنات ہیں۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا (البقرہ،۲:۱۴۴)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے۔ مقرّبین کا قبلہ عرش، روحانیین کا کرسی، کرّوبین کا بیت المعمور، انبیاء کا بیت المقدس اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قبلہ کعبہ ہے اور یہ آپ کے جسم کا قبلہ ہے روح کا قبلہ میری ذات ہے اور میرا قبلہ محبوب تیری ذات ہے۔

قبلہ جہت اور توجہ کے مرکز کو کہا جاتا ہے اور واقعۃً اللہ تعالیٰ کی توجہ کا مرکز اس کے محبوب کی ذات ہے اس نے سورہ طور میں فرمایا:

فَاِنَّکَ بِاَعۡیُنِنَا (الطّور،۵۲:۴۸)

آپ یقیناً ہماری نگاہوں میں رہتے ہیں۔

دمیکہ پیکرِ خوب تو آفرید خدا گہے سوئے تو گہے سوئے خویش دید خدا

(حضرت ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ)

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ (البلد،۱-۲)

Marfat.com
Marfat.com

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں جس میں آپ جلوہ افروز ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے آقا! اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا مقام اتنا بلند ہے کہ اس نے آپ کی زندگی کی قسم کھائی باقی انبیاء علیہم السلام کی حیات کی نہیں اور اس کے ہاں یہ فضیلت کی انتہاء ہے کہ اس نے آپ کے قدموں سے مَس ہونے والی مٹی کی قسم کھائی۔

مفسّر قرآن امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں:

مجھے آپ سے جو محبت ہے اور میرے ہاں آپ کی جو قدر ومنزلت ہے اس کے پیشِ نظر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں جس میں آپ جلوہ افروز ہیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شہر مکہ کی قسم کھائی اور اسے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کے ساتھ ساتھ مقیّد کیا تا کہ شہر مکہ کی عظمت مزید اجاگر ہو اور یہ واضح رہے کہ مکان کی عظمت صاحبِ مکان کی وجہ سے ہوتی ہے۔

کراچی شہر میں 48-1947ء میں جس بلڈنگ میں جناب محمد علی جناح مرحوم کا دفتر اور رہائش تھی اسے Governer General House/G.G.House کہا جاتا تھا۔ اب اس بلڈنگ کا کوئی پرسانِ حال ہی نہیں کہ جناب جناح علیہ الرحمۃ وہاں نہیں ہیں۔

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم　　اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com
Marfat.com

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا   نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا   ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

گردِ تو گردد حریمِ کائنات   از تو خواہم یک نگاہِ التفات

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا

(محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ)

سورۃ النور میں ہے: وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ط

اور پرندے پر پھیلائے ہوئے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور تسبیح اب صلاۃ کے معنی درود شریف کئے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

کہ پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

اما وجہ شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مرأت جمالِ الٰہی ومظہرِ انوار لا متناہی وے بود۔ (مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان:۱:۳)

آپ کا چہرہ اقدس اللہ تعالیٰ کے جمال کے لیے آئینہ ہے اور اس قدر انوارِ الٰہی کا مظہر کہ اس کی حد نہیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

Marfat.com
Marfat.com

حجۃ الاسلام سیدنا محمد الغزالی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

جسم کی سلامتی کم کھانے میں، رُوح کی بقا کم گناہوں میں اور ایمان کی سلامتی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ہے۔

خوفِ خدا سے رونے والے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے گنہگار امتیوں کے آنسوؤں کے چھینٹوں سے جہنم کی آگ بجھ جائے گی۔

(مکاشفۃ القلوب: ص ۴۱)

حدیث قدسی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

جو میری قضا پر راضی نہیں، میری عطا پر شکر نہیں کرتا وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔ (ص ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی نازل فرمائی۔

اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے کلام، خیالات، روح نورِ بصارت اور قوتِ سماعت سے زیادہ قریب رہوں۔ تو پھر تم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت سے درود شریف پڑھو۔ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَارسولَ اللّٰہ

(ص ۵۶)

جناب سیدنا صدیق اکبر کا فرمان: جب سے ایمان لایا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کا مزہ حاصل کرسکوں۔

Marfat.com
Marfat.com

بہت کھانے سے عبادت میں کمی واقع ہو جاتی ہے، جسم گراں آنکھیں نیند سے بوجھل، اعضائے بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ (ص ۵۹)

جناب لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: کھانا اور سونا کم کرو جو شخص زیادہ کھاتا ہے اور زیادہ سوتا ہے وہ قیامت کے دن اعمالِ صالحہ سے خالی ہاتھ ہوگا۔

یہ بات آبِ زر سے لکھی ہے بو علی نے
کہ سونے سے آدمی کو بے حد خطر ہے

یہاں سونا دونوں معنی میں استعمال ہوا ہے سونا چاندی جس کے پاس ہو، ڈاکو اسے ہلاک کر کے چھین لیتے ہیں اسی طرح جو سو جاتا ہے اس کی جان اور مال دونوں خطرے میں ہوتے ہیں۔

ایک صالح شخص کے ایک بار درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے پانچ سو قبر والوں سے عذاب اٹھالیا۔ (ص ۷۰)

جب منصور حلاج کو قید میں پندرہ دن گزر گئے تو جناب شبلی علیہ الرحمۃ نے ان کے پاس جا کر دریافت کیا: محبت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کل یہ سوال پوچھنا دوسرے دن حضرت منصور کو قید سے نکال کر مقتل کی طرف جا رہے تھے۔ شبلی کو دیکھ کر کہا: شبلی محبت کی ابتدا جلنا اور انتہاء قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شے باطل ہے ذاتِ الٰہی ہی حق ہے۔ (ص ۸۵)

تو وہ اپنے نام تک کو بھول گئے

Marfat.com
Marfat.com

جب ان سے پوچھا گیا تمہارا کیا نام ہے؟

فرمانِ نبوی: قیامت کی پانچ نشانیاں۔

۱) دنیا سے محبت اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

۲) مال سے محبت اور یومِ حساب کو بھول جائیں گے۔

۳) مخلوق سے محبت اور خالق کو بھول جائیں گے۔

۴) گناہوں سے محبت اور توبہ کو بھول جائیں گے۔

۵) مکانوں سے محبت اور قبر کو بھول جائیں گے۔ (ص۸۹)

مصائب و تکالیف میں اللہ کی پناہ مانگنا اس سے التجا کرنا اور رہائی کا سوال کرنا مومنین اور صالحین کا طریقہ ہے۔ (ص۹۱)

کمالاتِ حقیقی صرف اللہ ہی کے لئے ہیں اور مخلوق کے کمالات بھی حقیقت میں اللہ ہی کے کمالات ہیں اور اللہ ہی کے عطا کردہ ہیں اس کی محبت اللہ کے ساتھ اور اللہ کے لیے ہو جاتی ہے۔ (ص۹۲)

فرمانِ نبوی: جس نے میری سنّت کو زندہ کیا اور اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

(ص۹۳)

حُبِّ خدا کی نشانی حُبِّ قرآن ہے۔ حُبِّ خدا اور حب قرآن کی نشانی حبّ نبی ہے اور حُبِّ نبی کی نشانی نبی کی سنّت سے محبت ہے اور سنّت کی نشانی آخرت کی محبت ہے۔ آخرت کی محبت دنیا سے نفرت کا نام ہے دنیا کی محبت

Marfat.com
Marfat.com

ہر برائی کی جڑ ہے اور کنارہ کشی ہر خیر و برکت کی بنیاد ہے۔ (ص ۹۴)

شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی وساطت سے توبہ کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: درخواست قبول ہے اس شرط کے ساتھ کہ آدم علیہ السّلام کی قبر پر جا کر سجدہ کر لو۔ کہنے لگا: جنت میں سجدہ نہ کیا اب ان کی قبر کو کیسے سجدہ کر لوں؟ (ص ۱۰۱)

حضرت حاتم اصمؒ نے نماز کے متعلق فرمایا:

وضو کے بعد جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں کعبہ کو اپنے سامنے، پل صراط کو قدموں کے نیچے، جنت کو دائیں، دوزخ کو بائیں، مَلک الموت کو پیچھے اور نماز کو اپنی آخری نماز سمجھ کر خوف و امید کے درمیان کھڑا ہوتا ہوں۔ دل سے تصدیق کر کے تکبیر کہتا ہوں ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتا ہوں تواضع کے ساتھ رکوع خشوع کے ساتھ سجدہ بائیں ران پر بیٹھتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوئی یا نہیں۔ (ص ۱۱۲)

بندہ کے لیے دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق سے بہتر کوئی اور انعام نہیں ہے۔ (ص ۱۱۳)

بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور بدترین انسان وہ جو لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (ص ۱۱۵)

شیطان کا گمراہ کن سوال:

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: تیرا اس ذات کے

Marfat.com
Marfat.com

متعلق کیا خیال ہے جس نے مجھے جیسے چاہا پیدا کیا اور جو چاہا مجھ سے کرایا۔ اس کے بعد وہ مجھے چاہے جنت میں بھیج دے اور چاہے تو جہنم میں بھیج دے۔ کیا ایسا کرنے والا عادل ہے یا ظالم! امام شافعی نے فرمایا:

اے شخص اگر اس نے تجھے تیری منشاء کے مطابق پیدا کیا تو تو واقعی مظلوم ہے اور اگر اس نے تجھے اپنے اِرادۂ قدرت کے تحت پیدا کیا تو پھر اس کی مرضی ہے جو کرے۔ شیطان شرم سے پانی پانی ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے ستر ہزار عابدوں کو اس سوال پر گمراہی کے غار میں دھکیل دیا ہے۔ (ص ۱۲۲)

Marfat.com
Marfat.com

اسمائے اللہ تبارک وتعالیٰ ورسالتمآب ﷺ کی خصوصیات

للہ سے ایک لام کم ہو جائے تو "لہ" رہ جائے گا۔ جس کا معنی ہے سب کچھ اسی کے لیے ہے۔

'لہٗ' سے ایک لام کم کیا جائے تو ''ہٗ'' رہ جائے گا جس کا تلفظ ھُوْ ہے یہ حرف واحد بھی، اسی واحد الاحد کی ذات وحید پر دال ہوگا جیسا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

کلمہ توحید پر نگاہ ڈالو: ''لا الہ الا اللہ'' سارے کلمہ میں کوئی بھی زائد حرف موجود نہیں، وہی حروف ہیں جو اسمِ ذات اللہ کے اندر موجود ہیں انہی کی ترکیب کلمۂ توحید بنا دیتی ہے۔ اللہ اکبر! حفاظتِ توحیدِ خالص کے لیے کس قدر اہتمام ہے اور غیرتِ الٰہیہ کس قدر غیریت سے برتر واقع ہوئی ہے۔ اللہ ہی ہے جو احد اور واحد ہے، اس کی ذات کے سوا ہر شے کا وجود مرکّب ہے اور ہر شے کا ظہور ترکیب کا نتیجہ، یہ اسم اللہ ہی کا خاصہ ہے کہ الحمد کا ارشاد اسی اسمِ ذات کے لیے ہے۔ الحمد للہ، الحمد للرحمٰن، یا الحمد للرحیم وغیرہ نہیں بولا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ جس طرح یہ اسم مسمّٰی کی ذات وصفات سب پر مجموعاً حاوی ہے اسی طرح لفظ حمد بھی جملہ نعوتِ کمال وجلال کا جامع ہے۔ لہٰذا کامل ترین اسم کے لیے کامل ترین نعت کی ضرورت تھی۔ ایک تفسیر یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یا اللہ! میں تجھ کو تیرے سب اسماء الحسنٰی

Marfat.com
Marfat.com

کے ساتھ پکارتا ہوں گویا کہ حرف میم میں یہ خصوصیت رکھ دی گئی ہے جو تمام اسماء الحسنٰی کی جامع ہے۔

اُدھر خدا سے وصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ

لفظ محمد حمد سے مشتق ہے۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعت ہے، ترکیبِ حرفی یہ ہے اگر صرف م کو علیحدہ کیا جائے تو حمد باقی رہتی ہے۔ اگر ''حا'' کو علیحدہ کیا جائے تو مد بنتا ہے جس کا معنی ہے کھینچنا اور اگر دوسری میم علیحدہ کی جائے تو باقی رہ جاتا ہے ''دال'' جو بذات خود ایک بامعنی لفظ ہے۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ

اب دوران نماز جو سب سے اعلیٰ عبادت ہے ان حروف کی Demonstration (مظاہرہ) پر غور کریں نماز کے ارکان قیام، رکوع، قعدہ وسجدہ۔

جب اللہ تبارک کا بندہ سیدھا کھڑا ہو کر قیام میں فاتحہ شریف اور قرآن پڑھتا ہے تو حرف (الف) کا مظہر ہے جب رکوع میں تسبیح کے لیے جھکتا ہے تو حرف لام (ل) کا مظہر ہے جب پھر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ الف (ا) کا مظہر ہوا اور جب سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے تو (ہ) کا مظہر ہوا گویا کہ اللہ کے بندے نے اللہ تبارک کے اِسمِ گرامی میں چاروں حروف

Marfat.com
Marfat.com

کا مظہر بن کر دکھایا تاکہ اپنے خالق کی رضا حاصل کر سکے۔ اب باری آتی ہے قعدہ کی جس میں التحیات سلام اور درود پڑھتا ہے تو بندہ "محمد" کی صورت میں بیٹھتا ہے سر کا موٹاپا (م) کندھے اور کمر (حٗ) سرین اور رانیں (دوسری میم) اور گھٹنوں سے نیچے پاؤں کی بناوٹ دال (د) ظاہر کرتی ہے یہ لفظ محمد کی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) Practical Demonstration ہے۔

آپ کبھی کسی افسر یا بڑے آدمی سے ملاقات کے لیے جائیں اگر وہ آپ کو بٹھا کر آپ کی بات سنے تو ہر انسان جانتا ہے کہ اس نے آنے والے کی عزت کی اور صرف کھڑے کھڑے بات سن کر واپس کر دے تو انسان سمجھتا ہے کہ اس نے تو میری پرواہ ہی نہیں کی اور یونہی ٹال دیا بلفظ دیگر بے عزت کر کے لوٹا دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں بندے کو عزت صرف اور صرف جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وجہ سے ہے جب حضور پر سلام اور درود کی باری آتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دربارِ عالیشان میں بیٹھنے کا حکم دے کر بندہ کی تکریم کا سبب مہیا کر دیتا ہے۔ قرآن پڑھنے کیلئے کھڑے ہونے (قیام) کی پابندی، سلام درود پڑھنے کے لیے بیٹھنے کی پابندی۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است آبروئے مازِ نامِ مصطفیٰ است

(حضرت محمد اقبال علیہ الرحمۃ)

Marfat.com
Marfat.com

نورِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

قَدْ جَآءَ کُم مِنَ اللّٰہِ نُورٌ وَّ کِتَابٌ مُبِیْنٌ

(بے شک تمہاری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب)

ا-تفسیر ابن جریر، ۲-تفسیر کبیر، ۳-تفسیر النّسفی، ۴-تفسیر جلالین، ۵-تفسیر البیضاوی، ۶-تفسیر روح المعانی، ۷-تفسیر خازن، ۸- مدارک، ۹-جمل، ۱۰-تفسیر مظہری، ۱۱-تفسیر صاوی، ۱۲-تفسیر ابنِ عباس۔

غیر مقلدین فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ سے تعلق رکھنے والے:

ا-تفسیر محمدی، از- حافظ محمد لکھوی، ۲- ثنا اللہ امرتسری، غیر مقلدین کے پیشوا ۳-وحید الزّ مان، ۴- قاضی سلیمان منصور پوری، ۵-نواب صدیق حسن خان بھوپالی، ۶- شبیر احمد عثمانی، ۷- اشرفعلی تھانوی۔

مذکورہ کتب تفاسیر جن میں سات کا تعلق وہابیہ دیوبندیہ سے ہے نے گزشتہ چودہ صدیوں تک نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس مراد لی ہے جس کا واضح مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم دنیا میں آکر نور نہ بنے اور نہ کسی سے نورانیت حاصل کی بلکہ عطاء ربی سے نور بن کر دنیا میں آئے آپ کی تمام صفات عطائے ربانی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کا نور ہیں رب کریم نے انہیں نور بنایا ہے کسی انسان نے منور نہیں

Marfat.com
Marfat.com

کیا لہٰذا کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتے اس نور کی تنوین تعظیمی ہے یعنی بہت بڑا نور' خیال رہے' نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرے، غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے ہیں قرآن مجید بعد میں پڑھتے ہیں اس لئے نور کا ذکر پہلے ہوا کتاب کا ذکر بعد میں۔ نیز کتاب نور سے دیکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ قرآن مجید حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے سیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔

تفسیر عزیزی میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ پہلے ہی مصرعہ میں یہ دو ندائیہ القاب اور منیر و نور کے سرکار دو عالم کے لیے شایانِ شان رقمطراز ہیں:

یَا صَاحِبَ الجَمالِ وَ یا سیّدَ البشر
مِنْ وَجھِکَ المنیر لقد نُوِّرَ القَمَر
لایُمْکِنُ الثّناءُ کَمَا کَانَ حَقُّه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بشر ضرور ہیں پر داخل انام نہیں — شمار دانہ تسبیح میں امام نہیں

اہل حق کے نزدیک یہی تفسیر راجح و اولیٰ ہے جس پر عالم اسلام کے جملہ مفسّرین ومحدّثین وفقہاء کرام رحمھم اللہ تعالی نے نور سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس مراد لی ہے۔

تالیف المصنف...... الحافظ الکبیر ابو بکر عبدالرزّاق بن ھمام صنعانی رضی

Marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ (۱۲۶ھ) آپ امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد، امام احمد بن حنبل کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم علیہما الرحمۃ کے استاذ الاستاذ ہیں۔ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلی شے اللہ تعالیٰ نے کون سی پیدا کی جواب میں فرمایا اے جابر تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔

اس حدیث کو اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں وضاحت سے بیان کیا ہے کہ آپ کے نور سے کائنات کی ہر شے پیدا کی گئی۔

حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نورِ مصطفیٰ رکھا پھر حضرت شیث علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منتقل کیا اور پھر وہ طاہر سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رُسل کا سردار آخری نبی رحمۃ اللعالمین اور تمام روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔

Marfat.com
Marfat.com

درود تاج میں مذکور نُوُرٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ میں مِنْ عربی گرائمر کے مطابق "مِـــنْ" تشریفی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عظمت ظاہر ہو اس کا مطلب آپ اللہ تعالیٰ کے وجود کا حصہ نہیں بلکہ آپ کو کُنْ کہہ کر پیدا فرمایا۔

باخدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار یارسول اللہ! او پنہاں وتو پیدائے من

خودی کی خلوتوں میں کبریائی
خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
زمین و آسمان و کرسی و عرش
خودی کی زد میں ہے ساری خدائی

(حضرت اقبال علیہ الرحمۃ)

چونکہ کائنات کی ہر شے کی تخلیق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے سامنے ہوئی اس لیے آپ کو ہر شے کا علم ہے حتیٰ کہ اس میں لوح وقلم کرسی و عرش سب شامل ہیں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں ترے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

Marfat.com
Marfat.com

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

(حضرت اقبال علیہ الرحمۃ)

صلّی اللہ علیٰ، نورؐ کزو شد نور ہا پیدا
زمین در حُب او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

(حضرت جامی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com
Marfat.com

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

تفسیر: سارے انبیا نفسِ نبوت میں برابر ہیں سب کو اللہ تعالیٰ نے رسل فرمایا۔ نبوت کے علاوہ دیگر فضائل میں انبیاء کے درجے مختلف ہیں بعض بعض سے اعلیٰ اور ہمارے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سب سے اعلیٰ ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

بعض رسول بعض سے اعلیٰ ہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ بعض بعض سے ادنیٰ

Marfat.com
Marfat.com

ہیں کیونکہ اس میں ان کی توہین ہیں جیسا کہ فَضَّلْنَا سے معلوم ہوا۔

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

زمین پر بے واسطہ کلام موسیٰ علیہ السّلام کی خصوصیّت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے معراج میں بے پردہ کلام فرمایا، وہ زمین پر نہ تھا۔ بَعْضَهُمْ سے مراد حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ شبِ اسراء حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش کی امامت فرمائی۔ اس وقت نماز فرض نہ ہوئی تھی اس سے معلوم ہوا کہ آپ فرضیّت نماز سے پہلے بھی نماز ادا کرتے تھے اور انبیاء علیہم السّلام کی امامت اس کا ثبوت ہے۔

بوصفش سورۂ طٰہٰ، مزمل حٰم یٰسین

بموجوداتِ عالی ذات بتلک الرّسل فضّلنا

(جامی)

ہدایت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی دیتا ہے اور اسے ضرور دیتا ہے جو اس سے غائبانہ ڈرے، حق کا متلاشی ہو اور جسے یقین ہو کہ اس زندگی کے بعد یومِ حشر یومِ حساب اور یوم جزاء ہے اور پھر ابدی زندگی ہے اللہ تعالیٰ کی عطا ہے دین ہے جس کو چاہے جو چاہے دے دے جتنا چاہے دے دے۔ یہ دنیا دیدے، آخرت دیدے اس کے انداز اور طریقے بھی بعض اوقات بڑے ہی عجیب وغریب ہوتے ہیں کہیں سب کچھ لے کر سکونِ آخرت دے دیتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

اور کہیں سب کچھ دے کر بھی کسی انسان کو عاجزی و انکساری فکرِ آخرت عطا کر دیتا ہے اور کہیں اس کے بالکل برعکس اور کہیں یہ عالم کہ

بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ موت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک نظام ہے جسے وہ اپنی حکمت سے چلا رہا ہے اور ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اللہ تعالیٰ اس کی کائنات، نظامِ کائنات ارض و سماء کے بارے میں سوچنا اس پر غور وخوض کرنا عبادت ہے اچھی یا مثبت سوچ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے طلب کے بعد ہی حسبِ خواہش و محنت اللہ تعالیٰ دانش و عقل بھی دے دیتا ہے اور وہ جو دے دے غنیمت ہے شکر کریں اور جو وہ نہ دے اس پر بھی شاکر ہوں کہ شاید اس شکرِ قناعت و عاجزی کو وہ منظور کرے اور دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران کر دے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ بھی نہیں اس لیے رضائے الٰہی میں ہی خوش رہنا چاہئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کیفیت کو بہت پسند فرماتا ہے۔

رہِ عرفان میں حس حظ و الم نامناسب ہے
پسند طبع اکبر ہے یہی نہ خوش رہنا نہ غم کرنا

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی حالت سے بچائے۔ آمین!

مال گاڑی پہ بھروسا ہے جنہیں اے اکبر
انہیں کیا غم ہے گناہوں کی گراں باری کا
مرضی مولیٰ ...... از ہمہ اولیٰ

Marfat.com
Marfat.com

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ العَظِیمَ الَّذِی لَا اِلٰہ ھُوالحیُّ القَیُّومُ مِنْ کلِ ذَنْبِ وَاَتُوْبُ اِلیہِ کاوظیفہ تریاقِ اعظم ہے کثرت سے پڑھنا چاہئے، دنیا وآخرت کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔

بعض لوگ اکثر کہتے ہیں کہ "برا زمانہ ہے" ایسا کہنا شرعاً ناجائز ہے۔
لا تسُبوا الدَّھرَ انَّ الدَّھرَ ھُواللّٰہُ. دھر (Time) اپنے گریبان میں جھانک کر بداعمالیوں کی اصلاح کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے۔

"شامتِ اعمال مابصورت نادرگرفت"

کے ہم سب لوگ مصداق ہیں۔

اَعْمَالُکُمْ عَمَّالُکُمْ.

تمہارے اعمال ہی تمہارے ظالم حاکموں کی صورت میں قاہر ہیں۔
ایسے حالات میں کثرت سے استغفار کرنا چاہئے۔اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ العظیمَ الَّذِی لَا اِلٰہ ھُوالحَیُّ القَیُّومُ مِن کُلِ ذَنْبِ وَاَتُوبَ اِلیہ کاوظیفہ بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔

Marfat.com
Marfat.com

وَكَيفَ تَدعُوا الى الدُّنيا ضرورةُ مَن
لَولاهُ لَم تَخرُجِ الدُّنيا مِنَ العَدَم

(امام بوصیری علیہ الرحمۃ والرضوان)

اور کیونکر دنیا کی طرف ضرورتیں ایسے نفیس زکی کو بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے تو دنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد ﷺ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی! تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

دنیا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے محتاج ہوتے تو حوائج معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غالب آجاتے مگر چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محتاج الیہ ہیں اور دنیا حضور کی محتاج، اسی لیے حضور کو کوئی ضرورت دنیا کا طالب نہیں بنا سکتی۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
ہے انہیں کے قدم کی باغ عالم میں بہار
وہ جو نہ تھے کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

(حدائق بخشش)

Marfat.com
Marfat.com

وہ دانائے سبل ختم الرّسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اک دانشِ نورانی اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی
دلِ بیدار فاروقی دلِ بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری
تو مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
میری دانش ہے افرنگی میرا ایمان ہے زُناری
زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی
جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دیکر نہ لوں شانِ خداوندی

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

Marfat.com
Marfat.com

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (القرآن)

صدقِ خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

آیۂ کائنات کا معنئ دیر یاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

قہّاری و غفاری و قدّوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

یہ راز کسی کو معلوم نہیں کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

Marfat.com
Marfat.com

(ابلیس اپنے مشیروں سے)

جانتا ہے جس پر روشن باطنِ ایام ہے
مزدکیت فتنۂ فردا نہیں اسلام ہے
ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے

(ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام)

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک
اگر پہچانے تو ترے گدا دارا و جم
دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

بوعلی اندر غبارِ ناقہ گم
دست رومی پردہ محمل گرفت
ایں فرو تر رفت و تا گوہر رسید
آں بگردابے چوں خس منزل گرفت
گدائے جلوہ رفتی برسرِ طور

Marfat.com
Marfat.com

کہ جان تو زخود نامحرمے ہست
قدم در جستجوئے آدمے زن
خدا ہم در تلاش آدمے ہست

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگ سبک دان مرگ را خواب گراں

باسکندر خضر در ظلمات گفت
مرگ مشکل، زندگی مشکل تر است

در دشتِ جنونِ من جبرئیل زبوں صیدے
یزداں بہ کمند آور اے ہمتِ مردانہ

یارب! دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو رُوح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
محرومِ تماشا کو پھر چشمِ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
بے لوث محبت ہو بیباک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے

Marfat.com
Marfat.com

ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
قطرہ و دریا و طوفانم توئی
گردِ تو گردد حریمِ کائنات
از تو خواہم یک نگاہے التفات
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں میں
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

"وَفِی اَنْفُسِکُم اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ"

ہو فکر اگر خام تو آزادیٔ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ
آزادی افکار سے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبر کا سلیقہ
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند
ہر کہ عشقِ مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست
مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم

Marfat.com
Marfat.com

مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی

قلندریم و کرامات ما جہاں بینی است
زِ ما نگاہ طلب کیمیا چہ مے جوئی

اگر میری روح کے عمیق ترین خیالات کبھی پبلک پر ظاہر ہو جائیں اگر وہ باتیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہیں کبھی سامنے آ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ دنیا میرے انتقال کے بعد ایک نہ ایک دن بالضرور میری تعظیم کرے گی اور میری کوتاہیوں کو بھلا دے گی اور آنسوؤں کی شکل میں خراجِ تحسین ادا کریگی۔ زندگی موت کی شروعات ہے اور موت زندگی کی، میں عالمِ بالا میں چلا گیا تھا۔ حالتِ استغراق کے بعد ہوش آنے پر عطیہ بیگم کو کہا تھا۔

(اقبال از عطیہ بیگم ص ۲۶، ۶۲، ۱۵، ۳۹)

خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونیکی
محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونیکی

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
ہے اسی میں اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک لطیفہ

شیطان اطمینان سے آرام دہ کرسی پر بیٹھا سگار پی رہا تھا اس نے کہا دنیا میں فتنہ و فساد برپا کرنے کا کام میں نے برطانوی اور امریکی کابینہ کے سپرد کر رکھا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

جمہور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک

مولوی ابراہیم سیشن جج نے ایک خواب سنایا کہ ایک مرتبہ ڈاکٹر اقبال ان کے خواب میں آئے اور ارشاد فرمایا: "ایک قلندر کا مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہوگا اس کو رہا کر دینا۔ کیا ہمارا قلندر آپ کو ملا تھا جو آزاد ہونے والے قلندر نے استفساراً جج سے کہا۔

مسئلہ امکانِ نظیر اور امتناعِ نظیر کے سلسلہ میں غالب نے کیا خوب کہا ہے:

یک جہاں تا ہست یک خاتم بس است	قدرت حق را نہ یک عالم بس است
ہر کجا ہنگامۂ عالم بود	رحمۃ للعالمینے ہم بود
منشاء ایجادِ ہر عالم یکے است	گر دو صد عالم بود خاتم یکے است
منفرد اندر کمالِ ذاتی است	لا جرم "مثلش" محالِ ذاتی است
زیں عقیدت برنگردم والسّلام	نامہ را در می نوردم والسّلام

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر پیدا ہونا محال اور ممتنع بالذات ہے۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں "وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْن" فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی

Marfat.com
Marfat.com

کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۱۴)

یہ اشعار غالب نے تحذیر النّاس کے رد میں لکھے تھے حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے حکومتِ انگلشیہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ واپس لینے سے انکار کیا اور انہیں انڈمان میں قید رکھا گیا حتیٰ کہ آپ کا مزار مبارک انڈمان میں ہے آپ نے تحذیر النّاس کے رد میں ''امتناع لنظیر'' کتاب لکھی جو نہایت بصیرت افروز ہے۔

سیّد و سرور محمد نورِ جان بہتر و مہتر شفیعِ مجرماں
بہترین مہترین انبیاء جز محمد نیست در ارض و سما

(رومی علیہ الرحمۃ)

چاند اور چاند کی چاندنی کے نور ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہیں۔

دن کو اسی سے روشنی شب کو اسی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

اہل مدینہ کا ترانہ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاع
رات کو رات نہ کہنا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

یہ شعر نورانیت ہی کی وضاحت ہے۔

قارئین کرام نور کی تفسیر حتی المقدور کی گئی ہے حالانکہ یہ نہ ختم ہونے والا ایک باب ہے۔ آپ کے لیے حیرت ہوگی کہ حال ہی میں سعودی عرب سے

Marfat.com
Marfat.com

چھپنے والی مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک لکھنے والی تفسیر ''احسن البیان'' میں لکھا ہے کہ نور و کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے ان کے درمیان واوَ مغائرت کی مصداق نہیں اور عطف تفسیری ہے اس خانہ ساز عقیدے کا مطلب امتِ مسلمہ میں فرقہ واریت پیدا کرنا اور اتحاد امت کو متزلزل کرنا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ امتِ مسلمہ کو وحدتِ افکار و وحدتِ کردار کا نمونہ بننے کی توفیق ارزانی عطا کرے تاکہ یہ کفار کے غلبہ سے نجات حاصل کرسکیں۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Marfat.com
Marfat.com

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

Marfat.com
Marfat.com

بے مثل بشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بشریّت کا معجزہ: سایہ نہ تھا

نورانیت کا معجزہ: کھاتا پیتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔

بشریت کا معجزہ: جسمِ اقدس کے ساتھ شب معراج لامکان تک سفر کیا

گر یک سر موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

بشریّت کا معجزہ: چار بار سینہ شق ہوا خون نہ نکلا۔

نورانیت کا معجزہ: صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں جبرائیلِ امین انسانی شکل میں آتے ہیں۔

اجسامِ کثیفہ سایہ رکھتے ہیں جبکہ اجسامِ لطیفہ کا سایہ نہیں ہوتا جیسا کہ ملائکہ سائے سے پاک ہیں اپنی نورانیت کے سبب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تو نورِ مجسّم ہیں ان کا سایہ نہ ہونے پر تعجب کیسا؟

امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

1) تخلیق محمدی دوسرے انسانوں کی تخلیق جیسی نہیں بلکہ پورے عالم میں کسی کو بھی اس تخلیق کے ساتھ مناسبت نہیں۔

2) حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عنصری تخلیق اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوئی جیسا کہ آپ نے فرمایا: خلقت من نور اللّٰہ. یہ سعادت کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ (مکتوبات فارسیہ دفتر ثالث جز تاسع ص ۱۱)

Marfat.com
Marfat.com

مزید فرماتے ہیں کہ انسان کا سایہ اس سے لطیف تر ہوتا ہے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لطیف عالم میں کوئی نہیں ہوسکتا پھر آپ کا سایہ کیسے ممکن ہے؟

(مکتوبات دفتر ۳ ج ۹ ص ۱۵۳)

اکثر کتب احادیث اور تفاسیر میں سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین مذکور ہے جس کے معنی ہیں (دونور والا) چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ اس لیے آپ کو یہ خطاب ملا۔ مودودی صاحب نے کتاب "خلافت و ملوکیت" لکھ کر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے ساتھ صریحاً ظلم کیا۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہی نہیں بلکہ خلافتِ راشدہ کے تیسرے فرد ہیں، فروغِ سلطنت اسلامیہ کے لیے آپ کی خدمات اسلام کا ایک سنہری باب ہے جسے کفار بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:

مصطفیٰ نورِ جناب امرکن ۔۔۔ آفتاب بُرج علم مِن لدُن
معدنِ اسرار علام الغیوب ۔۔۔ برزخ بحرین امکان و وجوب
بادشاہ عرشیاں و فرشیاں ۔۔۔ جلوہ گاہ آفتاب کن فکان
بندگانش حور و غلمان و ملک ۔۔۔ چاکرانش سبز پوشانِ فلک
مہر تاباں علومِ لم یزل ۔۔۔ بحر مکنونات اسرارِ ازل
مصطفیٰ مہریست تاباں بالیقین ۔۔۔ منتشر نورش بہ طبقاتِ زمین

Marfat.com
Marfat.com

مستنیر از تابش یک آفتاب — عالمے واللہ اعلم بالصّواب
در دو عالم نیست مثل آں شاہ را — در فضیلتہا و در قربِ خدا
حق فرستاد ایں سحابِ با صفا — کے یطھرنا و یذہب رجسنا
نیست فضلش برقومِ بے ادب — یخطف ابصارھم برق الغضب
دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگریزہ می زند دستِ جناب — ما رَمَیْتَ از رمیت آید خطاب
وصفِ اہلِ بیعت آمد اے رشید — فوق ایدیھم یداللہ المجید
ربنا سبحانک لیس لنا — علم شیئ غیر ما علمتنا
راز ہا بر قلب شاں مستور نیست — لیک افشا کردن دستور نیست
ہیچ می آید زدست عاجزاں — جز دعائے نیم شب اے مُستعان
کیست مولائی بہ از ربّ جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل
اے کریم کار ساز بے نیاز — دائم الاحسان شہِ بندہ نواز

(حدائق بخشش)

Marfat.com
Marfat.com

حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نور ہیں

آیت نمبر	سورۃ	پارہ	آیات مبارکہ	
۱۵	المائدہ	۶	قَدْ جَآءَ کُم مِنَ اللّٰہِ نورٌ وَّ کِتَابٌ مُبِیْنٌ	1
۳۵	النور	۸	مِثْلُ نُورِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ	2
۴۵	الاحزاب	۲۴	اَنَّا اَرْسَلْنٰکَ سَراجاً مُنِیْرًا	3
۳۲	التوبہ	۱۰	یُرِیْدُونَ اَنْ یُّطْفِئوا نُورَ اللّٰہِ	4
۸	الصف	۲۸	یُرِیدُونَ لِیطفئوا نُورَ اللّٰہِ	5

وَالضُّحٰی وَالَّیلِ اِذَا سَجٰی

چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے۔

چاشت سے مراد حضور کا رخِ روشن جس سے دل چمک گئے اور رات سے مراد ان کی زلفِ عنبریں جس کے صدقہ میں سیاہ کاروں کی عیب پوشی ہوگی یا چاشت سے مراد حضور کے ظاہری احوالِ کریمہ جو روزِ روشن کی طرح سب پر ظاہر ہیں اور رات سے مراد حضور کے چھپے ہوئے اسرار و احوال جن کی خبر بغیر پروردگار کسی کو نہیں یا چاشت سے مراد حضور کا زمانہ جبکہ نبوت کا سورج ظاہر تھا اور رات سے مراد حضور کے بعد کا زمانہ خلافتِ راشدہ کے

Marfat.com
Marfat.com

دور میں چاندنی رات تھی بعد میں اندھیری رات جس میں علماء وصوفیاء کی مشعلیں چمک رہی ہیں یا چاشت سے مراد ظہور عظمت کا زمانہ ہے اور رات سے مراد غربت اسلام کا زمانہ ہے جو قریبِ قیامت ہوگا۔ (تفسیر عزیزی)

عربی گرائمر کے علماء اچھی طرح جانتے ہیں کہ ثلاثی مجرّد اور مزید فیہ کے صیغوں میں معانی کا کیا فرق ہے مختصراً مزید فیہ میں گہرائی اور وسعت پائی جاتی ہے۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے لیے نور (ثلاثی مجرد) کے علاوہ منیراً اور مستنیراً بھی آیا ہے جو لفظ نور سے مشتق ہیں۔

منیراً اور مستنیراً دونوں افعال لازم ومتعدی (Transitive and intransitive) ہیں۔ سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو نورِ مجسّم نہ ماننے والوں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ اکتساب نور کرنا اور فیضان نور پہنچانا۔

تفسیر حسینی میں بحر الحقائق سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نورِ حق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز حق تعالیٰ بسبب نورِ قدم کے ظلمت کدۂ عدم سے وجود میں لایا وہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورَ نبيِ" بعد اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے۔ واسطے موجود کیا اور نقد النصوص اور شرح فصوص میں مذکور ہے کہ سب خلائق کہ منشاء اور معاد کی اصل حضرت حقیقۃ الحقائق ہے اور وہ حقیقت محمدی اور نور احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

Marfat.com
Marfat.com

صورت واحدی احدی ہے جامع سب کمالات الٰہی و کمائی ہے۔

عالم اور اہل عالم سورتی اور اجزا ہیں اس کی تفسیر کے آدم اور آدمی مسخر ہیں واسطے اس تکمیل کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''انا قائدٌ ولو آدم و آدم من دونہ تحت لوائی۔''

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

❁❁❁

Marfat.com
Marfat.com

بعثتِ رحمتِ عالَم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ربیع الاول شریف جب بھی سال کا یہ مبارک مہینہ آتا ہے تو ملک بھر میں ہر شہر، ہر قریے، ہر گاؤں، ہر مسجد میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادتِ باسعادت کے تذکرے ہوتے ہیں، ان برکات کو بیان کیا جاتا ہے جو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت کے طفیل انسانیت کو نصیب ہوئیں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات پوری انسانیت کے لیے وہ عزت وشرف لائی جس نے انسانیت کا مقصدِ تخلیق پورا کر دیا اور اللہ کی رحمت مجسّم ہو کر آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صورت میں ڈھل گئی۔ اتنی عظیم ہستی کی ولادت کا تذکرہ صرف اس مہینے اور کسی خاص دن کا محتاج نہیں بلکہ زندگی کے ہر سانس اور طلوع ہونے والے دن، چھا جانے والی ہر رات اور مومن کے ہر نفس اور ہر لمحے کو اس سے روشن اور منوّر ہونا چاہئے۔

یہ بات یاد رہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حیاتِ مبارکہ کے دو حصے ہیں ایک حصہ بعثتِ عالی سے پہلے کا اور دوسرا حصہ بعثتِ عالی کے بعد کا ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قبلِ بعثت کی زندگی بھی بعثت کی زندگی کو نبوت کی دلیل کے طور پر ارشاد فرمایا ہے لیکن بایں ہمہ جتنی برکات کا

Marfat.com
Marfat.com

تعلق آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبل بعثت سے ہے وہ کل انسانیت کو نصیب ہیں اس میں کسی قوم یا معاشرے کی تخصیص نہیں، آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رحمت للعالمین ہیں اس لیے ساری مخلوق اس سے مستفید ہوتی ہے خواہ وہ آسمانوں میں رہتی ہو یا زمینوں میں خشکی پر رہتی ہو یا سمندروں میں، ہواؤں کی باسی ہو یا جنگلوں اور صحراؤں کی، انسان ہوں یا جن وفرشتے سب تک پہنچتی ہے اس سب کے باوجود بعثت رحمتِ عالَم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک اتنا بڑا انقلاب تھا کہ ربِ جلیل نے اسے قرآن حکیم میں بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے۔

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ....."

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑا احسان اور کوئی نہیں اور یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اللہ کی ذاتِ بابرکات کے علاوہ کوئی دوسرا یہ کر ہی نہیں سکتا لیکن حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ جس بات کو اللہ کریم اپنا بہت بڑا احسان گردانتے ہیں اور جس واقعے کو اللہ کریم انسانیت کی تاریخ میں انقلاب کی بنیاد بنا دیتے ہیں جسے قرآنِ حکیم بعثت کے نام سے بیان کرتا ہے جس کے ذریعے انسانوں تک اللہ کا کلام پہنچا جس کے نتیجے میں وہ انقلاب آیا کہ جس نے انسانی تاریخ میں وہ تبدیلیاں کیں جو نہ اس سے پہلے دیکھنے میں نہ آئیں نہ اس کے بعد کوئی ان کی امید کر سکتا ہے۔

اس وقت روئے زمین کی ساری انسانیت تباہ حال تھی برصغیر میں اتنی

Marfat.com
Marfat.com

انسانی آبادی نہیں تھی جتنے بت پوجے جاتے تھے۔ یہی حال شمالی ایشیائی اقوام کا تھا چین، وسطِ ایشیا، سائبیریا، روس سب میں جائز و ناجائز کی تمیز نام کو نہیں تھی، وحشت و سفا کی کا دور دورہ تھا وسطِ ایشیائی اقوام زندہ جانور کا ایک حصہ کاٹ کر کھا جاتے اور بقیہ اسی حالت میں تڑپتا چھوڑ دیتے تاکہ اگلے دن کھائیں گے۔ ایران میں اپنی بہن بھانجی اور بیٹی تک سے شادیاں رچائے جانے کا رواج تھا۔ شرافت و انسانیت کا نام و نشان مٹ چکا تھا رومن ایمپائر بھوکے درندوں کے سامنے زندہ انسانوں کو پھینک کر تماشا دیکھتے تھے مغرب میں وحشی درندوں کی زندگی گزارتے اور خود کو مہذّب کہلواتے تھے۔ افریقہ میں انسان انسانوں کا گوشت کھاتا تھا ایسا ظالمانہ معاشرہ اس سے پہلے انسانی تاریخ میں کبھی نظر نہیں آتا اور نہ اس کے بعد آج تک پھر ایسا ظلم و جور بیک وقت ساری روئے زمین پر کبھی پھیلا۔ اس حال میں جب روئے زمین پر اللہ کا نام بتانے والا کوئی ایک فرد نہیں تھا اس وقت رحمت اللعالمین حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بعثت ہوئی اور بعثتِ آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے انسانی دلوں کو تجلّیاتِ باری سے روشن کر دیا۔ جن انوارات کی ایک جھلک فروغِ سینا برداشت نہ کر سکا انہیں اللہ کے بندوں کے قلوب کا اوڑھنا بچھونا بنا دیا۔ بعثتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے وہ انقلاب آیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے صحبت یافتہ اٹھے تو کفر و باطل، ظلم و جور پر ایک لرزہ طاری ہو گیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ

Marfat.com
Marfat.com

اجمعین نورِ ایمان سے مشرف ہو کر ایمان کی اس روشنی کو لے کر دنیا میں یوں پھیل گئے جیسے بادِ سحر پھولوں سے خوشبو لے کر فضا میں پھیل جاتی ہے۔ آج تک کوئی انسان اس بات کا تجزیہ نہیں کر سکتا کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ظلم کے ان سنگلاخ ہاتھوں کو ان چند بادیہ نشینوں نے چند برسوں میں اپاہج کیسے کر دیا اور دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک امن، انصاف وعدل کیسے پھیلا دیا اور بندوں کا بندوں سے ایسا تعلق قائم ہوا کہ آج بھی جو چاہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور اپنی مناجات بواسطۂ محبوبِ رب العالمین سے گزارش کرے۔ کیا یہ کوئی معمولی بات ہے؟

حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ ساری قوم میلاد مناتی ہے بعثت کوئی نہیں مناتا، کیوں؟ شاید اس لیے کہ بعثت کا تذکرہ ہوگا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا پڑے گی۔ بت خانہ ہٹانا ہوگا، جھوٹی انا کے بت، تکبر وغرور کے بت لالچ وہوس کے بت، یہ سب دل سے نکالنے ہوں گے۔ ان کی جگہ اللہ کی حکومت قائم کرنا ہوگی اور ولادتِ باسعادت کا تذکرہ ہوگا تو صرف برکاتِ ولادت سمیٹنے کی بات ہوگی لیکن یاد رہے برکاتِ ولادت مبارکہ سمیٹنے کے لیے ایمان شرط نہیں ہے ہر کافر ومومن کو ہر شے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہی نصیب ہو رہی ہے۔ ولادت کے ساتھ دعوتِ ایمانی نہیں ہے بلکہ وہ عمومی برکات ہیں جو مومنوں کو بھی نصیب ہو رہی ہیں، کافروں کو بھی نصیب ہو رہی ہیں، بارشیں برستی ہیں، سورج چمکتا

Marfat.com
Marfat.com

ہے، رات دن آتے ہیں، موسم بدلتے ہیں، اولادیں ہوتی ہیں، گھر بنتے ہیں، یہ ساری نعمتیں بلاتفریق ایمان وکفر بٹ رہی ہیں۔ ان کے لیے ایمان شرط نہیں، بعثتِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حصہ پانے کے لیے ایمان شرط ہے بعثتِ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حصہ ملے تو انسان جو مشتِ غبار ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کا طالب بن جاتا ہے۔ اپنی پسند چھوڑ کر اللہ کی پسند کا طالب بن جاتا ہے۔ بارگاہِ نبوت سے ملتا کیا ہے؟ اللہ کی پسند اور یہ وہ سودا ہے جس میں نقصان نہیں فائدہ ہی فائدہ ہے یہ کتنی بڑی بات ہے کہ کسی کو اللہ کی پسند کے مطابق کاروبار کرنے، دوستی دشمنی کرنے، اور اللہ کی پسند کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق مل جائے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک بندے کی اپنے محلے میں کوئی اہمیت نہ ہو لیکن بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں اسے اتنی اہمیت مل جائے کہ اس کا ہر کام اللہ کے حکم کے مطابق ہو، یہ کتنی عجیب بات ہے لیکن کیا کسی نے پورے ملک میں سنا کہ کہیں بعثتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ ہو رہا ہے؟ کوئی نہیں کرتا اس لیے کہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی پسند نہ چھوڑیں، اپنی خواہشات نہ چھوڑیں، ہمیں کچھ ماننا نہ پڑے اور یہی ہمارا وہ بہت بڑا نقصان ہے جس کا ہمیں احساس نہیں ہو رہا۔ حق تو یہ ہے کہ مومن تو ایمان لا کر اپنے آپ کو اللہ کے ہاتھ بیچ چکا ہے۔ فرمایا:

"اللہ نے مومنوں سے جنت کے عوض ان کے جان و مال خرید لیے

Marfat.com
Marfat.com

ہیں۔"

اب مومن کی نہ جان اپنی ہے نہ مال اپنا ہے جب اس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا تو وہ بک گیا، اب اس کی جان اور اس کا مال اللہ کی امانت ہے۔ اب جہاں اللہ حکم دے گا وہیں پہ جان و مال استعمال ہوگی۔

بہت بابرکت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خواہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ہو خواہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا، محض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے ہیں تو کم از کم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کے مطابق کریں اپنی پسند وہاں نافذ نہ کریں۔ میلاد کی محفلوں میں خصوصاً اہتمام کریں کہ وہی کام ہوں جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق ہوں۔ اللہ کریم ہم سب کو دین کی سمجھ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نصیب فرمائے۔

درود شریف مسلسل پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرنے کا وہ خوبصورت طریقہ ہے جو ربِ جلیل نے قرآن پاک میں بتایا ہے۔ وہ صلوٰۃ وسلام کو درود کہتے ہی اسی لیے ہیں کہ اس کا مادہ ہے تسلسل سے کیا جانے والا کام یعنی وہ کام جس میں انقطاع نہ آئے، لیکن درود وسلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سکھائے ہوئے طریقے اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھنا ہی ضروری ہے۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com
Marfat.com

حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے افضل ہیں

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ نہ زمین بحیروں بحروں، سمندروں، دریاؤں، ندیوں، رنگوں، پھولوں، اشجار سے سجائی جاتی اور نہ ہی آسمان کے دامن میں تارے سجائے جاتے، اگر سردارُ الانبیاء حبیبِ خدا سیدِ عالَم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس روئے زمین پر جلوہ افروز نہ ہونا ہوتا۔ دنیا کی تخلیق باری تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہے اور محبت، رحمت کے بغیر تکمیل کے پاس مراحل تک نہیں پہنچ سکتی، نبیوں کی آمد کائنات میں وقتاً فوقتاً رحمتوں ہی کا سلسلہ تھا مگر تکمیل کے لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ظہور ضروری تھا اگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف نہ لاتے تو سلسلۂ رحمت ادھورا رہ جاتا اور یہ بات صفت خالق کو زیب نہ دیتی تھی۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نسبت کا عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی اقوام سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سیّدِ عالَم مبعوث ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام انبیاء علیہم السّلام میں سب سے افضل ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ "میں روزِ قیامت تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں گا۔"

نبوت کی سرداری خالقِ کائنات نے اپنے حبیب کے دامن میں ڈالی اور پھر اس دامن کو اپنے نور سے بھر دیا، خلیل اللہ حضرت ابراہیم، کلیم اللہ حضرت موسیٰ، روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور نور اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نور سے تاریکیوں کو مٹاتے گئے، خلیل وہ ہوتا ہے جو دوستی کا خواہاں ہو کلیم وہ جو کلام کرنے کا خواہش مند ہو مگر حبیب وہ ہوتا ہے جس سے دوستی کرنے کی خواہش کی جائے اور جب خواہش تکمیل کو پہنچتی ہے تو محبوبیت وجود میں آتی ہے اور محبوب اللہ کا ہو تو اس کے صدقے ایک نہیں کئی جہاں تخلیق کیے جانا ہی شانِ ربوبیت وصفِ خالقیت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

(انبیاء:۱۰۷)

جس طرح خالق یعنی اللہ رب العزت تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے اسی طرح یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت و روشنی ہیں اور سلسلۂ رحمت کی تکمیل ہیں۔ جب زمین تھی نہ آسمان تھا، جب چرند تھے نہ پرند تھے، جب انسان تھے نہ حیوان تھے، جب کچھ بھی نہ تھا مگر اس وقت بھی وجودِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھا۔ دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی پیغمبران کی تعلیمات کو بھلا

Marfat.com
Marfat.com

دیا گیا تھا، وحدانیت کو ماننے والے نہ ہونے کے مترادف تھے، بت پرستی عروج پر تھی، کائنات افراتفری اور بے ترتیبی کا شکار تھی کہ ایسے عالم میں ایک نُور اُترا جس نے اپنی پاک روشنی سے گمراہی کے اندھیروں کو نہ صرف مٹا دیا بلکہ کائنات کی ہیئت ہی بدل دی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ ''اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالیں تھیں اور بہت سے معاف فرماتے ہیں بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔'' (المائدہ:۱۵)

جب وہ مقدس نُور مکہ میں اُترا تو زمین و آسمان کی رنگت خوشی سے بدل گئی، آسمان کی رنگت اتنی خوشنما اور دلکش ہوگئی کہ عرب کی سرزمین میں اسی لمحے توحید کی پاک مہک پھیل گئی، راست بازی اور سچائی کی مقدس ہوا چلنے لگی، پاکیزگی کا رنگ چھانے لگا، اہلِ عقل سمجھ گئے تھے کہ وہ نبی، وہ ذات، وہ ہستی، وہ جن کے صدقے عرش و فرش تعمیر ہوئے، وہ جن کے صدقے دنیا کا تسلسل قائم ہوا وہ جن کے آنے سے واحدانیت قوت کے ساتھ پھیلی، وہ جن کے آنے سے قبل مالکِ کائنات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت خاص دے کر اس دنیائے فانی میں اتارا، وہ تشریف لا چکے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے: ''اے بنی اسرائیل! بے

Marfat.com
Marfat.com

شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (آمد آمد) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام احمد ہے پھر جب وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح نشانیاں لے کر ان کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے! یہ تو کھلا جادو ہے۔"

(سورۃ الصف:۶)

یہ مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے سردار الانبیاء نے عہدِ طفولیت ہی سے زمانے کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا، نبوت کی چمک، سرداری کی روشنی حبیبِ خدا کے پاک چہرے پر چمکتی ہر ایک نے محسوس کی تھی اس لیے آپ کا نام ہی ایسا رکھا گیا تھا جو تاریخ عرب میں پہلے کسی کا تھا نہ تاریخ دنیا میں کسی کا رکھا گیا تھا۔

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حمد کے پردوں سے نکلا تھا ایک نور تھا جسے مالک نے دنیا کی تاریکی مٹانے کے لیے بھیجا تھا۔ اعلانِ نبوت سے قبل بھی آقائے کائنات نے ایسی زندگی بسر کی کہ مخالفین بھی کہنے پر مجبور ہو گئے کہ "سارے عرب میں کوئی بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا راست باز، پاکباز، صادق اور امین نہیں" اور یہ اوصافِ عظیم البرتر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیوں نہ ہوتے؟ اس لیے کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور وہ تو نہیں مگر نعمت سارے جہانوں کے لیے۔" (سورۃ القلم:۵۲)

Marfat.com
Marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانا بلاشبہ اللہ رب العزت کا آدمیت پر سب سے بڑا احسان وانعام ہے اس لیے کہ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے بعد تو آدمیت کو انسانیت کی پوشاک نصیب ہوئی۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے"

(الاحزاب:۴۷)

دنیاء کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی حبیبِ خدا کا وجود تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی حبیبِ خدا کا وجود ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ کائنات ہے اس بات کا پتہ اس آیتِ کریمہ سے چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے قبل بھی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ وسیلہ بناتے تھے ارشاد ربانی ہے:

"اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن مجید) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو بیٹھے اللہ کی لعنت منکروں پر۔" (البقرہ:۸۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں آنا صرف اور صرف کفر کے

Marfat.com
Marfat.com

اندھیروں کو مٹانے کے لیے نہیں تھا بلکہ ایمان لانے والوں کو عملی طور پر زندگی بسر کرنے کا طریقہ سمجھانا تھا، خدا سے قربت کا رستہ دکھانا تھا، اخوت و محبت کا چراغ جلانا تھا، تفرقات کا خاتمہ کرنا اور رشتوں کی پہچان کروانا تھا، انسانیت کو اس کے اصل مقام کی پہچان کروانا تھا، آدمیت کو انسانیت کی پوشاک پہنانا تھا، جینے کا سلیقہ اپنے عمل کی بدولت بتانا تھا، نبوت کے اصل مقام کا اظہار اپنی رحمتوں کے ذریعے کرنا تھا، باطل کے اندھیروں میں ایمان کا نہ بجھنے والا چراغ جلانا تھا۔

اس لیے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔''

(الاحزاب:۴۶)

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ اقدس ایسا آفتاب ہے جسے کوئی رات، کوئی سیاہی، کوئی اندھیرا اپنی لپیٹ میں نہیں لے سکتا، اس لیے کہ نور اللہ کو بجھانے والا نہ تو پہلے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔'' (سورۃ التوبہ:۳۲)

جب 40 برس کی عمر میں ہادی انسانیت و کائنات، تاجدارِ نبوت و رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، سرورِ عالم، سردارُ الانبیا حبیب خدا محمد مصطفیٰ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اللہ کے پیغام کی تبلیغ کی تو مکہ کے

Marfat.com
Marfat.com

سرداروں کو اپنے مفادات پر ضرب نظر آنے لگی، سرداری برابری کو ماننے کے لیے تیار نہ ہوئی، بت پرستی وحدانیت سے منکر نظر آئی، عیش پرستی سادگی پر راضی نہ ہوئی مگر نبوت کے سردار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے رحمٰن کے دامن کو نہ چھوڑا اور رحمٰن نے ایک پل کے لیے بھی اپنے حبیب کو فراموش نہ کیا۔ جہاں بہت سے لوگ منکرِ اسلام ہوئے وہیں بہت سے اسلام کے پیروکار بھی ہو گئے۔ اللہ رب العزت نے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے سے ان کے دلوں کو ایمان کی روشنی سے بھر دیا وہ ایمان پر پختہ طریقے سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی معیت میں ڈٹ گئے وحدانیت کی پہچان رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کرم وفضل سے ہونے لگی تھی۔ اللہ نے اپنے حبیب کو صرف اس کائنات کے لیے رحمت نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لیے بھی رحمت بنا کر بھیجا تھا اسی لئے کائنات کو اپنی محبت سے تخلیق کیا اور محبت کو رحمت کے مقدس رنگ میں ڈھال کر تکمیل تک پہنچایا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آمد ہی سے وحدانیت کی پہچان ہوئی۔

خدائے وحدہٗ لاشریک نے فرمایا: ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آل عمران: ۳۱)

یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ اللہ اس کا دوست ہو جاتا ہے جو رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا سچا فرمانبردار ہوتا ہے اپنے محبوب کے ذکر کو بلندیوں پر

Marfat.com
Marfat.com

دیکھنا ہی باری تعالیٰ کی رضا ہے اور خالقِ کائنات کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ بھی رسولِ خدا کا ذکرِ اقدس ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے:

''اور ہم نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔'' (الم نشرح:۴)

اور مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ذریعۂ نجات بھی بنا دیا، برکت کا باعث بھی بنا دیا، جس نے ذکرِ مصطفیٰ کرلیا اس کے دل و دماغ روشن ہوگئے۔ جس نے بلندیوں کے والی کا ذکر صدقِ دل سے کیا وہ دنیا میں معتبر ہوگیا، اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کا احترام بھی سکھایا اور یہ احترام فرشتوں کو بھی سکھایا، اسی لیے جب روح الامین بھی آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تو باادب کھڑے رہتے، یہی ادب، یہی احترام اللہ نے ایمان والوں پر بھی لازم قرار دے دیا۔ فرمایا:

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔'' (الحجرات:۲)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بزم میں بیٹھنے والوں کو آوازیں پست رکھنے کے لیے کہا گیا کہ ایسا نہ ہو تم اپنی آواز بلند کرو اور تمہارے عمل ہی

Marfat.com
Marfat.com

اکارت کر دیئے جائیں۔ یہ ایمان والوں کو سمجھانے کا سب سے سہل طریقہ تھا کہ میرے حبیب کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی مجلس میں کسی کو بلند آواز سے بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ مجھے گراں گزرتا ہے اور جنہوں نے میرے حکم کو مانا، آوازوں کو میرے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان واحترام میں پست رکھا، ان کے لیے پرہیزگار ہونے کا اعزاز ہے۔ ان آیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے جس نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا احترام کیا اس نے سب کچھ پالیا یہ دنیا محبت واحترامِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی سے ترقی کی شاہراہ پر چل سکتی ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی کے نام وذکر سے تاریکیوں میں روشنی پھیلتی ہے۔ آج بھی ذکرِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جہالت کے اندھیروں میں روشنی وتازگی کا سب سے موثر اور مضبوط ذریعہ ہے۔ اسی لیے باری تعالیٰ نے یہ فرمایا:

''اور ہم نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر بلند کر دیا۔''

ہمیں عشق رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شمع قلوب واذہان میں روشن کرنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ یہی ایک راستہ ہے دنیا وآخرت میں کامیابی کا، آج پھر کفر اسلام کو دبانا چاہتا ہے اندھیرا راج کرنا چاہتا ہے ہمیں چراغِ عشق رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم روشن کرنا ہوگا تا کہ کفر کا اندھیرا نہ پھیل سکے اور ذکرِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی سے اتحاد ومحبت واخوت

Marfat.com
Marfat.com

قائم ہوسکتی ہے اللہ ہمیں سچا عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بننے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے

(اقبال)

تاجدارِ رسالت ﷺ جہاں میں فضل ورحمت بن کر تشریف لائے

ماہ ربیع النور شریف آتا ہے تو ہر طرف موسم بہار آجاتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دل کی زبان سے بول اٹھتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب کائنات میں کفروشرک اور وحشت و بربریت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا بارہ ربیع النور شریف کو مکہ مکرمہ میں حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالم کو جگمگ جگمگ کردیا۔ سسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدارِ رسالت شہنشاہِ نبوت، مخزن جودوسخا پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام عالمین کے لیے رحمت بن کر مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

Marfat.com
Marfat.com

خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین قرارِ ہر قلبِ محزون و غمگین بن کر 12 ربیع النور شریف کو صبح صادق کے وقت جہاں میں تشریف لائے اور آ کر بے سہاروں، غم کے ماروں، دکھیاروں، دلفگاروں اور در در کی ٹھوکر کھانے والوں، بے چاروں کی شامِ غریباں کو "صبح بہاراں" بنا دیا۔

12 ربیع النور شریف کو اللہ عزّ وجلّ کے نور کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہوئے ہی کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ شاہِ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا۔ دریائے سادہ خشک ہو گیا، کعبہ کو وجد آ گیا، بت سر کے بل گر پڑے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تاجدارِ رسالت جہاں میں فضل و رحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ عزّ وجلّ کی رحمت کے نزول کا دن خوشی و مسرت کا دن ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے:

"تم فرما دو اللہ عزّ وجلّ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان سب کے دھن و دولت سے بہتر ہے۔"

اللہ اکبر! رحمتِ خداوندی پر خوشی منانے کا قرآن کریم حکم دے رہا ہے اور کیا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ عزّ وجلّ کی رحمت ہے؟ دیکھئے مقدس قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

"اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے عالمین کے لیے"۔

Marfat.com
Marfat.com

جب ابولہب مرگیا تو اس کے بعض گھر والوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔ پوچھا: کیا گزری؟ بولا: تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی، ہاں مجھے اس کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ (اس کے اشارے سے) میں نے ثُوَیبہ کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری جلد اول ص 153)

جب ابولہب جیسے کافر کو بھی ولادت کی خوشی کرنے پر فائدہ پہنچا تو ہم تو الحمدللہ عزّ وجلّ مسلمان ہیں۔ ابولہب نے اللہ کے رسول کی نیّت سے نہیں بلکہ اپنے بھتیجے کی خوشی منائی، پھر بھی اس کو بدلہ ملا تو ہم اگر اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت کی خوشی منائیں گے تو کیونکر محروم رہیں گے؟

شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی نے فرمایا: ''محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ ان شاء اللہ عزّ وجلّ۔'' (''النعمۃ الکبریٰ'' ص 24)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

سرکارِ مدینہ کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں اور ولادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ

Marfat.com
Marfat.com

کرتے ہیں نیز آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سجاتے ہیں اوران تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ عزوجل کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔"

(ماثبت بالسنہ ص 290 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جشنِ ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں، دکانوں اور سواریوں پر نیز اپنے محلہ میں بھی پرچم لہرایئے، خوب خوب چراغاں کیجئے۔ اپنے گھر پر کم از کم بارہ بلب تو ضرور روشن کریں۔ بارہویں رات کو دھوم دھام سے اجتماع ذکر ونعت کا انعقاد کیجئے، درود وسلام پڑھتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا استقبال کیجئے کہ 12 ربیع النور شریف کے دن ہوسکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے) تو ارشاد فرمایا کہ

"اسی دن میری ولادت ہوئی اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(صحیح مسلم شریف)

شارح صحیح بخاری حضرت سیدنا امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ولادتِ باسعادت کے ایام میں محفلِ میلاد کرنے سے خواص سے یہ

Marfat.com
Marfat.com

امر مجرب (یعنی تجربہ شدہ) ہے کہ اس سال امن وامان رہتا ہے اور ہر مراد پانے میں جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے اللہ عزوجل اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جس نے ماہ ولادت کی راتوں کو عید بنالیا۔

کعبہ اللہ شریف کے نقشے (MODEL) میں کہیں کہیں گڑیوں کا طواف دکھایا جاتا ہے یہ گناہ ہے۔ زمانہ جاہلیت میں کعبۃ اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ ہمارے پیارے اور میٹھے آقا نے فتح مکہ کے بعد کعبۃ المشرفہ کو بتوں سے پاک فرمادیا لہٰذا نقشے میں بھی بت (گڑیاں) نہیں ہونی چاہئیں۔ اس کی جگہ پلاسٹک کے پھول رکھے جاسکتے ہیں۔

جشنِ ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شرعاً غلط گناہ ہے۔ اس سلسلے میں دو روایات پیشِ خدمت ہیں۔

☆ سرکار نے فرمایا: "مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔" (دیلمی)

☆ حضرت ضحاب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے گانا دل کو خراب اور رب تبارک وتعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیر احمدیہ)

نعت پاک کی کیسٹیں بے شک چلائیں مگر اس میں بھی اذان واوقاتِ نماز کی رعایت اور مریضوں وغیرہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (عورت کی آواز میں نعت کی کیسٹ نہ چلائیں) شارعِ عام میں زمین پر اس طرح

Marfat.com
Marfat.com

سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جس سے راہ گیروں اور گاڑی والوں کو تکلیف ہو، ناجائز ہے۔ عورتوں کا بلا اجازت شرعی گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں لہٰذا چراغاں وغیرہ دیکھنے کے لیے عورتوں کو گھروں سے نکلنا ناجائز اور گناہ ہے نیز بجلی چوری بھی ناجائز ہے لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارہ سے رابطہ کرکے جائز ذرائع سے ترکیب بنائیں۔

جلوسِ میلاد میں حتی الامکان باوضو رہئے، نماز باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

Marfat.com
Marfat.com

فضائلِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

نام ونسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب۔

رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے آپ کو ابوالحسن اور ابوتراب کی کنیت سے مخاطب فرمایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ آپ پہلی ہاشمیہ تھیں جو اسلام لائیں اور ہجرت فرمائی۔ آپ رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے چچازاد بھائی تھے اور داماد بھی۔ آپ میانہ قد تھے، دوہرا بدن، سر کے بال قدرے کم گھنے، باقی تمام جسم پر بال اور لمبی گھنی داڑھی، گندم گوں تھے۔

آپ کی خصوصیات

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ سوائے جنگ تبوک کے آپ تمام لڑائیوں میں رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جنگ تبوک کو جاتے وقت آپ کو مدینہ کا عامل یعنی قائم مقام بنا گئے تھے۔ غزوۂ احد میں آپ کے جسم پر سولہ زخم آئے تھے۔ جنگِ خیبر میں رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

Marfat.com
Marfat.com

نے جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا تھا اور ایک دن پہلے فرمادیا تھا کہ خیبر آپ کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔ آپ نے خیبر کا دروازہ اپنی پشت پر اٹھالیا تھا بعد میں چالیس افراد نے زور لگا کر اٹھانا چاہا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

آیتِ مباہلہ نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور کہا: الٰہی یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں۔

ایک مرتبہ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: الٰہی جو شخص علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ، جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ، نیز فرمایا: جن سے محبت رکھنے کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے وہ چار اشخاص علی، ابوذر، مقداد، سلمان فارسی، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں علم کا شہر ہوں تو علی اس کا دروازہ ہے۔

اَنَا مدینةُ العِلمِ وَ ابوبکرٍ بنیانُها و عمرُ جِدارها و عثمانُ سقُفها وعلیٌّ بابُهَا. لا تقولُوا فی اَبی بکرٍ و عمر و عثمان و علی الّاخیراً (فردوس الاخبار ۱/۷۶)

یہ نصاریٰ کا خدا اور وہ علی شیعوں کا
ہائے کس ڈھنگ سے اچھوں کو برا کہتے ہیں

آپ کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی اور شہادت مسجد میں، آپ نے اس وقت تک آنکھیں نہیں کھولیں جب تک حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

Marfat.com
Marfat.com

تشریف نہ لائے گویا آپ نے دنیا کا نظارہ زیارت نبی کریم کے چہرۂ انور کو دیکھ کر کیا۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت　　بہ کعبہ ولادت در مسجد شہادت

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اسم مبارک کے متعلق ایک شعر

عین سے عبادت کا سرانجام ہے　　لام اس میں اسلام کا لام ہے
ی یاور ہے ہر بندے کو مشکل میں　　ناموں میں کیا خوب علی کا نام ہے

آپ کے فیصلے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ سے فتویٰ پوچھا: خنثیٰ کی میراث میں کیا کیا جائے۔ آپ نے انہیں لکھ کر بھیجا کہ اس کی پیشاب گاہ کی صورت سے میراث کا حکم جاری ہونا چاہئے یعنی اگر پیشاب گاہ مردوں کی مانند ہو تو اس کا حکم مرد کا ہوگا اور اگر عورت کی طرح ہو تو عورت کا۔

ایک مرتبہ دو آدمی کھانا کھانے بیٹھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں دوسرے کے پاس تین، اتنے میں ایک آدمی اور آ گیا۔ ان دونوں نے اسے اپنے ساتھ کھانے پر بٹھایا جب وہ تیسرا آدمی کھانا کھا کر چلنے لگا تو اس نے آٹھ درہم ان دونوں کو دے کر کہا: جو کچھ میں نے کھایا اس کا عوض سمجھو۔ اس کے جانے کے بعد ان دونوں میں درہموں کی تقسیم کے متعلق جھگڑا ہوا۔ پانچ

Marfat.com
Marfat.com

روٹی والے نے دوسرے سے کہا کہ پانچ درہم میں لوں گا اور تجھ کو تین ملیں گے کیونکہ تیری روٹیاں تین تھیں۔ تین روٹیوں والے نے کہا: میں تو نصف سے کم پر ہرگز راضی نہ ہوں گا۔ یعنی چار درہم لے کر چھوڑوں گا۔ اس پر جھگڑے نے طول کھینچا اور وہ دونوں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دونوں کا بیان سن کر تین روٹیوں والے سے کہا: تیری روٹیاں کم تھیں تین درہم تجھ کو زیادہ مل رہے ہیں۔ بہتر ہے تو رضا مند ہو جا۔ اس نے کہا جب تک میری حق رسی نہ ہوگی میں کیسے راضی ہوسکتا ہوں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

پھر تیرے حصہ میں صرف ایک درہم آئے گا اور تیرے ساتھی کے حصے میں سات درہم آئیں گے۔ یہ سن کر اس کو بہت تعجب ہوا۔ اس نے کہا: آپ بھی عجیب قسم کا انصاف کرر ہے ہیں۔ ذرا مجھ کو سمجھا دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! کل آٹھ روٹیاں تھیں۔ اور تم تین آدمی تھے چونکہ یہ مساوی طور پر تقسیم نہیں ہوسکتیں لہٰذا ہر ایک روٹی کے تین ٹکڑے قرار دے کر چوبیس ٹکڑے سمجھو۔ یہ تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کس نے کم کھایا اور کس نے زیادہ، لہٰذا یہی فرض کرنا پڑے گا کہ تینوں نے برابر کھانا کھایا۔ اور ہر ایک نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے۔ تیری تین روٹیوں کے نو ٹکڑے میں سے ایک اس تیسرے شخص نے کھایا اور آٹھ تیرے حصہ میں آئے اور تیرے ساتھی کی

Marfat.com
Marfat.com

پانچ روٹیوں کے پندرہ ٹکڑوں میں سے سات اس تیسرے شخص نے کھائے اور آٹھ تیرے ساتھی کے حصہ میں آئے چونکہ تیرا ایک ٹکڑا اور تیرے ساتھی کے سات ٹکڑے کھا کر اس نے آٹھ درہم دیئے ہیں لہٰذا ایک درہم تیرا ہے اور سات درہم تیرے ساتھی کے، یہ سن کر اس نے کہا: اب میں راضی ہوتا ہوں۔

قیامت میں آدمی کو اسی کا بدلہ ملے گا جو کچھ کر جائے گا اور ان ہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا جن سے اسے محبت ہوگی۔ کوئی عمل بغیر تقویٰ اور خلوص کے قابل قبول نہیں۔

اے عالمِ قرآن، عاملِ قرآن بھی بن
عالم وہی ہے جس نے علم و عمل میں موافقت پیدا کی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک ایسے شخص کی میّت آئی کہ تذکیر و تانیث میں مشکل ہوئی۔ آپ نے حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے دریافت کرنے کے لیے فرمایا۔ آپ نے وضاحت کی کہ میّت کی دائیں جانب اور بائیں جانب کی پسلیاں گنی جائیں اگر دائیں جانب آٹھ پسلیاں اور بائیں جانب سات پسلیاں ہوں تو وہ مذکر ہے اور اگر دونوں جانب آٹھ آٹھ پسلیاں ہوں تو مونث ہے کیونکہ سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایک پسلی نکال کر اس سے حضرت حوا علیہا السلام کی تخلیق ہوئی۔ اس زمانے میں Science of Anatomy کا نام نہ تھا مگر آپ

Marfat.com
Marfat.com

مدینۃ العلم ہونے کی وجہ سے اس راز سے بھی واقف تھے۔

ایک شب دو عورتوں نے اندھیرے میں ایک ہی کمرے میں دو بچوں کو جنم دیا۔ دائیں بائیں فرش پر لیٹی ہوئی تھیں۔ اجالا ہونے پر معلوم ہوا کہ ایک لڑکا ہے اور دوسری لڑکی، بچوں کی ساخت اور رنگت بھی مشابہ تھی دونوں عورتوں نے دعویٰ کیا کہ لڑکا اس نے جنا ہے۔

ملکیّت کا مقدمہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کہ دونوں عورتوں کی چھاتی سے ہم وزن دودھ لے کر تولا جائے جس عورت کا دودھ مقابلتاً وزنی ہو اسے لڑکا اور جس کا دودھ وزن میں ہلکا ہو، اسے لڑکی دی جائے۔ حضرت عمر فاروق نے ارشاد فرمایا کہ اس فیصلے کی تائید میں قرآن سے ثبوت چاہیے۔

چنانچہ مدینۃ العلم نے فرمایا: لِلذَّكَرِ مثل حظّ الانثيينِ کی نص موجود ہے۔ ایک مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی کمالِ قدرت سے جس ماں کو بیٹا عطا کرتا ہے اس کے دودھ میں Fat Content زیادہ پیدا فرماتا ہے کیونکہ مرد کی قوت و توانائی کے لیے ضروری ہے اور اس کے اعضاء اس کے مطابق نشوونما پاتے ہیں عورت چونکہ اس کے مقابلے کم ہے اس کی ماں کے دودھ میں چکنائی کا عنصر کم پیدا کرتا ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

ایک شخص نے ورثہ میں ۱۷ اونٹ چھوڑے اور وصیّت کی کہ اس کے

Marfat.com
Marfat.com

تینوں بیٹوں میں ورثہ اس طرح تقسیم ہو کہ پہلا ۱/۲، دوسرا ۱/۳ اور تیسرا ۱/۹ حصہ لے۔ تقسیم کے وقت بھائیوں کو مشکل پیش آئی، وہ اونٹ کو ذبح کر کے آدھا گوشت نہیں لینا چاہتے تھے اور نہ ہی آدھے اونٹ کی رقم دوسرے کو دینا چاہتے تھے۔ کیونکہ سترہ کا نصف ۱/۲ 8 اونٹ بنتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اونٹ میری طرف سے ورثہ میں شامل کر دو اور ہر ایک کو اٹھارہ اونٹوں میں حصہ دے دو۔ چنانچہ پہلے کو ۹، دوسرے کو ۶ اور تیسرے کو دو اونٹ مل گئے اور وہ بخوشی اپنا حصہ لے کر چلے گئے جو اونٹ شامل کیا گیا تھا وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس بھیج دیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

ایک دہریہ کو آپ نے فرمایا کہ اگر بقول تمہارے مرنے کے بعد کوئی حساب نہیں ہوگا تو پھر بھی ہمارا نظریہ تم سے بہت اچھا اور معقول ہے کہ اگر حساب کتاب (یوم جزاوسزا) نہیں ہوگا تو ہم تمہارے برابر ہوں گے لیکن اگر حساب کتاب ہوا تو پھر تم نقصان میں ہو گے اور ہمیں اللہ تعالیٰ سرخرو فرما کر جنت میں بھیج دے گا۔ اس مدلل بات کو سن کر دہریہ مسلمان ہو گیا۔

الحدیث: (۱) من کنت مولاہ فعلی مولاہ

(۲) النظرُ الی وجہِ علیٍ عبادۃٌ

جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرۂ انور کو دیکھنا عبادت ہے حضرت غازی علم الدین شہید

Marfat.com
Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسدِ خاکی سولہ دن تک میانوالی قبر میں رہا، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور مولانا دیدار علی رحمہا اللہ علیہما نے میانوالی سے لاہور آنے پر قبرستان میانی میں لحد میں اتارا جس پر حضرت علامہ نے فرمایا تھا: ''ترکھاناں دامنڈا بازی لے گیا'' ان کا جسدِ خاکی 16 دن قبر میں رکھنے کے باوجود تروتازہ تھا۔ مولانا سید دیدار علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ ایک روز درس میں مذکور حدیث نمبر (۲) پڑھا رہے تھے تو دوسرے صاحب نے برجستہ فرمایا:

دیدارِ علی عبادت ہے، سبحان اللہ!

ایسی سعادت صرف افرادِ اہلِ سنت و جماعت کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

يُوفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا

پارہ سورۃ آیت
۲۹ الدھر ۷،۸

منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ میرا مریض اچھا ہو یا یہ مسافر بخیر واپس آئے تو میں یہ راہِ خدا میں صدقہ یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا، اس نذر کی دعا واجب ہوتی ہے۔

یاایھا الّذین امنوا اذانا جیتم الرّسول فقدِّموا بین ید نجواکم

پارہ سورۃ آیت
۲۹ الدھر ۷،۸

شانِ نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت دی، نذر کی وفا کا وقت آیا۔ سب صاحبوں نے روزے رکھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع جو لائے۔ حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا تو یہ روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز ایک مسکین، ایک روز

Marfat.com
Marfat.com

یتیم اور ایک روز ایک اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

شانِ نزول آیت نمبر ۱۲، المجادلہ

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا۔ ایک دینار صدقہ دے کر دس مسائل دریافت کیے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱) وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی شہادت دنیا

۲) فساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر و شرک

۳) حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔

۴) حیلہ کیا ہے؟ فرمایا: ترکِ حیلہ (تدبیر)

۵) مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت

۶) اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا: صدق و یقین کے ساتھ

۷) عرض کیا: کیا مانگوں فرمایا: عاقبت

۸) اپنی نجات کے لیے کیا مانگوں؟ فرمایا: حلال کھا اور سچ بول

۹) سرور کیا ہے؟ فرمایا: جنت

۱۰) راحت کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار

Marfat.com
Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوالوں کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

ہاتھ اللہ کا ہے بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار کشاء کارساز کار آفریں
(اقبال)

جب نماز کا وقت آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھنے پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ گیا ہے جسے اٹھانے سے آسمان و زمین اور پہاڑوں نے معذوری ظاہر کی، میں نے اسے اٹھالیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم:

آپ فرماتے ہیں: قرآن کی تفسیر سورۃ فاتحہ میں ہے اور فاتحہ کی تفسیر بسم اللہ میں ہے اور اس ب کا نقطہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا:

آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے علم ایسے دیا جیسے کوئی طائر اپنے بچے کو دانہ دیتا ہے۔ مجھے علم کے ہزار دروازے عطا کئے اور ہر دروازے سے ہزار دروازے نکلے۔

مولا علی منبر پر بیٹھے اور فرمایا: پوچھو! (سلونی) قبل اس کے تم مجھے کھو دو۔ ہوا یہ کہ جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آئے اور پوچھا کہ بتاؤ! اس وقت جبرائیل کہاں ہے مولا علی نے آسمانوں کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر مشرق، مغرب، شمال، جنوب دیکھا اور فرمایا کہ نہ تو جبرائیل آسمانوں پر ہے اور نہ اطراف میں، پھر فرمایا: ''تم ہی جبرائیل ہو۔''

Marfat.com
Marfat.com

اے اللہ! اگر تو چاہے آنے والی کو علی رضی اللہ عنہ کر دے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ہم سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔ وہاں جا کر بیٹھے تو تھوڑی دیر کے بعد سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک جنتی آرہا ہے تو اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے یعنی حاضر ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا ایک اور جنتی آرہا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آگئے۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد پھر فرمایا ایک اور جنتی آرہا ہے ساتھ ہی یہ دعا بھی فرمائی: ''یا اللہ! اگر تو چاہے تو اس آنے والے کو علی کر دے۔'' تو اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہو گئے۔

(البرہان ص ۳۲۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷۴، طبرانی اوسط، معجزات نبوی ص ۱۸۵ تا ۱۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ مجھے قبیلہ بنی مصطلق کے بعض حضرات نے نبی صادق و امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کروں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم صدقات کس کے پاس لے کر جائیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: سید انس و جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد

Marfat.com
Marfat.com

اپنے صدقات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرنا۔

انہوں نے پھر مجھے بارگاہِ نبوی میں بھیجا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو پھر اپنے صدقات کس کے پاس لائیں؟ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کرنا۔

انہوں نے پھر رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ برکت میں بھیجا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو پھر اپنے صدقات کس کے پاس لائیں؟ سید الصادقین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے صدقات لے جائیں انہوں نے پھر مجھے مخبر صادق کے پاس لوٹایا اور کہا جا کر دریافت کرو کہ اگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی کسی حادثہ سے دوچار ہو جائیں پھر کس کی خدمت میں اپنے صدقات لے کر جائیں۔

آپ نور الانوار سرِّ الاسرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارے لیے ہمیشہ کو خرابی ہی خرابی ہے۔ (مستدرک حاکم، ابن عساکر، معجزات نبوی ص ۱۸۲)

Marfat.com
Marfat.com

اے علی رضی اللہ عنہ! تیرا حال عیسیٰ علیہ السّلام کی مثل ہے

یا تجھ میں عیسیٰ علیہ السّلام سے ایک مشابہت ہے

امام احمد نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے سید الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ

''اے علی! تیرا حال حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مثل ہے'' کہ ان کو یہود نے دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر تہمت لگائی۔ نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان کو دوست رکھا۔ یہاں تک کہ ان کو اس مرتبے تک پہنچایا جو مرتبہ ان کا نہ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السّلام کی دوستی دشمنی میں دو فرقے ہو گئے تھے اسی طرح تمہاری دوستی دشمنی میں بھی دو فرقے ہو جائیں گے ایک فرقہ بہت برا کہے گا، بہتان باندھے گا اور دوسرا اتنا بلند کرے گا جس کے تم اہل نہ ہو گے، وہ خوبیاں بتائے گا جو تجھ میں نہ ہوں گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، خارجی اور ناصبی فرقوں نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سخت توہین کی برا بھلا کہا، تہمتیں تراشیں، جھوٹے عیب لگائے، روافض اور غالی لوگوں نے اتنا بلند کیا کہ خدا سے ملا دیا۔ ایک دشمنی میں برباد ہوا، دوسرا دوستی میں حد سے تجاوز کر گیا۔

(صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد ۲، ص ۴۳۱۔ امام احمد و ابو داؤد، مدارج النبوت ص ۳۲۲، طبری

Marfat.com
Marfat.com

ریاض النضرۃ، کتاب الشفاء، اول ص ۵۱۷، بیہقی دلائل النبوت، دار قطنی، البرہان ص ۲۹۳، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۵۵۲، ضیاء النبی جلد پنجم ص ۸۴۸، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم ص ۲۴۷)

حضرت شیخ احمد کاشانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ جب کسی جگہ وباء یا بلاء نازل ہو تو چند آدمی اس دعا کو مل کر تین روز پیہم ایک ہزار ایک سو پچاس بار مع اول و آخر سو سو بار درود شریف پڑھیں۔ جب تین دن پورے ہو جائیں کچھ کھانا پکوا کر اللہ کے واسطے مسکینوں کو کھلائیں اور دعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بلاء یا وباء دفع ہوگی اور پھر کبھی نہ آئے گی۔ یہ عمل نہایت مجرّب ہے اور ہر امر کے واسطے مفید ہے۔ یہ دعاء خاندانِ عالیہ نقشبندیہ میں بعض حضرات سے سینہ بہ سینہ چلی آتی ہے اور خزانۂ غیبی ہے۔ جو حضراتِ اکابرِ دین اس کو پڑھتے رہے ہیں ان کے نام نامی یہ ہیں: شاہ احمد اللہ، حضرت آخوند عبدالغفور صاحب، حضرت حمید الدین ہمدانی، شاہ عبدالرحمٰن صاحب، شاہ رؤف الدین صاحب، شاہ عبدالستار صاحب، حضرت علاء الدین صاحب کاشانی، حضرت ہیبتہ اللہ مکی، حضرت شاہ نورالدین صاحب مدنی، حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی قدس اللہ اسرارھم۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اِلٰهِیْ اَنْتَ بَهَاءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اِلٰهِیْ اَنْتَ زَیْنُ السَّمٰوٰتِ والارض

Marfat.com
Marfat.com

ولکَ الحمدُ الٰهی انتَ قَیُّومُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَمَنْ عَلَیْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَمِنْکَ الْحَقُّ وَلِقَآءُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نُفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرٌ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَسْئَلُکَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ اِلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ سَبُوْرًا شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّذْکُرُکَ کَثِیْرًا وَیُسَبِّحُکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ فَاَمِیْتِیْ بِیَدَیْکَ جَارٍ فِیْ حُکْمِکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ هٰذِهٖ یَدَایَ بِمَا کَسَبْتُ وَهٰذِهٖ

Marfat.com
Marfat.com

نَفْسِیْ بِهَا اجْتَرَحَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

طرف آسمان کے نظر کرے اور گیارہ بارے کہے: اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا گیارہ بار اللہ اکبر کہے اور پھر کہے: اَللّٰهُ اَکْبَرُ ذُوْ الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَةِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَةِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ مَسْئَالَةَ الْبَائِسِ الْمِسْکِیْنِ وَادْعُوْکَ دُعَاءَ الْمُتَقِرِ الذَّلِیْلِ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ بِدُعَاءِکَ یَاخَیْرَا الْمَسْئُوْلِیْنَ وَاَکْرَمَ الْمُعْطِیْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْهَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِیْ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

Marfat.com
Marfat.com

نادِعلی کا بیان

واضح ہو کہ ان کلمات کے نزول کا بیان اس طور پر ہے کہ غزوہ تبوک میں جب لشکرِ اسلام کو شکست ہونے لگی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مغموم ہونے لگے اس وقت جبرائیل علیہ اسلام یہ کلمات لائے آپ نے فرمایا: کُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ ہنوز تین مرتبے بھی پورا نہ نکلا تھا کہ جناب اسداللہ الغالب حاضر ہوئے اور لشکر کفار کے ساتھ محاربہ کیا۔ بعضے ان میں سے قتل ہوئے اور بعضے فرار ہوئے۔ اسلام کی فتح ہوئی بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

خواص ان کلمات کے بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گرفتار ہو گیا ہو اس کے لیے جمعہ کے روز ایک مشت خاک لے کر سات دفعہ اس دعاء کو پڑھ کر ہوا کی طرف اڑائے خدا چاہے کوئی ضرر اس کو نہ پہنچا سکے گا۔

ایضا: اگر کسی کو دشمن سے خوف ہو ہر روز ستر بار پڑھے دشمن مقہور ہو۔

ایضا: اگر کوئی مسحور کو آبِ چاہ پر دم کر کے اس سے غسل کرائے اور ذرا سا پلائے خدا چاہے سحر باطل ہو۔

ایضا: اگر مریض آب باران پر دم کر کے پیئے بیماری سے شفا پائے۔

ایضا: اگر کوئی مغموم ہزار بار پڑھے، رنج والم سے نجات پائے۔

ایضا: اگر کوئی بادشاہ کسی پر غضبناک ہو، سات بار پڑھ کر جائے اور تین دفعہ

Marfat.com
Marfat.com

آہستہ اسکے روبرو پڑھے حاکم مہربان ہو۔

ایضا: اگر کوئی جمعہ کی اوّل ساعت میں اڑتالیس بار پڑھے جس سے بات کرے اس کا محبوب ہو۔

ایضا: اگر کوئی متّھم ہر صبح چالیس بار پڑھے جلد نجات پائے۔

ایضا: جو کوئی جمعہ کی نماز سے پہلے پچیس بار پڑھے بے خوابی دور ہو۔

ایضا: جو کوئی ہر صبح کو کلام کرنے سے پہلے اکیانوے بارے پڑھے غنی ہو۔

ایضا: جو کوئی ہر روز صبح کو سو بار پڑھے صاحب دولت ہو۔

ایضا: جو کوئی ہر روز ستر بار برائے انقیاد اعداء ستر دن تک پڑھے کامیاب ہو۔

ایضا: جو کوئی دس روز تک دس بار ہر روز پڑھے دشمنوں کی زبان بند ہو۔

ایضا: برائے تحصیل مرادات ہر روز چوالیس مرتبہ۔

ایضا: برائے شفائے امراض مزمّنہ دس بار ہر روز ستر بار۔

ایضا: برائے چشم زخم وعقد اللسان تین روز تک ہر بیس بار۔

ایضا: برائے کشف

نوع کی اپنی حاجت کسی شخص سے ہرگز نہ چاہے خدا سے چاہے اس کی حاجت روا ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

دردسر کا عمل

دردِسر کا عمل جو بہت فائدہ مند ہے چاہیے کہ عامل اپنا ہاتھ درد کے موقع پر رکھ کر تین یا سات مرتبہ پڑھے. بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّشِفَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ بِيَدِهِ الشِّفَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. انشاءاللہ تعالیٰ تسکین ہوگی۔

برائے دفع جن

جن کے دفع ہونے کے لیے اس تعویز کو لکھ کر آسیب زدہ کی گردن میں لٹکا دے اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّآئِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْرَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ

Marfat.com
Marfat.com

اُتْرُکُوْ صَاحِبَ کِتَابِیْ هٰذَا اوانطَلِقُوا الیٰ عَبدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تفرّق اَعْدَآءُ للّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

برائے بردہ گریختہ:

ایک آہنی قفل کے اوپر اکیس بار الحمد پڑھ کر گریختہ کے نام پر بند کر کے ایک نئی ہانڈی پُر آب میں ڈالکر چولہے پر چڑھا دے اور آنچ کر دے۔ خدا چاہے حاضر ہوگا۔

صفحہ ۴۵۰......۴۵۳، ماخوذ از اصلی جواہر خمسہ کامل شاہ محمد غوث گوالیاری تالیف فارسی ترجمہ وشرح اردو اضافات رسالہ مفتوح الغیب۔

(مولانا مرزا احمد بیگ نقشبندی دہلوی ناشر محمد رضی عثمانی دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر 1)

۞۞۞

Marfat.com
Marfat.com

شاہِ روم کا عباسی خلیفہ مامون الرّشید کو خط

شاہِ روم نے عباسی خلفیہ مامون الرشید کو خط لکھا کہ انجیل میں لکھا ہے جو شخص ایسی سورۃ کی تلاوت کرے جس میں سات حروف ث، ج، ز، س، ظ، ف، خ نہ ہوں گے وہ جنت میں جائے گا۔ مجھے ایسی سورۃ نہیں ملی، خلیفہ نے امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

یہ سورۃ فاتحہ ہے۔

ملفوظ خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں لکھا ہے کہ الحمد میں نہ ارشاد ہونے والے سات حروف:۔ ث: ثبور یعنی ہلاکت، ج: جہنم، ز: زقوم، ش: شقاوت، ظ: ظلمت یعنی تاریکی، ف: فراق، خ: خواری اس سورت کا پڑھنے والا ان سات آفتوں سے محفوظ رہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ رحیمی وکریمی سبحانَ اللّٰہ و بحمدہٖ سبحانَ العظیمِ وَ بحمدہٖ اَستَغفِرُ اللّٰہَ تعالیٰ رَبّی.

Marfat.com
Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

جو کوئی درمیان سنت و فرض صبح کے اکتالیس بار الحمد مع تعوذ و تسمیہ باتصالِ میمِ رحیم ساتھ لامِ الحمد کے پڑھ کر مریض پر دم کرے یا پانی پلا دے خدا شفا دے اسے اور آسان کرے سکراتِ موت کی اس پر اور جو کسی حاجت کے لیے پڑھے اور بعد ختم کے ہر مرتبہ آمین کہے خدا چاہے وہ حاجت روا ہو۔

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایمان داد مُشتِ خاک را

(حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اوّل حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا
حکم اودے بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وچہ ہر پتہ ہر ڈالی
آپ مکانوں خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمد رکھدانت سنبھالی
جوں ہزار اٹھاراں اس نے دنیا وچہ بنائی

Marfat.com
Marfat.com

صورت سیرت نے خاصیت وکھو وکھری پائی
وکھو وکھرے لیکھ سبھی دے لکھ چھڈیوں اکواری
جمن مرن نہ گھسن دیندا ساعت ادھی ساری
رب جبار قہار سنیدا خوف بھلا اس بابوں
ہے ستار غفار ہمیشہ رحم امید جنابوں
واہ وا صاحب بخشنہارا تک تک ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا فیر پناہاں
ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں
بن منگے لکھ دان دوے محرم دل دا سائیں
دائم نیکوکاری کردا نیکی اس نوں بھاوے
بدیاں بھی فیر بخش گزردا جاں رحمت پر آوے
خاک ہویاں نوں دوجی واری مڑ کے زندہ کرسی
وچہ میدان قیامت والے ہر کوئی لیکھ بھرسی
رستہ چھوڑ نبی دا ٹریاں کوئی نہ منزل لگدا
جے لکھ محنت، ایویں کریئے کلر کوئی نہ اگدا
رستہ صاف نبی دے پچھے ہور نہ جانوں کوئی
اوہو کرے شفاعت ساڈی تاہیں ملسی ڈھوئی

(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

Marfat.com
Marfat.com

مکتوبات امام ربانی رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا:

ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سیدِ کون ومکان سرورِ انس و جاں حضور احمد مجتبیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلۂ گزارشات میں عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں: سرکار نے فرمایا: ''ان کی مثال متاخرین میں دوسرا کون ہے! عرض کیا: ان کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں فرمایا: اگر تمہیں کچھ یاد ہو تو پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

اللّٰہُ سبحانَہ وَ تعالیٰ ورآءُ الورآءِ ثم ماورآ الورآء

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہوئے فرمایا: پھر پڑھو میں نے پھر پڑھی تو حضور نے اور زیادہ تعریف فرمائی۔ یہ حالت دیر تک رہی صبح کے وقت مجھے ایک بزرگ نے آکر کہا تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سنایا تو بہت خوش ہوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی نہ پیاس اور

Marfat.com
Marfat.com

ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔

اے بروں از وہم و خیال و قیل من
خاک بر فرق من تمثیل من
دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان لیا تیری پہچان یہی ہے

(اکبر آلہ آبادی)

میں نہ تھا تو وہ تھا میں نہ ہوتا تو کیا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

(غالب)

انسان ہر وقت اپنی عاجزی اور بے بسی کا اقرار کرتے ہوئے زندگی بسر کرے تو ہر طرح خیر ہی خیر کا پہلو ہے۔

منم ہیچ و کم زہیچ ہم بسیارے
واز ہیچ و کم زہیچ ناید کارے

یا اللہ تبارک وتعالیٰ میں کمترین یعنی صفر ہوں بلکہ اس سے بھی نیچے جس سے کوئی کام نہیں بن پاتا، اس لیے ہر لمحہ و ہر آن اپنے فضل و کرم سے توفیق رفیق عطا کر، بحرمتِ سیّد الابرار (کمال الادراک العجز عن الادراک...... ادراک کا کمال اس کا عاجز رہ جانا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

وما توفیقی الاّ باللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی یہی تشریح ہے اللہ تبارک

Marfat.com
Marfat.com

ثابت قدم رکھے۔ آمین!

گیا شیطان مارا ایک ہی سجدہ کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

شیطان موحّد مگر ملعون کیونکہ شانِ نبوت کا انکاری ہے سورہ اخلاص توحید وحمدِ الٰہی ہے مگر قل فرما کر اس میں نبوت اور رفعتِ مصطفوی کی جھلک بھی دے دی گئی۔ مومن وہ ہے جو تمام صفاتِ تعظیم وتوقیر مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ صمیم قلب سے مانے۔ (تفسیر نور العرفان از مفتی احمد یار خان نعیمی)

Marfat.com
Marfat.com

سید مخدوم علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ (تاریخ وصال ۱۸ صفر المظفر ۴۶۵ھ)

شجرۂ نسب:

حضرت سید علی ہجویری بن عثمان بن ابوالحسن بن عبدالرحمٰن بن شاہ شجاع بن ابوالحسن علی بن حسین اصغر بن زید بن امام حسن بن حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

سیدِ ہجویر مخدومِ اُمم — مرقدِ اُو پیرِ سنجر را حرم
بندہائے کوہسار آساں گسیخت — در زمینِ ہند تخمِ سجدہ ریخت
عہدِ فاروقی از جمالش تازہ شد — حق زِ حرفِ او بلند آوازہ شد
پاسبانِ عزتِ اُمّ الکتاب — از نگاہش خانہ باطل خراب
خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت — صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت
خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں — گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

(کلیاتِ اقبال: فارسی ص ۵۱)

پیرِ سنجر...... حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۵۳۷ تا ۶۳۲ھ) نے مخدوم ہجویری کے مرقدِ منور کے جنوبی جانب (پاؤں کی طرف) چلہ کشی کے بعد روانگی کے وقت یہ ارشاد فرمایا:

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

Marfat.com
Marfat.com

حضرت مولانا جلال الدین رومی قونیہ شریف ترکیہ مزار پرانوار پر
حضرت مولانا عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر لکھا ہوا ہے۔

کعبۃ العُشّاق باشد ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد اینجا شد تمام

رشک جنت تیری خاک در مجھے
تیرا روضہ کعبۂ اصغر مجھے

جب بھی آتا ہوں تیرے دربار میں
ڈوب جاتا ہوں یمِ انوار میں

تیرا فیضانِ نظر مجھ پر ہوا
انقلاب انگیز اثر مجھ پر ہوا

ذرے کو مہر منور کردیا
قطرہ شبنم کو گوہر کردیا

(اثر صہبائی ایڈووکیٹ)

جناب خواجہ غریب نواز اور حضرت مولانا جامی علیہما الرحمۃ کے ہدیہ عقیدت میں کس قدر ہم آہنگی و یک جہتی ہے کوئی اہلِ کلام اور صاحب بصیرت داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپ کے عہد مبارک کی دو اہم کرامات:

۱) جوگی کو اپنے نعلینِ پاک سے فضا میں اڑتے ہوئے نیچے لانا اور پھر مشرف بہ اسلام کرکے شیخ الہند کا خطاب عطا کرنا۔

۲) علماء کرام کے وفد کو اپنی مسجد شریف سے خانہ کعبہ کی زیارت کرا کر قبلہ کی درستگی کی تصدیق۔

تقریباً ایک ہزار سال سے متواتر نور و عرفان کی بارش اہلِ نظر پر مخفی نہیں۔ برصغیر پاک و ہند پانچویں صدی ہجری میں کفرستان تھا جس میں

Marfat.com
Marfat.com

الوہیت باری تعالیٰ اور رسالتِ رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا تصور تک نہ تھا۔ لوگ کفر و باطل پرستی اور اصنام پرستی کا شکار تھے۔ ضلالت و معصیت کو رشد و ہدایت میں تبدیل کرنے کا سہرا آپ ہی کے سرِ انور کو لائق ہے۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

فیضِ عالم کے سبز گنبد پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
ان کے در سے سکون ملتا ہے جب دل ملول ہوتا ہے
فیضِ عالم کے رہگزاروں پر نقشِ پائے رسول ملتا ہے

(ساغر صدیقی)

سب سے پہلے آپ کا مزار جو آج تک مرجع خاص و عام ہے سلطان ابراہیم غزنوی گورنرِ لاہور نے بنوایا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

کالم نورِ بصیرت

(میاں عبدالرشید) 91-8-21، نوائے وقت لاہور

گورنر روحانی پنجاب

یہ 1945ء کا واقعہ ہے۔

قلعہ گوجر سنگھ لاہور کی اس سڑک پر جو پولیس لائنز کے ساتھ ساتھ چلتی ہے، ایک صاحب کا چھوٹا سا مطب تھا۔ مجھے دوستوں نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں اگر کسی نے جناب رسول ﷺ پاک کی خدمت میں درخواست گزارنی ہو تو وہ ''بتوسط گورنر روحانی پنجاب'' لکھ کر انہیں دے۔ یہ پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے ان دنوں پنجاب متحد تھا۔

ایک روز سہ پہر کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں کچھ دیہاتی مرد عورتیں ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواستیں لکھوا رہے تھے۔ کوئی لکھوا رہا تھا مجھے اتنے روپے چاہئیں، کوئی مکان طلب کرتا، کوئی کہتا میرا بیٹا واپس آ جائے، میری طبیعت نے جوش مارا کہ اتنی بڑی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس قسم کی معمولی باتوں کے لیے درخواست دینا آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصبِ بلند کے شایانِ شان نہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا:

Marfat.com
Marfat.com

میں بھی درخواست لکھوں گا۔ انہوں نے کاغذ دیا۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوص القابات لکھوائے۔ دوسری سطر میں الفاظ ''بتوسط گورنر روحانی پنجاب'' لکھوایا اس کے بعد وہ دوسرے سائلان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میں نے درخواست لکھ کے ایک طرف رکھ دی، وہ لوگ چلے گئے تو میں نے اپنی درخواست پیش کی وہ بزرگ اسے پڑھ کر بہت متاثر ہوئے۔ مجھ سے بار بار کہتے: ''میاں! سوچ لیا، میاں سوچ لیا'' میں نے عرض کیا: ہاں، خوب سوچ سمجھ کر درخواست لکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا درخواست منظور ہو جائے گی وہ بولے: ''بھلا ایسی درخواستیں بھی منظور نہیں ہوتیں، بھلا ایسی درخواستیں بھی منظور نہیں ہوتیں۔ (درخواست یہ تھی کہ حضور مجھے اپنے عشق سے نوازیں)

شام ہونے کے قریب تھی وہ کہنے لگے: چلو داتا صاحب چلتے ہیں وہاں دعا مانگیں گے۔ میں نے انکار کر دیا اور کہا: وہاں لوگ ''شرک'' کرتے ہیں میری طبیعت منغّض ہوتی ہے۔ وجہ یہ تھی کہ میں نے سات برس کی عمر سے سترہ برس کی عمر تک کا زمانہ اہل حدیثوں کے زیر اثر گزارہ تھا۔ انہوں نے اسرار کیا، میں انکار پر قائم رہا۔ آخر اس بات پر فیصلہ ہو گیا کہ حضرت کے مزار مبارک کے جنوب کی جانب سے جو سڑک گزرتی ہے میں اس پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لوں اور اندر نہ جاؤں۔

چند دنوں بعد پھر ملاقات ہوئی، تو انہوں نے فرمایا: میاں وہ تمہاری

Marfat.com
Marfat.com

درخواست منظور ہوگئی ہے۔ میں نے دل میں کہا: کوئی اثر ظاہر ہوگا تو مانوں گا۔

مطالعہ کی عادت تھی جو سامنے آتا پڑھ جاتا۔ درخواست گزارنے کے بعد مطالعہ کی سمت اسلامی علوم کی جانب متعین ہوگئی۔ افکار میں انکسار پیدا ہوا۔ ذہن میں روشنی پیدا ہوئی۔ ابتدائی ایام کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

غم کہاں اب کہ تیری الفت کا ۔۔۔ میرے دل میں چراغ روشن ہے
عشق کی روشنی کو کیا لکھوں ۔۔۔ نورِ محمد ﷺ سے دماغ روشن ہے

حضرت داتا گنج بخش ان قافلہ سالارانِ عشق میں سے ہیں جنہوں نے اس سرزمین میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کا بیج بویا اور محبت کے ذریعہ سے یہاں اسلام روشناس کرایا۔ یہ بھی فاتحین تھے لوگوں کو نگاہ سے زخمی کرتے اور اعلیٰ اخلاق سے جکڑ لیتے۔ ان کے قلوب عشقِ الٰہی سے زندہ تھے، اس لیے موت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی، آج بھی ان کا فیض عام ہے۔ خواص اور عوام دونوں یہاں سے فیض پاتے ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہاں چلّہ کاٹا، بابا فرید گنج شکرؒ نے یہاں سے فیض پایا۔ حضرت بوعلی قلندر پانی پتی یہاں معتکف رہے۔ میاں شیر محمد شرقپوری یہاں باقاعدہ حاضری دیتے رہے۔

بزرگوں کی توجہ سے قلوب میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ طبیعت نیکی کی

Marfat.com
Marfat.com

طرف راغب ہوتی ہے۔اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے جمیزیم میں رسہ پکڑ کر اوپر چڑھنے والے کو نیچے سے سہارا مل جائے۔

حضرت پیرِ پیراں رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے فلاں کی طرف توجہ رکھو، ہم اسے توجہ دیتے ہیں۔ حکم ہوتا ہے فلاں سے توجہ ہٹالو، ہم ہٹا لیتے ہیں۔ یہ سارا نظامِ کائنات اللہ تعالیٰ کی توجہ ہی سے چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توجہ کے تحت ہی بزرگوں کی توجہ بھی کام کرتی ہے۔

نہ بادہ ہے، نہ صراحی، نہ دورِ پیمانہ فقط نگاہ سے رنگین ہے بزمِ جانانہ

لاہور کی فضا ان بزرگوں کی روحانیت کی خوشبو سے مہک رہی ہے جیسے موسمِ بہار میں باغ کی فضا میں خوشبو بسی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے لاہور لاہور ہے اور جو یہاں آجاتا ہے وہ یہیں کا ہو رہتا ہے۔ میرے ایک مرحوم دوست حج کر کے آئے۔ حضرت صاحب کے مزار پر حاضری کے لیے گئے تو کہنے لگے: ان گلیوں سے تو مدینہ کی خوشبو آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی صفات کا پرتو ہے البتہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی اپنی اور لامحدود ہیں۔ بندوں کی صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اور محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سخی ہیں، ان کے بندوں میں سخاوت کا وصف پایا جاتا ہے۔ داتا سخی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے قطب الدین ایبک کو لکھ داتا کہتے تھے۔ داتا گنج بخش کے معنی ایسا سخی ہے جو خزانے لٹا دیتا

Marfat.com
Marfat.com

ہے۔اس میں شرک کی کوئی بات نہیں، سورۃ البقرہ کے آخر میں جو دعا سکھائی اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے الفاظ "اَنْتَ مَوْلَانَا" آئے ہیں۔آج کل کے سارے علماء مولانا کہلاتے ہیں۔

کئی برس ہوئے ایک ''مولانا'' (کالم میں جس مولانا کا ذکر ہے یہ احمد علی لاہوری اندرون شیرانوالہ گیٹ انجمن خدام الدین تھے) ان کے برعکس حضرت میاں شیر محمد شرقپور شریف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۹۲۸ء فرماتے ہیں جس شخص کے پاس مدینہ شریف پہنچے کا خرچ نہ ہو وہ لاہور جا کر حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کی زیارت کرے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت داتا گنج رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو اپنے مزارِ اقدس سے تقریباً نصف میل دور جہاں بڈھا دریا (آج کل مینارِ پاکستان) تشریف لا کر شرفِ زیارت بخشا۔

(مسلکِ شیر ربانی ص ۳۲ خلیل احمد رانا)

احمد علی لاہوری اندرون شیرانوالہ گیٹ انجمن خدام الدین نے یہ ہوائی چھوڑی تھی کہ سید علی ہجویری یہاں مدفون نہیں بلکہ قلعہ لاہور کے اندر مدفون ہیں۔بعد میں انہوں نے اپنی بات سے رجوع کرلیا تھا۔آج کل پھر کسی نے اس قسم کا مضمون لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کے بیسیوں ایسے بندے ہیں جنہیں کشف القبور حاصل ہے۔وہ جانتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں کہ حضرت کی آخری آرام گاہ یہی ہے،قلعہ کی زمین دوز قبر والے بزرگ اور ہیں اگرچہ

Marfat.com
Marfat.com

نام ان کا بھی سید علی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 21-08-1991)

میاں عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ کو ان کے مکتب پونچھ روڈ لاہور میں دن کے وقت شہید کر دیا گیا تھا چونکہ آپ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق اپنا کالم لکھتے ہیں جو آج بھی شاہد ہیں۔ فرقہائے باطلہ نے اس کو پسند نہ کیا اور آپ کو شہید کر دیا۔ میاں صاحب مرحوم کا لخت جگر ملت ٹریکٹرز لمیٹڈ شیخوپورہ روڈ لاہور میں ملازم تھا۔ تعزیت کے دوران اس نے بتایا کہ اباجی مرحوم اللہ تبارک وتعالیٰ سے شہادت کی موت کی دعا کرتے تھے جو قبول ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

سید مخدوم علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''داتا'' کہنے پر معترض حضرات اپنی مساجد کے چند سطر پڑھے ہوئے افراد کو ''مولانا'' کہہ کر پکارتے ہیں حالانکہ سورۃ بقرہ کی آخری آیت میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں: ''انت مولانا فَانصُرْنَا علیٰ القوم الکافرین'' ان کی منطق کے مطابق یہ صریح شرک ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو بایں ہمہ یہ چندہ اور جانوروں کی کھالیں لوگوں سے مانگتے ہیں تو اس لحاظ سے یہ مانگنا کیوں شرک نہ ہوا؟

مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا تمام لوگوں سے انہیں غیر اللہ سمجھ کر مانگنا جائز ہے۔ معاذ اللہ اگر انہیں الٰہ سمجھ کر مانگے گا تو صریح شرک ہوگا۔

Marfat.com
Marfat.com

اولیاءکرام کے مزارات ''روضۃٌ مِن الرِّیاضِ الجَنّۃِ اَو حفرۃٌ من النّار ہیں۔صاحبِ بصیرت لوگوں کو وہاں سے روحانی وجسمانی ونورانی فیض ملتا ہے جس کے مخالفین نابلد اور نااہل ہیں۔

(غزوہ احد کی فتح کرنل (ر) محمد انور مدنی ص:۳۵)

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مہرِ منیر پڑھیں، ''اینہ صورت نوں میں جان آکھاں'' گویا کہ ''ا'' یہ اشارہ قریب بتارہا ہے کہ آپ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو دیکھ کر نعت پڑھ رہے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

اہلِ سنّت اہلِ جنّت...... جنّتی گروہ

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (مشکوٰۃ ص ۳۷)

ہر مسلمان پانچوں نمازوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، اس کی وضاحت قرآن الکریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انعام نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے گروہ پر ہے۔ صالحین میں سب سے اونچا درجہ اولیاء کرام کا ہے گویا کہ سرزمینِ ہندوپاک میں جناب حضرت داتا گنج بخش حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت بابا فریدالدین شکر گنج، حضرت بہاؤالحق ذکریا ملتانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعدازاں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر امت مسلمہ کو اس راستہ پر گامزن رہنے کی ہدایت فرمانے والے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف اور حضرت میاں شیر محمد شرقپور شریف اور امیر ملت سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔

سورۃ العمران آیت نمبر ۱۰۶، ۱۰۷ قیامت کے روز کچھ چہرے سفید چمکتے اور کچھ کالے ہوں گے۔ اس کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید روشن

Marfat.com
Marfat.com

ہوں گے۔

میری امت کے تہتر گروہ ہو جائیں گے اور ایک کے سوا سب دوزخی ہوں گے وہ ایک گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (تمہید ابوشکور سالمی ص ۷۳)

اس کی مزید تصدیق حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۲۸ میں کی ہے۔

خطبہ حجتہ الوداع

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: دو چیزیں (۱) قرآن، (۲) سنت چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو follow کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اہل سنت کی اہمیت تو سنت سے واضح ہے دیگر ناموں والے فرقے عبرت پکڑیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مفسرینِ کرام نے تفسیر اشارۃ النص سے استنباط کر کے اسرارِ حروف آیاتِ الٰہیہ کے بیان فرمائے مثلاً آمنوا سے مراد: الف سے مراد اللہ، م سے محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری الف جمع کی علامت ہے مراد اللہ یعنی اول و آخر اللہ سبحانہ کی ذات ہے یعنی ایمان باللہ کی تصدیق و تکمیل تب ہو گی جب محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انبیاء اور اولیاء اللہ کو مانے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ حسن نظامی کی وضاحت

نجدی وہابی اپنے آپ کو حضرت امام احمد بن حنبل کا مقلد کہتے ہیں مگر ہندوستانی وہابی کسی امام کو نہیں مانتے اور اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی مکتب فکر کے ایک عالم سید سلمان ندوی لکھتے ہیں:

مسلمانوں میں ہر دور میں سینکڑوں فرقے ہوئے لیکن وہ نقش بر آب تھے ابھرے اور مٹ گئے لیکن جو فرقہ عموم اور کثرت کے ساتھ باقی ہے اور آج مسلمانوں کا کثیر حصہ بن کر اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے وہ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت شمار کرتا ہے۔ (رسالہ اہل سنت والجماعت دارالمصنفین اعظم گڑھ ص ۸)

دعویٰ اہل حدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ نیچریت انکارِ حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے بانی غیر مقلدیت کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (سعید الرحمان علوی ہفت روزہ خدام الدین لاہور)

اہل سنت و جماعت ہی حقیقی اسلام ہے یہی راہِ مستقیم ہے اس کے عقائد و معمولات عہدِ رسالت سے آج تک متوارث اور متواتر چلے آرہے ہیں اور اس کے ماننے والے ہر دور میں سواد اعظم رہے ہیں اور یہی جماعت ارشادِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "لَا تَجْتَمِعُ اُمتِی عَلَی الضَّلَالِۃ" کی حقیقی مصداق ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

If there is no God, we should invent one to maintain moral values of society. (Thomas Hardy)

اخلاق بچ ہی نہیں سکتا اگر اللہ تعالیٰ کا انکار کردیا جائے، صاف الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جنگل کا قانون **Law of Jungle** رائج ہے۔ ہر انسان جو اس کا نفس امارہ کہے وہ کرتا جائے وہ کسی کو جوابدہ نہیں ظالم کی گرفت اور مظلوم کی فریاد رسی کا تصور تک نہ ہو اس پر غور کریں تو اسلام کی عظمت ظاہر ہوتی ہے جو یوم حساب کی تیاری کا حکم دیتا ہے۔

(تھامس ہارڈی)

لَتُسئَلُنَّ یومئذٍ عن النَّعیم کو ذہن نشین کریں اور انصاف کا نام لینے والے کو مجنوں قرار دیا جائے۔ استغفر اللہ من کل ذنب

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں مستی کردار

(اقبال علیہ الرحمۃ)

خرما نتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم

(سعدی علیہ الرحمۃ)

جو کانٹا ہم نے بویا اس سے کھجور کا پھل نہیں مل سکتا
اس اون سے جو ہم نے کاتی ریشم نہیں بُنا جاسکتا

Marfat.com
Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشہور طائفہ کو ایک شب کی اجرت دے کر دو نفل نماز پڑھوائی جس کو حضرت رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رباعی میں بیان کیا۔

ہر چہ کارم بود آخر کردمش از زنا سوئے نماز آوردمش
بر درت آوردمش اے خدا قِلّب قلّبہا از طفیلِ مصطفیٰ ﷺ

شارح بخاری شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہیں رہا کرتی تھی۔ ایک روز رنجیدہ ہو کر شیخ کے حضور میں پہنچے شیخ سے فرمایا: تیری پشت سے ولی فرزند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائے گی چنانچہ ابن حجر پیدا ہو گئے۔

(بستان المحدثین از حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۱۱۴)

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک روز فجر تا ظہر، ظہر تا عصر اور پھر مغرب تا عشا منبر پر خطبہ میں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی خبر دی، ہم میں سب سے زیادہ وہی عالم ہے جو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۳)

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

(رومی علیہ الرحمۃ)

قال هل ترون قبلتي هٰهنا فو اللهِ مَا يَخفِي عَلَيَّ رُكُوعُكُم وَلَا خُشُوعُكُم اِنِّي لَاَرَاكُم مِن وَّرَاءِ ظَهرِي (بخاری شریف الصلوٰۃ ۱۵۲)

Marfat.com
Marfat.com

تم میرا منہ طرف قبلہ دیکھتے ہو، خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا رکوع اور نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

چشمِ تو بینندہ مافی الصدور (اقبال علیہ الرحمہ)

جنگِ مُوتہ جو ملک شام میں ہو رہی تھی اس کے سارے حالات حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مدینہ منورہ میں بیٹھے صحابہ اکرام کو بتائے جو علم اسلام اٹھاتا اور جس جس صورت میں وہ شہید ہوتے آپ بتاتے جاتے، آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔ (بخاری، مشکوٰۃ ۵۳۲)

قَد رُفِعَ لِی الدنیا فَانَا اَنظُرُ الیها والیٰ ما هو کائنٌ فیها الیٰ یومِ القیامةِ کانّما انظر اِلیٰ کفِی هذہٖ (مواھب الدنیا طبرانی)

پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تا قیامت ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف

دل میں قرآن والے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت نہ ہو تو قرآن سے صرف گمراہی ملتی ہے۔ ''یُضِلُّ بِه کثیراً'' کے مصداق جنگ بدر میں کافروں کے نام لے کر اور جگہ متعین فرما کر چھڑی کے اشارے سے بتا دیا تھا کہ کل انشاء اللہ فلاں کافر کے مارے جانے کی جگہ ہوگی اس جگہ فلاں کافر کی لاش گری پڑی ہوگی دانائے غیوب نے قریش کے رؤساء کے نام لے کر فرمایا تھا۔ جنگ کے بعد دیکھا گیا ویسے ہی وہاں ہر ایک کو گرا پایا گیا۔

نسائی امام احمد امام مسلم ابوداؤد بیہقی میں یہ حدیث موجود ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

تیرے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا:

عبداللہ بن عباس کی والدہ اُمِ فضل والئ دو جہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حجرہ شریف کے سامنے سے گزری تو مخبر صادق نے فرمایا: اے اُمِ فضل تیرے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا، اسے میرے پاس لے آنا۔ پیدائش کے بعد جب وہ حاضر ہوئیں تو آپ نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت (تکبیر) کہی اور اپنا لعابِ دہن بچے کے منہ میں ڈالا اور عبداللہ نام رکھا اور خبر دی کہ یہ ابو الخلفاء ہوگا اور اس کی نسل سے امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے۔ تقریباً پانچ سو سال تک بنو عباس کی حکومت رہی۔

(حوالہ ابو نعیم دلائل النبوۃ، بخاری شریف)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وفات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میری وراثت دو بھائیوں اور دو بہنوں میں تقسیم کر دینا، حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میری صرف ایک بہن اسماء ہے۔ آپ نے فرمایا: دوسری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ پس کلثوم پیدا ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۱)

ایک اعرابی نے جمعۃ المبارک کے روز نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں دورانِ خطبہ عرض کی: یارسول اللہ ہم بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں آپ نے بارش کے لیے دست مبارک اٹھائے، فوراً بارش

Marfat.com
Marfat.com

برسنا شروع ہو گئی حالانکہ مطلع ابر آلود نہ تھا اگلے جمعہ کے روز پھر اس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اب بارش بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ ہمیں بچائیے۔ آپ نے انگلی کا اشارہ فرمایا: ''اللھم حوالینا لا علینا'' بادل چھٹنے شروع ہو گئے اور سورج نکل آیا۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔

۱) اعرابی اپنے گاؤں میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے بارش کی دعا کر سکتا تھا مگر اس نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں آ کر عرض کی اور مراد پائی۔

۲) کوئی شخص نہیں جانتا بارش کب ہوگی؟ کا جواب کہ بارش ابھی ہوگی اور بارش ہوئی۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ آپ سے قحط سالی کے دوران بارش کی دعا کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''منگل کو وسیسوں'' منگل کو بارش کروں گا۔

وَسیسُوں: سرائیکی زبان میں برسانے کو کہتے ہیں۔

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی

دنیا کے اکثر ممالک کے سربراہان اور جرنیل ماسوائے باطل عقیدہ کے لوگوں کے حضرت علامہ محمد اقبال کی قبر پر حاضر ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ''بایِّ ارضٍ تموت'' کی ایک تشریح یہ بھی ہے آپ کا مذکورہ بالا شعر کس قدر Prophetic ہے اندازہ فرمائیں وسعتِ نگاہ مردِ مومن کا۔

Marfat.com
Marfat.com

کتاب ''تذکرہ اولیائے دیوبند''

تذکرہ اولیائے دیوبند مولوی حافظ محمد اکبر مجددی دیوبندی کی مرتبہ ہے۔ مولوی تقی عثمانی نے دیوبندی نے اس کا مقدمہ لکھا ہے اس کتاب میں دو تہائی اولیائے عظام اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ڈال دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی کتاب کو معتبر ثابت کرنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے حالانکہ اہل سنت و جماعت کے علاوہ باقی تہتر فرقوں میں سے کوئی شخص درجہ ولایت تک نہیں پہنچ سکتا چونکہ ان فرقوں کے عقائد درست نہیں۔ اس کتاب میں

(۱) حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نقشبندی مجددی شرقپور شریف،

(۲) پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اولیاء کی فہرست میں لکھا گیا ہے۔ ان کو چاہئے کہ ان دو حضرات کو حکم بنا کر انہی کی دعوت فکر کی پیروی کریں تاکہ ان کے گناہ معاف ہو جائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

مسلکِ شیر ربانی

آپ کا وظیفہ ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ''

ایک شخص جو آپ سے ملنے آیا تھا آپ نے پوچھا: قرآن پڑھتے ہو اس نے کہا: میرے پاس مولوی اشرف علی تھانوی کا مترجم قرآن ہے۔ آپ نے فرمایا: ''چھڈ بھائیا اشرف علی نوں، او تے لکھ دا اے کہ شاید حضور پاک نوں حروف مقطعات دا علم دتا گیا ہووے، شاید کہندا اے''۔

بے ادبوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، بزرگانِ دین کے معمولات کو بدعت و شرک کہہ دینا کوئی تھوڑی بے ادبی ہے تو آج کل کون سا دیوبندی بے ادبی نہیں کرتا۔

جناب غوث الاعظم قدس سرہٗ العزیز کی خواب میں زیارت پر میاں صاحب نے دریافت کیا: اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ''بریلی میں احمد رضا'' بعد ازاں حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی شریف زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ واپس آ کر فرمایا: میں نے دیکھا: ایک پردہ ہے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔''

Marfat.com
Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ اور مولانا غلام قادری علیہ الرحمۃ عموماً جمعرات یا جمعہ کے دن حضرت الیشان رضی اللہ کے مزار پر تشریف لاتے اور محراب کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔

آپ کے پسندیدہ اشعار میں سے ایک یہ بھی تھا:

اے نقشبند عالم نقش مرا بہ بند　　نقش چناں ببند کہ گویند نقشبند

حضرت میاں صاحب حضرت شاہ محمد غوث قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر ہر ماہ گیارہویں کے ختم میں شریک ہوتے تھے۔

(غزوہ احد ۳ھ کی فتح، معنفہ کرنل (ر) محمد انور مدنی ص ۳۵، مسلک شیر ربانی۔خلیل احمد رانا)

جناب مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کا وصال

۱۰۳۳ھ کی شب برأت کو اہلیہ محترمہ کی زبان سے نکل گیا: خدا ہی جانتا ہے آج کس کس کے نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے اور کن کے باقی رکھے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ اس سال خطبہ عیدالاضحیٰ میں آپ نے فرمایا: ''میں عنقریب دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں، وصال کے روز آپ نے فرمایا: یہ ہماری آخری تہجد ہے۔ نماز اشراق کے بعد فرمایا: چند گھنٹے باقی رہ گئے چنانچہ آپ کو لٹا دیا گیا اور آپ کا وصال ہو گیا۔

(وصال احمدی ص ۱۶)

Marfat.com
Marfat.com

حضرت امام احمد رضا بریلوی کا ذکرِ خیر حضرتِ خواجہ گولڑوی کی مجالس میں:

دونوں بزرگ عشاقِ رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سے ہیں۔ دونوں اپنے وقت کے مجدّد، علم و فضل کے بحرِ ذخّار تھے۔ تحریکِ خلافت تحریکِ ترکِ موالات اور تحریکِ ہجرت وغیرہا مسائل میں دونوں بزرگوں کا مؤقف یکساں تھا اب میں ایسے ثقہ حضرات کے شواہد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ گولڑوی کی مجلس میں یہ باتیں سماعت فرمائیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں:

مولانا عبدالرزاق صاحب ساکن گوہڑہ راولپنڈی فرماتے ہیں۔

ایک دن میں اور مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ناظم مراسلات ملک سلطان محمود ٹوانہ مرحوم کے پاس بیٹھے تھے۔ اعلیٰ حضرت گولڑوی کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ ملک صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے آخری دور میں جو خطوط آتے ان پر مختلف اشعار لکھے ہوتے۔ ایک دن میں مکاتیب سنا رہا تھا کہ ایک مکتوب کھولا اور یہ شعر پڑھا:

پیشِ نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

آپ نے پوچھا یہ شعر کس کا ہے؟ حاضرین میں سے ایک صاحب

Marfat.com
Marfat.com

نے کہا یہ شعر مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ہے اس پر آپ نے فرمایا ایسا شعر کہنا ان ہی کی شان کے مناسب ہے۔

(فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، ج اول ص ۱۶۴، ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی بابت مارچ ۱۹۷۸ء صفحہ ۳۳، ۳۴ مضمون قرآن السعدین از مولانا شاہ حسین گردیزی)

اعلیٰ حضرت گولڑوی کے محبّ صادق بابا فضل خان مٹھیالوی فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے تیسرے دن دربار شریف کی مسجد میں علمائے کرام اور دیگر بزرگ عظام رونق افروز تھے۔ حضرت قبلہ غلام محی الدین شاہ صاحب کی دستار بندی کا پروگرام تھا۔ اس سلسلے میں جب آپ سے بات کی گئی تو آپ نے فرمایا:

اعلیٰ حضرت گولڑوی فرماتے تھے کہ ہندوستان میں مولانا احمد رضا خان بریلوی اور مولانا محمد غازی خان ہی صرف ایسے ہیں جن کے عالم ہونے پر مجھے یقین ہے اس لیے مولانا محمد غازی خان صاحب کی دستار بندی کی جائے اور انہیں اعلیٰ حضرت گولڑوی کا جانشین بنایا جائے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۴)

قاری عبدالرحمٰن جون پوری مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے آپ حضرت خواجہ گولڑوی کے پاس گولڑہ شریف مقیم رہے۔ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ کو حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں بذریعہ مراسلت مستفتی کی حیثیت میں حاضر ہوئے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴، مطبوعہ لاہور)

Marfat.com
Marfat.com

خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ نے حضرت مولانا فیض احمد گولڑوی مؤلف مہر منیر کے استفسار پر جواباً فرمایا:

مرزا قادیانی کی شکست فاش دینے کے بارے میں حضرت پیر صاحب گولڑوی کا ذکرِ خیر بریلی شریف میں نمایاں طور پر مجالس خاصہ میں ہوتا رہتا تھا۔ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ بڑی عزت وتوقیر سے آپ کا نام لیتے اور آپ کی بعض تصانیف بھی وہاں موجود تھیں۔ حضرت فاضل بریلوی گفتگو میں ان کے حوالے بھی دیتے رہتے۔

(فوز المقال فی خلفا پیر سیال جلد اول ص ۱۶۵، عرفان منزل، کراچی (مصلح الدین نمبر) یکم جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ، صفحہ ۲۴۰)

یہاں ہم صرف حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ والرضوان کا ایک عمل مبارک درج کررہے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس ایک دن ایک وہابی آیا اور اس نے عرض کی "میں نے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔" آپ نے اسے فرمایا: "مسئلے تو کسی مولوی سے پوچھے جاتے ہیں، خیر بتاؤ وہ مسئلہ کیا ہے۔" اس نے کہا "یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیأ للہ" پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔" آپ نے ارشاد فرمایا "شیخ عبدالقادر شیأ للہ تو میں خود پڑھا کرتا ہوں۔"

آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ اس وہابی کو وجد ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ قریباً دو گھنٹے بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ روتا تھا اور بے اختیار "یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیأ للہ" پڑھتا تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو وہ کہنے لگا۔ "جب میاں صاحب قبلہ نے یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیأ للہ کہا تو مجھے وجد ہوا اور بے ہوشی طاری ہو گئی تو سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے ہیں تو غوثِ اعظم نے فرمایا "کیوں نہیں! جو مجھے خلوص و محبت سے پکارے تو میں آ جاتا ہوں۔" اس واقعہ کے بعد اس وہابی نے وہابیت سے توبہ کر لی۔

Marfat.com
Marfat.com

''گولڑوی بھی بریلوی ہیں'' بابو جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

فیض یافتہ تاجدارِ گولڑہ شریف، مصنف مہرِ منیر، مفتی فیض احمد فیض گولڑوی علیہ الرحمۃ سے ایک یادگار انٹرویو کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمائیں:

سوال: محکمہ اوقاف کے قیام کے زمانے میں وہ دیوبندی، بریلوی، گولڑوی والی بات کیا تھی، واقعہ کیا تھا؟

جواب: بس وہ تو لطیفہ ہوا یہ کہ اوقاف کے کارندے یہاں آئے انہوں نے حضرت سجادہ نشین صاحب بابو جی سرکار گولڑوی سے ملاقات کی۔ ان کے پاس کچھ سرکاری فارم تھے، معلومات جمع کر رہے تھے۔ صاحبِ مزار کا نام، نسبی تعلق، روحانی تعلق، سلاسلِ طریقت، ارادت مندوں کا حلقہ، مذہب و مسلک وغیرہ کے متعلق پوچھتے تھے۔ انہوں نے حضرت بابو جی سے پوچھا کہ ''آپ کا مسلک کیا ہے؟'' فرمایا ''اہلسنت و جماعت'' انہوں نے کہا ''نہیں، یہ بتائیں کہ آپ بریلوی ہیں یا دیوبندی؟'' اس پر حضرت گولڑوی بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف اشارہ کیا (مراد تھا کہ تم بولو) میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ ''گولڑوی'' لکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ہمارے پاس تو اہلسنت میں بریلوی اور دیوبندی ہیں۔'' میں نے کہا ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی بلکہ گولڑوی ہیں اس پر حضرت بابو جی نے میری بات کاٹتے ہوئے فرمایا ''تو کیا ہم ہیجڑے ہیں'' پھر آپ اوقاف والوں کی طرف متوجہ

Marfat.com
Marfat.com

ہوئے اور فرمایا کہ لکھو ''ہم بریلوی ہیں'' آپ نے فرمایا کہ ''محبت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باب میں ہم اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے مؤقف کے پیرو ہیں اور دوسری پارٹی (دیوبندی) کی حمایت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ معاملہ خالصتاً ایمان کا ہے۔'' حضرت بابو جی گولڑوی فرقہ وارانہ فاصلوں کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن حبِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باب میں وہ کسی مصلحت کے بھی روادار نہ تھے۔

(ماہنامہ سوئے حجاز لاہور، مارچ ۲۰۰۶ء)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ اعظم حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کرمانوالی سرکار تھے۔ بندہ نے دو مرتبہ ان کی زیارت کی ہے تقسیمِ برصغیر کے وقت مشرقی پنجاب کے مسلمان موت و حیات کی کشمکش میں تھے کچھ لوگ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں گاؤں کرموآنہ ضلع فیروز پور حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: آپ لوگ صحیح سلامت پاکستان پہنچ جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فرید کوٹ شہر کا قافلہ تین روز کی مسلسل مسافت کے بعد قصور کیمپ پر خیریت سے پہنچ گیا اور قتل وغارت سے بچ گیا۔ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب شاہ صاحب سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں تو آپ نے اپنے گاؤں ''کرموآنہ'' کا نام لیا۔ اس پر حضرت میاں شرقپوری نے فرمایا تھا: ''کرمانوالے'' ہوئے۔ یہ لقب حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا عطا کردہ ہے۔

دوران وعظ حضرت شاہ سے بندہ نے خود سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

Marfat.com
Marfat.com

قرآن کریم میں فرمایا: "وَعَلَّمَ آدم الاسماء کُلَّها" آج کل کے مولوی کلی اور جزی علمِ غیب کی بحث میں اپنا ایمان خراب کرر ہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لفظ "کُلَّها" کو اہمیت دی جائے اس سے ایمان سلامت رہے گا۔

لیاقت آباد منڈی ضلع میانوالی کے قیام کے دوران پیر حافظ مظہر قیوم خطیب جامعہ کے والد حافظ عثمان غنی سے میری کافی طویل گفتگو ہوتی تھی۔ حافظ عثمان غنی رحمتہ اللہ علیہ حضرت کرمانوالے سرکار کی خدمت میں ایک عرصہ اوکاڑہ کے قریب چک میں قیام پذیر رہے۔ مجھے حضرت شاہ صاحب کے انتقال سے بہت عرصہ پہلے یہ بتایا تھا کہ مولویا:

"اگر موت آئے تو جمعرات یا جمعۃ المبارک کا دن ہو، رمضان المبارک کا مہینہ ہو اور شب قدر کی رات ہو تو کیا ہی اچھا ہے۔"

آپ کے اس فرمان کے عین مطابق آپ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ بروز جمعرات بوقت عصر واصل الی اللہ ہوئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند ترین فرمائے۔ آمین!

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں — سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اس شعر کا مصداق عامۃ النّاس ہیں۔ اولیاء کرام اپنی موت سے آگاہ ہوتے ہیں اور بتا بھی دیتے ہیں۔

غالباً ایسے ہی لوگوں کے متعلق مرزا غالب کا شعر ہے:

غلطی ہائے مضامین مت پوچھ — لوگ پرنالے کو رسہ باندھتے ہیں

Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدّین حسن سجزی چشتی اجمیری قدّس سرّہٗ

هُوالمُعِینُ

شاہ ہست معین دین پناہ ہست معین
جان ہست معین جانِ جاہ ہست معین
جاں داد نداد عشق حق از دست
در ہند بنائے لاالہ ہست معین

نعتیہ کلام

در جاں چوکرد منزل جانانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صد در کشاد دردل از جانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم
پژمردہ چوں گیا ہیم بارانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ما طالب خدائیم بر دینِ مصطفائیم
بردر گہش گدائیم سلطانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اے آب و گل سرودے وے جان و دل درودے
تابشنود طیبہ فغانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
در باغ و بوستانم دیگر مخواہ معینی
باغم بشست قراں بستانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com
Marfat.com

نسب نامہ:

بارہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔

ولادت باسعادت ۵۳۷ھ، وفات ۶۳۲ھ

دمشق میں جہاں دو ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں آپ نے حاضری دی اور روحانی استفادہ کیا کیونکہ انبیاء کرام روحانی توجہات اور حل المشکلات کا محور ہیں جسے شرک و بدعت قرار دینا سلف صالحین کے علم و عقائد کے بالکل منافی ہے۔ آپ نے حضرت نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ (المتوفی ۶۱۸ھ) سے ملاقات کی اور اڑھائی ماہ ان کی خدمت میں رہے۔

آپ نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۲۹۷ھ) کی جامع مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے بیعت کی جن کی دعا یہ تھی:

''الٰہی میں تجھ سے تجھے چاہتا ہوں'' غائبانہ آواز آئی تیری دعا کو میں نے قبول کیا جس پر مطمئن ہو جا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضری پر زیارتِ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے اور آپ کو یہ حکم صادر ہوا:

''معین الدین! تم ہندوستان میں جا کر کفر و شرک کی بیخ و بن کو وہاں سے اکھیڑ کر اسلام کو فروغ دو''۔

Marfat.com
Marfat.com

بغداد میں تشریف آوری پر سیدنا غوث الاعظم قدس سرہٗ کا انتقال ہو چکا تھا حضور کے صاحبزادگان قدس اسرارہم کے علاوہ حضرت شیخ شہاب الدّین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ المتوفی (۶۲۲ھ) سے ملاقات کی۔ ایرانی علاقہ عبور کر کے خیبر کے راستے ہندوستان تشریف لائے۔ اسلام کی نورانیت پھیلائی اور کفر کی تاریکی کو ختم کیا۔ پشاور سے اجمیر شریف تک سفر کے دوران داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور آپ کے پاؤں کی طرف چالیس روز تک عبادت کر کے اکتسابِ فیض کیا۔

پریچنگ آف اسلام کا مصنف عیسائی مورّخ ڈاکٹر تھامس آرنلڈ آپ کی روحانی خدمات کا معترف ہے اور لکھتا ہے کہ

آپ حکمِ پیغمبر خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعمیل میں تشریف لائے اور اجمیر میں سکونت اختیار کی اور اسلام کو سرزمینِ ہند میں پھیلایا۔

دہلی میں پرتھوی راج (رائے پتھورا) کی حکومت تھی جس کو شہاب الدّین غوری نے شکست دی اور حکومت اپنے غلام قطب الدّین ایبک علیہ الرحمۃ (المتوفی ۶۰۲ھ) جن کا مزار انارکلی لاہور میں ہے، کے حوالے کی۔

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا   یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی

ہر کہ گوید اولیاء را مردہٗ   علم و عقل نیست دل افسردہٗ

Marfat.com
Marfat.com

توسّل واستمداد کو شرک وبدعت قرار دینے والے برٹش حکّام کے بہی خواہ محمد اسماعیل دہلوی کے مرشد سید احمد بریلوی بزرگانِ چشت کے نیاز مند!

طالب کو سب سے پہلے یہ چاہیے کہ باوضو ہو کر دوزانو بطورِ نماز بیٹھے اور فاتحہ اکابر کے نام پر اس طریقہ سے شروع کرے یعنی حضرت خواجہ معین الدّین سنجری اور حضرت خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی جیسے بزرگوں کے نام کا سہرا ہے اور رب العزت کی بارگاہ میں ان بزرگوں کا وسیلہ ظاہر کرے اور عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگے پھر ذکر دوضربی شروع کرے۔

(صراطِ مستقیم فارسی، ص ۱۱۱، مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی)

اسرارِ محبت را ہر دل نہ بود قابل	دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

خواجگانِ چشت اہلِ بہشت

علامہ فضل حق خیرآبادی: المتوفی ۱۲۶۷ھ، بابا فرید الدّین مسعود: المتوفی ۶۸۱ھ، حضرت خواجہ نور محمد مہاروی: المتوفی ۱۲۰۵ھ، سلطان شمس الدّین التمش: المتوفی ۶۳۴ھ، حضرت خواجہ سلمان تونسوی: المتوفی ۱۲۶۷ھ، حضرت نظام الدّین: المتوفی ۷۲۵ھ، حضرت خواجہ نصیر الدّین چراغ دہلوی: المتوفی ۷۵۷ھ، حضرت علاؤالدّین علی احمد صابر کلیری: المتوفی ۷۷۰ھ، حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی: المتوفی ۹۴۰ھ، خواجہ غلام فرید: المتوفی ۱۳۱۹ھ،

Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدّین سیالوی: المتوفی ۱۳۰۰ھ شامل ہیں۔

تبلیغِ اسلام سے مشتعل ہو کر رائے پتھورا نے حضرت خواجہ غریب نواز کی گرفتاری کے لیے چند گماشتے اجمیر شریف بھیجے جس پر آپ نے فرمایا:

"رائے پتھورا را بدست شہاب الدّین غوری زندہ گرفتار کردیم ودادیم بہ لشکرِ اسلام

آپ کے فرمان کے عین مطابق پرتھوی راج شہاب الدّین غوری کے ہاتھوں شکست کھا کر گرفتار ہوا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود، گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ غریب نواز کی حضرت بابا فرید الدّین شکر گنج پر عنایات

حضرت قطب الدّین بختیار کاکی کی وساطت سے جب بابا فرید الدّین علیہ الرحمۃ نے دست بوسی کی تو حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا:

''بابا بختیار! تو نے تو بہت بڑے شہباز کو اپنے جلو میں لے رکھا ہے کہ جس کا سدرۃ المنتہیٰ کے مقام کے سوا کہیں اور جگہ پر ٹھکانا ہی نہیں۔ فرید ایک شمع ہے جو خانوادۂ چشت کو روشن کرے گا۔

حضرت خواجہ معین الدّین چشتی علیہ الرحمۃ کے وعظ سے نوّے لاکھ ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے اس لیے آپ کو وارث النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فی الہند کہتے ہیں۔

عیسائیوں نے حضور ﷺ کی روحانی سطوت وسلطنت کے بارے میں اپنے تاثرات یوں بیان کیے:

''کہ ہم نے ہندوستان میں ایک قبر کو شہنشاہی کرتے دیکھا۔''

یارسول اللہ شفاعت از تو می دارم امید
باوجود صد ہزاراں جُرم در روزِ حساب
یارسول اللہ بحالِ عاصیاں کن یک نظر
تاشود زاں یک نظر کارِ فقیراں ساختہ

Marfat.com
Marfat.com

ملفوظاتِ طیبات

الصلوٰۃ معراج المومنین

عبد و خالق کا باہمی ارتباط و استوار قربِ خداوندی کے ساتھ اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا احساس جاگزیں ہو، پانچوں وقت کی نماز اگر درویش باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ ربُّ العزۃ اس کے ایمان اور قبر میں جان کی حفاظت فرمائیں گے اور حشر میں اس کا شمار مقربین میں سے ہوگا۔

گر شپرۂ آفتاب رانخواہد رونق آفتاب ہر گز نکاہد

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۰۳۴) نے خواجہ غریب نواز کے مزارِ اقدس پر حاضری دی، رخصت کے وقت منتظمین حضرات نے خواجہ غریب نواز کے مرقدِ انور کا غلاف مبارک اتار کر تبرکاً پیش کیا۔ آپ نے قبول فرماتے ہوئے آنکھوں پر لگا کر فرمایا: ''اس سے زیادہ میرے لیے کیا سعادت ہو سکتی ہے برائے کرم میرے کفن کے لیے رکھ دینا۔

(مکتوبات جلد دوم مکتوب نمبر ۱۱)

حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ العزیز المتوفی (۲۹۷ھ) نے کتاب فوائد الصلوٰۃ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اذان دینے کے سبب مؤذن جنت میں جائیں گے پھر اذان کا جواب دینے والے بھی اس گروہ

Marfat.com
Marfat.com

میں شامل ہوں گے۔"

جو شخص قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہو یا کسی وظیفے میں مشغول ہو اس دوران کوئی حاجت مند آ جائے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے اس حاجت مند کی حاجت پوری کرے پھر تلاوت و ذکر میں مشغول ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید تھا۔ اس نے اپنے لڑکے کی شادی پر حضور کو دعوت دی جب آپ تشریف لے گئے تو اس وقت کی رقاصائیں کچھ اشعار پڑھ رہی تھیں حضور پر جو نظر پڑی تو ان کی کایا پلٹ گئی یا حضور نے ان کی کایا پلٹ دی انہوں نے حضور کو دیکھ کر یہ گایا:

''ما وشما از یک گلستان قدرت حق را بہ بین تو گل شدی ما خار ہا''

اسی پر ان کی قسمت سنور گئی اور وہ حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئیں۔

اس طرح کا ایک واقعہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والی سرکار قدس سرۂ العزیز کا ہے۔ نواب بہاولپور ان کا مرید تھا ایک دفعہ سرکاری کارندوں نے محفل رقص و سرود کا اہتمام کیا لیکن پیر و مرشد (خواجہ صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) ایک روز قبل وہاں تشریف لے گئے اس طرح سرکاری درباری کارندوں کو محفل منعقد کرنے میں دشواری پیش آئی اور انہوں نے رقاصاؤں سے کہا کہ پیر و مرشد کی موجودگی میں یہ محفل منعقد نہیں ہو سکتی تم واپس چلی جاؤ، رقاصاؤں نے اصرار کیا کہ انہیں پیر و مرشد کی زیارت کرادی جائے۔ کارندوں نے یہ محسوس کیا کہ اس طرح ان کا راز فاش ہو جائے گا کہ یہ رقاصائیں یہاں کیا کہنے آئی ہیں؟ باہر صحن میں یہ تکرار جاری تھا کہ اندر سے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ان کو آنے دو اور مجھے دیکھ لینے دو ان رقاصاؤ

Marfat.com
Marfat.com

نے فی البدیہ حافظ شیرازی کا یہ شعر پڑھا:

در کوئے نیک نامی مارا گذر نداند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضارا

(حافظ شیرازی

اتنے میں ان رقاصاؤں کی دلی کیفیت بدل گئی اور وہ اپنے پیشہ سے تائب ہو کر کوئے نیک نامی میں داخل ہو گئیں۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کا مظاہرہ ہوا۔(روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 13-10-2003

التمش کی وفات (1266ء) تک نظامِ حکومت سخت ابتری کا شکار رہا اس 30 سالہ دورِ ابتری میں سیاست دانوں اور علماء نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر سیاست میں حصہ لیا لیکن بابا فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی راہ سے نہ ہٹے جو انہوں نے منتخب کی تھی اور وہ لوگوں کو بھی حکومت سے دور رہنے کی تلقین کرتے۔

سلطان غیاث الدین بلبن حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہت عقیدت مند تھا لیکن اس کی بے حد عقیدت بھی بابا جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے رویے کو بال برابر بھی بدل نہ سکی۔ ایک مصیبت زدہ شخص نے بابا جی سرکار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلبن کے نام ایک سفارشی خط لکھنے کی فرمائش کی اس

Marfat.com
Marfat.com

اصرار پر اور اس کا دل توڑنا گوارا نہ کیا آپ نے بلبن کے نام عربی زبان میں ایک نہایت مختصر خط لکھا جو تین فقروں پر مشتمل تھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

''میں نے اس آدمی کا معاملہ پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اب اس کے حکم سے تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ کچھ دے دو گے تو دینے والا وہی ہے لیکن اجر تمہیں مل جائے گا نہ دو گے تو روکنے والا وہی ہے اور تم صرف معذور ہو گے۔''

روایت ہے کہ جب یہ خط بلبن کو ملا تو وہ بھرے دربار میں باادب کھڑا ہو گیا دونوں ہاتھوں سے خط وصول کیا۔ پڑھا چوما آنکھوں سے لگایا اور دل پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ خط تاج پر رکھا اور سرِ دربار رقص کرنے لگا یاد رہے بات اس بلبن کی ہو رہی ہے جس کے دربار میں بڑے بڑے جرنیل وزیر امیر ہاتھ باندھے اور سر جھکائے گھنٹوں باادب کھڑے رہتے کسی کو مسکرانے تک کی ہمت نہ ہوتی اور خود بلبن کو کسی نے دربار میں ہنستے نہ دیکھا۔

بِئسَ الفَقِیرُ علیٰ الباب الامیر

خیرُ الامیرِ علیٰ البابِ الفقیر

کی ایک جھلک اس واقعہ میں پائی جاتی ہے، ذرا غور فرمائیں اسی طرح کا ایک اور واقعہ:

جہانگیر کے دور حکومت میں لاہور کا گورنر جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقید تمند تھا غلط شکایت کی بنا پر معطل کر دیا گیا تھا وہ جناب مجدد

Marfat.com
Marfat.com

علیہ الرحمہ کی خدمت میں سفارش کے لیئے آیا آپ نے ایک خط جہانگیر کولک
جس پر جہانگیر نے لکھا کہ جناب آپ نے اس گورنر کو بحال کرنے کا حک
سرہند شریف میں جاری کردیا ہوتا میرے پاس بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡم وَبِحَمۡدِہٖ
اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہ تَعَالٰی رَبِّی مِنۡ کُلِ ذَنۡبٍ وَاتُوبُ اِلَیۡہ

Marfat.com
Marfat.com

پاک پتن شریف کے بہشتی دروازہ پر اعتراضات کا جواب

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ہر سال پاک پتن شریف میں حضرت بابا فرید الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر حاضر ہوتے تھے۔ قصور اور ریاست بہاولپور کے غیر مقلد علماء متواتر کئی سال وہاں پہنچ کر آپ سے سوال کرتے رہے کہ کیا آپ عالم ہو کر اس بات کو درست مانتے ہیں کہ جو شخص بابا صاحب کے روضہ کے بہشتی دروازے سے گزر جائے وہ جنت کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ حضرت جواب میں ہر سال نیا استدلال پیش فرماتے۔

مولوی غلام قادر چکو کہ تحصیل منچن آباد نے یہی سوال کیا تو فرمایا کیا یہ حدیث صحیح نہیں کہ مومن کی قبر "روضۃٌ مِنْ ریاضِ الجَنّۃ" ہوتی ہے اس نے کہا صحیح ہے فرمایا تو جب لفظ جنت کا اطلاق مومن کی قبر پر صحیح ٹھہرا تو اس کے دروازے کو بہشتی دروازہ کہنے پر کیا اعتراض ہے؟ مولوی صاحب نے کہا اس لفظ کا جواز تو درست ہوا مگر یہ فرمایئے کہ حضرت بابا صاحب کے مقبرہ کے اس دروازے میں کیا خصوصیّت ہے کہ اسے بہشتی دروازہ کہا جائے؟

آپ نے فرمایا: حضرت سلطان المشائخ نظام الدّین اولیاء محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ میں نے بچشمِ سر عالمِ ظاہر میں حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بجسمِ اطہر بمعہ چار یار کبار ۶-۷ محرم کی

Marfat.com
Marfat.com

درمیانی رات کو اس دروازہ سے گزر کر مقبرہ کے اندر تشریف لے جاتے دیکھا ہے اور حضور کا یہ ارشاد سنا ہے کہ "مَنْ دَخَلَ هٰذَا بَابَ فَقَدْ اٰمِنَ" جو اس دروازے میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا اور مامون ہوا مشائخ عظام کا اس پر اتفاق ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ زائرین فرید فرید کیوں پکارتے ہیں، اللہ اللہ کیوں نہیں کہتے؟ حضرت نے فرمایا کہ عرس کے موقع پر زائرین کا پورا نعرہ یہ ہوتا ہے۔

اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید

وہ لفظ فرید کو مکرر سہ کرر کہہ دیتے ہیں اور اس چیز کے جواز میں قرآن مجید کی ایک آیت موجود ہے۔ مولوی صاحب نے چونک کر کہا وہ کون سی آیت ہے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ

"پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو کفر نہ کرو۔"

(پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

اور فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ حضرت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخری دم تک اللہ کا ذکر کیا اب اللہ اپنی مخلوق کی زبان سے اپنے پیارے بندے فرید کا ذکر کر رہا ہے آج سات سو سال سے اَذْكُرْ کا وعدہ پورا کر رہا ہے اور

Marfat.com
Marfat.com

قیامت تک انشاءاللہ یونہی ہوتا رہے گا کہ ہر سال ہزارہا مخلوق یہاں جمع ہو کر فرید فرید کے نعرے لگاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اور یہ اس کے ذکر کرنے کی ایک صورت ہے۔

قصور کے ایک مولوی صاحب سے بھی قبلۂ عالم نے یہی فرمایا تھا کہ میں تو یہاں (یعنی پاکپتن شریف میں) "فَاذْکُرُونِی اَذْکُرْکُم" کا نقشہ دیکھنے آتا ہوں ایک اور موقعہ پر آپ نے اس حدیث پاک سے استدلال فرمایا جس میں ارشاد ہے کہ مجمع ذاکرین پر ملائکہ رحمت کا نزول ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی کسی دنیوی غرض کے لیے اس مجمع میں شامل ہو گیا ہو اسے ثواب اور مغفرت میں شامل کر لیا جائے کیونکہ لایشقیٰ جلیسھم (ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا شقی (بدبخت) نہیں ہوتا) اس موضوع پر رسالہ عجالہ بردوسالہ میں آپ کے نظریہ کو حضرت مولانا محمد غازی علیہ الرحمۃ نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔"

(مہر منیر ص ۴۳۰-۴۳۱)

Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ نظام الدّین محبوبِ الٰہی

حضرت امیر خسرو و حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم

حضرت خواجہ نظام الدّین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت بابا فرید مسعود الدین گنج شکر کے مریدِ خاص ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار دہلی میں ہے حضرت امیر خسرو آپ کے چہیتے مرید تھے۔ مرشدِ پاک کی اجازت سے گاہے گاہے پانی پت میں حضرت بوعلی شاہ قلندر کو سلام کرنے آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ملاقات کے بعد واپس دہلی گئے تو مرشد پاک نے دیکھا کہ چہرے پر قدرے غمگینی کے آثار ہیں استفسار پر عرض کیا کہ جناب بوعلی شاہ قلندر نے فرمایا ہے کہ وہ خواجہ نظام الدّین محبوبِ الٰہی کو حضور پرنور شافع یوم النشور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں نہیں دیکھتے اس پر خواجہ نظام الدّین نے فرمایا کہ اگلی مرتبہ جب آپ کی ان سے ملاقات ہو ان سے عرض کرنا کہ وہ آپ کو حضور رحمتہ اللعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں پہنچا دیں۔ آپ فکر مند نہ ہوں تم مجھے وہاں موجود پاؤ گے۔ چنانچہ حضرت امیر خسرو نے اگلی ملاقات میں ایسے ہی فرمائش کردی جناب بوعلی شاہ قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ وہ اپنے پاؤں ان کے پاؤں پر رکھیں اور چھاتی ملا کر بغلگیر ہو جائیں چنانچہ بوعلی شاہ قلندر نے امیر خسرو کو دربار سرکارِ دو عالم صلّی اللہ

Marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلّم میں پہنچا دیا چونکہ حضرت امیر خسرو پہلی دفعہ اس دربار میں حاضر ہوئے تھے قدرے اجنبیت محسوس کی اس پر سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: خسرو کسے ڈھونڈتے ہو؟ عرض کیا: حضور مجھے اپنے خواجہ مرشدِ پاک نظام الدّین محبوب الٰہی سے ملنا ہے۔ اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ وہ بالائی منزل میں تشریف رکھتے ہیں چنانچہ آپ نے وہاں ان سے ملاقات کی جس پر حضرت بوعلی قلندر کو بھی تعجب ہوا کہ وہ آج تک اس مقام سے ناواقف رہے۔

مورے مسکین ہوس داشت کہ بہ کعبہ رسم
بر پائے کبوتر نشست و در کعبہ رسید

دربار سے واپسی پر اگلی صبح آپ نے مندرجہ ذیل اشعار رقم فرمائے۔

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود شب جائیکہ من بودم
پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش بر آواز او درناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میرِ مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمعِ محفل بود شب جائے کہ من بودم

منکرینِ شانِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رفعتِ مقامِ اولیاء

Marfat.com
Marfat.com

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عبرت حاصل کریں۔

حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خادم کو ایک مرتبہ بازار میں سودا سلف خریدنے کے دوران عمال سرکار نے ''ہٹو بچو'' کرتے ہوئے ڈنڈے مارے جس پر آپ کے خادم نے آکر شکایت کی جناب قلندر کو طیش آگیا آپ نے ایک رقعہ بادشاہ وقت علاؤالدین خلجی کو دہلی بھیجا اس واقعہ کو حضرت علامہ محمد اقبال نے یوں منظوم کیا ہے۔

باز گیراین عاملِ بد گوہرے ورنہ بخشم ملکِ تو با دیگرے

نامۂ آں بندہ حق دستگاہ لرزہ ہا انداخت در اندام شاہ

پیکرش سرمایۂ آلام گشت زرد مثل آفتاب شام گشت

بہر عامل حلقہ زنجیر جست از قلندر عفو ایں تقصیر جست

خسرو شیریں زبان رنگین بیاں نغمہ ہائش از ضمیر کن فکاں

(کلیات اقبال فارسی ص۲۶)

ایک مرتبہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے قرب و جوار میں لنگر شریف کے لیے سامان رسد غلّہ وغیرہ کے لیے سات اونٹ لدے ہوئے لا رہے تھے حضور خواجہ نظام الدین الٰہی کو قوالی سنا کر قوال گھر سے باہر آ رہے تھے اس روز گھر میں کوئی چیز قوالوں کو دینے کے لیے نہ تھی چنانچہ آپ نے اپنے نعلین مبارک قوالوں کو دیدیئے۔ قوال گومگو کی حالت میں تھے کہ امیر خسرو سے ملاقات ہوگئی آپ نے دریافت کیا آج کیا انعام ملا انہوں نے

Marfat.com
Marfat.com

قدرے تاسف اور غمگینی کی حالت میں بتایا کہ "یہ نعلین" آپ نے فرمایا مجھ سے سودا کرلو۔ یہ سات اونٹوں کا سامان لے لو اور یہ نعلین مجھے دے دو۔ اولاً تو قوالوں نے مذاق سمجھا لیکن امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت سنجیدہ تھے چنانچہ یہ سودا طے پا گیا اور اونٹوں کا سامان قوالوں کو دے کر نعلینِ مبارک حاصل کر کے امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں ایک طشت میں رکھا اور سر پر اٹھا کر حضرت محبوبِ الٰہی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ حضور میں نے ایک بہت اچھا سودا کیا ہے اور عرض گزار ہوئے۔

جمادے چند دادم جاں خریدم بحمد اللہ بے حد ارزاں خریدم

حضور خواجہ نظام الدین چشتی بے حد خوش ہوئے۔ کیوں نہ ہوتے مرید کی عقیدت کتنی بلند پایہ تھی۔ نشانِ قدمِ پیر سے وابستگی کا کتنا اعلیٰ اظہار تھا۔

ایک مرتبہ امیر خسرو کا کسی گاؤں سے گزر ہو رہا تھا۔ وہاں بیٹھی چار عورتیں: ایک کچھ پکانے میں، دوسری چرخہ چلانے میں، تیسری ایک کتے کے ساتھ دل بہلانے میں اور چوتھی ڈھول بجانے میں مصروف تھی انہوں نے فرمائش کی ہمارے چاروں کے حسب حال کوئی شعر سنا دیں چنانچہ آپ نے فی البدیہہ یہ فرمایا:

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا چلا آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

چونکہ ان چار عورتوں نے ازراہِ مذاق آپ کو شعر کہنے پر مجبور کیا اور انہیں کوئی عقیدت نہ تھی لہٰذا سب نامراد رہیں اگر عقیدت ہوتی تو آپ کے لبوں

Marfat.com
Marfat.com

سے گلہائے نوید و مسرت کا اظہار ہوتا اور دعائیہ جملے سن کر دین و دنیا کی سعادت میسر آتی۔ لہو و لعب میں مصروف لوگ عام طور پر اسی طرح بدنصیب ہوتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں منع فرمایا ہے۔

حضرت خواجہ محبوبِ الٰہی سے ناراضگی پر بادشاہ محمد تغلق نے آپ کو دہلی چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ بادشاہ دولت آباد سے واپس شاہدرہ کے مقام پر قیام پذیر تھا کہ آپ کو دہلی بدری کا حکم دیا گیا تو آپ نے فرمایا: "ہنوز دلی دور است" چنانچہ بادشاہ شاہدرہ میں ہی اسی رات چھت کے گرنے سے فوت ہو گیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود، گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
کور چشم کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

کاش سوادِ اعظم اہل سنّت و جماعت کے اکابرین کے علاوہ بقیہ 72 فرقہ کے لوگ اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے اولیاء عظام کی عظمت اور خدمتِ اسلام کو مان کر ان کے دامن سے وابستگی اختیار کر کے اپنی عاقبت سنوار لیں وگرنہ ان کے لیے یہی وعید ہے کہ جو سوادِ اعظم سے کٹا وہ سیدھا جہنم رسید ہوا۔ سوادِ اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس کے عقائد اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں۔ (میزان شریف کبریٰ ص ۵۸، جلد اول)

میری امت کے تہتر (۷۳) گروہ ہو جائیں گے وہ ایک کے سوا سب

Marfat.com
Marfat.com

کے سب دوزخی ہوں گے اور وہ ایک گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔
(تمہید شریف ابوشکور سالمی ص ۴۳)

حضرت خواجہ نظام الدّین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ بادشاہوں کے دور دیکھے ایک وقت آپ کو پرائیویٹ رہائش گاہ سے مسجد کے حجرہ میں منتقل ہونا پڑا۔ وقت گزرنے کے بعد آپ سے عرض کیا گیا کہ پرانی رہائش گاہ پر تشریف لے چلیں بادشاہِ وقت تو فوت ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا:

سجدہ اینجاہ سر اینجاہ نماز اینجاہ
بندگی اینجاہ نہ پیچم سر ازیں درگاہ

سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

Marfat.com
Marfat.com

حضرت بو علی شاہ قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہر پانی پت کا ایک ایمان افروز واقعہ

ایک نہایت ہی حسین وجمیل پاکدامن ولیہ کا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس پاکباز عورت کو پتہ چلا تو اس نے اپنے خاوند کو دوسری شادی نہ کرنے کے لیے کہا مگر وہ مصر رہا اس پر اس پاکباز عورت نے قاضی شہر کی عدالت میں نالش کی درخواست کردی کہ اس کے خاوند کو دوسری شادی کرنے سے منع کیا جائے اور اس نے موقف یہ اختیار کیا کہ اس جیسی حسین و جمیل و پاکباز عورت کی موجودگی میں اس کے خاوند کو دوسری شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور مزید کہا کہ اگر اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ شریعت کے ایک حکم کی خلاف ورزی ہوگی تو اپنا نقاب اتار کر دکھاتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتنے حسن و جمال سے نوازا ہے؟

اس کا یہ کہنا تھا کہ کچہری کے احاطہ میں ایک مجذوب "اللہ اللہ" کا نعرہ لگاتا ہوا ہوا میں اڑنے لگا۔ اس پر سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور کچہری کا روزمرّہ کا کام ٹھپ ہو گیا۔ اگلے روز قاضی شہر نے اس مجذوب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ اس نے کل عدالت کے Routine کے کام کو درہم برہم کر دیا اور انصاف کے لیے آئے لوگوں کا ایک دن ضائع کر دیا۔ مجذوب نے عرض کیا:

Marfat.com
Marfat.com

جناب جو میں دیکھ رہا تھا اور سن رہا تھا اگر آپ میری جگہ ہوتے تو شاید یہی کچھ کرتے جو میں نے کیا۔ قاضی نے پوچھا: کیا ماجرا تھا؟ مجذوب نے جواباً عرض کیا: ہاتفِ غیبی سے یہ صدا آرہی تھی کہ "اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہو کہ یہ مجھے دیکھ کر ختم ہو جائیں گے تو میں بھی بے نقاب ہو کر ظاہر کرتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مستجمع جمیع صفاتِ کمالیہ کے ہوتے ہوئے دوسرے خدا کے پوجنے کی کیا ضرورت ہے؟

Marfat.com
Marfat.com

شہادت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

امام نسائی کی وفات کے پسِ منظر کے پیشِ نظر یہ امر واضح کہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے والہانہ محبت کا ثبوت محض اُن کی شان میں آنے والی روایات کو جمع کرنے سے ہی نہیں بلکہ ان کے حضور میں نذرانہ زندگی پیش کر کے دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کی موت شہادت کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد حیات سرمدی میں تبدیل ہو گئی۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

فَتوفّیٰ بِمکۃَ مقتولاً شہیداً

حضرت امام نسائی کی ولادت ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں اور شہادت متفق علیہ ۳۰۳ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہیں پر اللہ تعالیٰ کے شعائر صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔

آپ کی کتاب امیر المؤمنین، امام المتقین، مشکل کشا، شیرِ خدا، اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر احادیث و آثار کا ایسا بیش بہاء خزانہ ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی یوں تو یہ کتاب سیدنا شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب میں وارد

Marfat.com
Marfat.com

ہونے والی احادیث کا ایک مختصر حصہ ہے مگر اپنی ثقاہت وصحت کے اعتبار سے اس کی افادیت واہمیت آپ کی شان میں لکھی جانے والی بڑی بڑی کتابوں سے کہیں زیادہ ہے اس لیے کہ اس کتاب کی تصنیف وتسوید ایک ایسے شخص نے کی ہے جو نہ صرف بلند پایہ محدّث اور امام المحدّثین ہے بلکہ اپنے ہم عصر آئمہ فنِ حدیث کا اُستاذ و امام بھی ہے اور خانوادۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا جان نثار عاشق اور علم بردارِ صداقت بھی یہاں تک کہ اس کتاب کی تصنیف وتبلیغ نے اُس کی دنیوی زندگی چھین کر حیاتِ اُخروی اور سرمدی کا مالک بنادیا۔

اس کتاب کے مصنف ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب المعروف امام نسائی ہیں اور یہ وُہی امام نسائی ہیں جن کی کتاب سُننِ نسائی شریف کتبِ حدیث صحَاحِ سِتّہ میں سے ایک ہے۔

امام نسائی کی جلالتِ علمی اور فنِ حدیث پر عبور کامل اور اُن کی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے چند آئمہ حدیث کے ریمارکس پیش کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حافظ الحدیث مامون مصری کہتے ہیں کہ ہم ابوعبدالرحمٰن النسائی کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے بہت سے بزرگانِ دین جمع ہو گئے اور حفّاظ حدیث میں سے عبدالرحمٰن بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لیے

Marfat.com
Marfat.com

کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے سب کا اتفاق ابو عبدالرحمٰن نسائی پر ہو گیا اور سب نے اُنہیں کا انتخاب تحریر کردیا۔

شیخ محقق شاہِ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان امام نسائی کے تعارف کا آغاز اس طرح کرتے ہیں۔

یکے از حفّاظِ حدیث و عالم و مشارٌ الیہ و مقدّس و عمدہ و قدوہ بود بیّن اصحاب الحدیث و جرح و تعدیل وے معتبرین العلماء و اول کتابے نوشتہ کہ آں را سُنن کبیر نسائی گویند و آں کتابے است جلیل الشان کہ مثل آں نوشتہ نشدہ در جمع طرقِ حدیث و بیانِ مخرجِ آں

یعنی آپ محدّثین کرام میں حفاظِ حدیث کی جماعت میں بلند پایہ حافظِ حدیث مشہور عالم افضل وعمدہ اور مقتدائے زمانہ تھے علمائے حدیث آپ کی تعدیل و جرح کو معتبر مانتے ہیں آپ کی پہلی تصنیف کو "سننِ کبیر نسائی" کہتے ہیں یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے کہ جمع طرقِ حدیث اور بیانِ مخرج میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی صاحب تصانیف اور اپنے زمانہ کے مقتداو پیشوا تھے آپ مصر میں سکونت پذیر تھے اور ان کی تصنیفات اُن کے علاقہ میں مشہور ومعروف تھیں اور بے شمار لوگ اُن سے افادہ استفادہ حدیث کرتے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

صاحب مستدرک ابوعبداللہ حاکم فرماتے ہیں۔

۱۔ ابوعبدالرحمٰن نسائی کی فقہ و حدیث کے بارے میں گفتگو بیان کرنے سے کہیں بڑھ کر ہے جو شخص بھی اُن کی کتاب سُنن میں غور کرے گا حیران رہ جائے گا۔

۲۔ اہلِ اسلام کے درمیان چار اشخاص کو حفّاظ حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن میں پہلا نام ابوعبدالرحمٰن نسائی علیہ الرحمۃ کا ہے۔

مشہور محدِث امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

علمِ حدیث اور جرح و تعدیل کے لحاظ سے ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ہر شخص پر مقدم تھے۔

امام نسائی کے ہم عصر مشہور محدِث ابوالحسین بن مظفر فرماتے ہیں:

مصر میں ہمارے تمام مشائخ امام نسائی کے تقدم اور اُن کی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔ مشہور محدث حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام نسائی نقدِ رجال میں انتہائی محتاط معتمد اور اپنے تمام معاصرین پر مقدم تھے فنِ رجال میں ماہرین کی ایک جماعت نے امام نسائی کو امام مسلم بن حجاج پر بھی ترجیح دی ہے اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو فنِ اسماء رجال اور دیگر علومِ حدیث میں امام الآئمہ ابوبکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی افضل گردانا ہے۔

مشہور ماہرِ رجال علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

امام نسائی حدیث، عللِ حدیث اور اسمائے رجال کے علوم میں مسلم

Marfat.com
Marfat.com

ترمذی اور ابوداؤد سے بھی زیادہ ماہر ہیں اور اس میدان میں وہ ابوزرعہ اور بخاری سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں۔

اس کتاب کے مصنف کی نادرِ روزگار شخصیت اور اُن کی علمی وجاحت کے مختصر تعارف کے بعد اب اُن سطور کی وضاحت کی جاتی ہے جن میں اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ کتاب الخصائص عشق رسول اور محبتِ رسول آلِ رسول کی وہ تفسیر ہے جس کی تسوید و تبلیغ نے مصنف کی ظاہری حیات چھین کر شہادت کا درجہ عطا کیا اور حیات جاودانی کا مالک بنا دیا۔

ثقہ محدثین اور مصنف کے اپنے بیان کے مطابق یہ کتاب بعض ناگزیر حالات میں اُس وقت تصنیف کی گئی جب وہ اپنے مسکن مصر سے دمشق تشریف لائے اور ناگزیر اور ناگفتہ بہ حالات یہ تھے کہ اُس زمانہ میں بنوامیہ کی حکومتوں کے مسلسل زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے اہالیانِ دمشق کی اکثریت ناصبیت کا شکار ہو چکی تھی اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام گھرانے والوں کو بالعموم اور جنابِ شیرِ خدا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بالخصوص کھلے بندوں نشانہ سب وشتم بناتے اور خاندانِ بنوامیہ کے جائز و ناجائز فضائل ومناقب بیان کرتے۔

اِن شدید ترین حالات نے امام نسائی جیسے واقفِ حدیث و علومِ حدیث اور صاحب بصیرت شخص کو دہلا کے رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے معیارِ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اُن تمام احادیث و آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا جو

Marfat.com
Marfat.com

مولائے کائنات حیدرِ کرّار اور دیگر اہل بیتِ رسول کے فضائل ومناقب کی صورت میں اُن کے علم میں تھے اوران کی ثقاہت اُن کے علم کے مطابق مسلّم تھی۔

چنانچہ امام نسائی کے ایک شاگرد محمد بن موسیٰ ماموئی ان امور کی نشاندہی اس طرح کرتے ہیں کہ امام نسائی نے فرمایا:

دَخَلْتُ دِمَشْقَ وَالْمُنْحَرِفُ عن عليّ بها كثيرٌ فَصَنَّفْتُ كِتابَ الخِصائصِ رجوت اَن يهديَهم الله

یعنی میں دمشق میں گیا تو وہاں لوگوں کی اکثریت کو دیکھا کہ وہ تاجدارِ ھل اتیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں نے اِس امید پر کتاب الخصائص تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کہ ہدایت نصیب فرمائے۔

شیخ عبدالحق محدیث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام عبداللہ یافعی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے امیر المومنین علی المرتضیٰ اور اہل بیتِ کرام کے فضائل ومناقب میں ''کتاب الخصائص'' تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا کہ آپ نے دیگر صحابہ کرام کے فضائل میں کیوں نہیں لکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس تصنیف کا باعث یہ ہے کہ جب میں دمشق میں آیا تو وہاں کے لوگوں کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف پایا۔ میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہِ ہدایت پر لے آئے اس لیے میں

Marfat.com
Marfat.com

نے یہ کتاب الخصائص تصنیف کی۔

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ امام نسائی کی شہادت کا باعث بھی دمشق کے لوگوں کے سامنے اس کتاب کو پڑھ کر سنانا ہی بنا شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں:

اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقبِ مُرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اُس کی اصلاح ہو جائے ابھی آپ اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟

امام نسائی نے جواب دیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں؟

آپ کے یہ الفاظ سنتے تو لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا اُن کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے تو خادم انہیں اُٹھا کر گھر لے آئے پھر فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو تا کہ میرا انتقال مکہ یا اُس کے راستے میں ہو۔ آپ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہاں صفا مروہ کے درمیان دفن کیے گئے۔

دیگر محدثین اور امام نسائی کے سوانح نگاروں نے بھی تقریباً یہی تمام

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ نقل کیا ہے مگر تذکرۃ المحدثین کے فاضل مصنف علامہ رسول سعیدی علامہ ذہبی کے حوالہ سے امام نسائی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی گفتگو اردو ترجمہ کی صورت میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خصائص کی تصنیف کے بعد امام نسائی نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اِس کو پڑھ کر سنایا، چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اِس لیے اِس کتاب کو سن کر وہ لوگ مشتعل ہو گئے مجمع سے کسی شخص نے کہا ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو؟

آپ نے فرمایا کیا معاویہ کے لیے علی کا مساوی ہونا کافی نہیں ہے جو تم برتری کا سوال کر رہے ہو؟ (تذکرۃ المحدثین از علامہ غلام رسول سعیدی ص ۲۹۹)

حالانکہ امام ذہبی کی عربی عبارت یہ ہے۔

فسالہ ان یحد ثھم بشئ من فضل معاویۃ فقال

مایکفی معاویۃ ان ان یذھب رأس برأسا

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۶۹۹)

اگر ذہبی کی اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے تو "کارِ طفلاں تمام خواہد بود۔" اگر مصنف کا سہو ہے تو ہولناک صورتِ حال ہے۔

اور اگر دانستہ ایسا کیا گیا ہے تو ہم دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں اور اس طرح کہ نسائی شریف کے ایک سنی ترجمہ نگار نے یہی عبارت من وعن نسائی

Marfat.com
Marfat.com

شریف کے مقدمہ میں نقل فرما کر بجائے تذکرۃ المحدثین کے تذکرۃ الحفاظ کا حوالہ نقل کر دیا ہے کاش یہی بزرگ اصل کتاب دیکھ کر ترجمہ درست کر لیتے بہر کیف تحکم ہو یا تساہل یہ امر شیوۂ اہلِ سنت نہیں تذکرۃ الحفاظ مترجم اردو میں اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

کسی نے اُن سے حضرت معاویہ اور ان کے فضائل کے متعلق سوال کیا تو بولے کیا معاویہ کے لیے اتنا کافی نہیں کہ برابر سرابر نجات پا جائیں چہ جائیکہ ان کی فضیلت بیان کی جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ اردو ج ۲ ص ۴۸۷)

امام نسائی جیسے بزرگ اور علومِ حدیث کے ماہر شخص سے یہ امر بعید ہے کہ وہ حضرت علی او امیر معاویہ دونوں کا درجہ مساوی اور برابر بیان کرتے حضرت علی السابقون الاوّلون سے ہیں۔ بدری صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار فضائل ایسے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور میں ہدیۂ منقبت پیش کرتے ہوئے آپ کے ساتھ امیر معاویہ کا موازنہ اس طرح کرتے ہیں۔

کے رسد مولا بمہرِ تابناک کت نجمِ شام

گو بنورِ صحبت اُوہم صبحِ انور آمدہ

Marfat.com
Marfat.com

اولادِ بتول اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قدس سرہ العزیز

آپ اپنی کتاب نور الھدیٰ ص ۲۲۱ پر فرماتے ہیں شیخ اور طالب ہر دو کے لیے فرض عین ہے کہ سادات کی خدمت میں سرنگوں رہیں جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہرگز صاف نہیں ہوتا اور معرفت الٰہی کو نہیں پہنچتا کیونکہ جو سادات کا خادم ہو وہ آخر مخدوم ہو جاتا ہے اور جو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولاد علیؓ اور اولادِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا منکر ہے وہ معرفت سے محروم ہے:

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

حضرت سلطان باہو اپنے بارے خود فرماتے ہیں:

شد اجازت باھو را از مصطفیٰ
خلق راتلقین بکن بہرِ خدا
دستِ بیعت کرد مارا مصطفیٰ
ولد خود خواندہ است مارا مجتبیٰ
خاک پائیم از حسین واز حسن
معرفت گشتہ است برمن انجمن

ترجمہ: باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت ملی کہ خلقت کو خدا کی رضا کے لیے تلقین کر۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com
Marfat.com

اپنے دستِ مبارک سے ہمیں بیعت فرمایا اور محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا ہے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی خاک پا ہوں معرفت میرے لیے محفل بن گئی ہے۔

''عقل بیدار'' میں آپ فرماتے ہیں:

خاک پائیم از حسین و از حسن
ہر یکے اصحاب باما انجمن

ترجمہ: میں حسین و حسن کے پاؤں کی خاک ہوں اور انہیں میں سے ہر ایک بزرگ کے ساتھ میری محفل رہتی ہے۔

اعجوبۂ باہو رضی اللہ عنہ

حضرت سلطان العارفین سیدنا حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ ہر سال ماہ محرم الحرام میں پہلا عشرہ انتہائی عقیدت و احترام سے ذکرِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام فرماتے تھے اور نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول رضی اللہ عنہ کا عرس پاک منایا کرتے تھے جو آج تک جاری و ساری ہے اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ماہِ محرم میں حضرت سلطان باہو کا عرس مبارک ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کے منافی ہے در حقیقت محرم الحرام میں دس روز تک جاری رہنے والا سالانہ عرس حضرت باہو کا نہیں بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا عرس ہوتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اِنَّهٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِکَ (پ۱۲ھود:۴۶)

اے نوح علیہ السلام وہ تیرے گھروالوں میں سے نہیں۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں عمل غیر صالح سے مراد بدعقیدگی بھی ہے کہ یہ دل کا عمل ہے اور کفار کی صحبت بھی، اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص شیعہ، وہابی یا مرزائی ہو جائے وہ سید نہیں۔ اگرچہ حضرت علیؓ کی اولاد سے ہو کیونکہ سید ہونے کے لیے ایمان ضروری ہے دیکھو کافر بیٹا مومن باپ کی میراث نہیں پاتا۔ قرابت نسبی اگرچہ دینی قرابت سے قوی ہے لیکن بغیر قرابت دینی کے نسبی قرابت بے کار ہے۔

دورِ حاضر کے جملہ اہلسنت کے امام ومجدد سیدنا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا محدِث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور ﷺ

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

Marfat.com
Marfat.com

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی تحقیقِ انیق

وہ امام احمد رضا قدس سرہ جن کی زندگی حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ہر نسبت سے متعلق امر کے بے ادب و گستاخ سے لڑتے گزری جن کا قلم کبھی نہ بہکا وہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ:

''جو عقیدہ کفریہ رکھے نہ اسے سید کہنا جائز اور نہ وہ سید صحیح النسب ہے۔''

بالجملہ ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عید صراحۃً اجامد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی غالی وہابی شدید، سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح. ''نہ اسے سید کہنا جائز۔''

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

لا تقولو اللمنا فق سید فانہ ان یکن سید افقد استخطتم ربکم عزوجل (رواہ ابوداؤد والنسائی صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب و

Marfat.com
Marfat.com

عزوجل کا غضب ہو۔"

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

اذا قال رجل للمنافق یا سیّدُ فقد اغضب ربّه عزّ و جلّ.

جو کسی منافق کو اے سید کہے اُس نے اپنے رب عزّ وجلّ کا غضب اپنے اوپر لیا۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی و خواجہ شاہ رکنِ عالم

دو مختصر واقعات

حضرت خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مرید تھے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بھی خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مرید تھے اس طرح یہ آپس میں پیر بھائی ہیں یہ بھی روایت ہے کہ خواجہ شہاب الدین سہروردی نے وصیت کی تھی کہ ان کا نماز جنازہ باہر سے آنیوالی شخصیت پڑھائیں گی۔ جو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ رات کو اپنے حجرہ میں انتہائی زار و قطار رویا کرتے تھے۔ آپ کے چہیتے پوتے حضرت شاہ رکنِ عالم جو مادرزاد ولی تھے پانچ چھ برس کے تھے۔ دادا جان کو پریشان حال دیکھ کر ایک دن ان کو ساتھ لے کر شہر میں ایک بھٹیاری (دانے بھوننے والی) کے پاس لے گئے وہاں قطار میں بے شمار لوگ کھڑے تھے راستہ ہی میں حضرت شاہ رکن عالم نے بھی دانے بازار سے خرید لئے اور اپنی قمیض کی جھولی میں ڈالے ہوئے بھٹیاری کی QUE لائن توڑتے ہوئے فوراً اپنے دانے بھٹی میں ڈال دیے جس پر بھٹیاری جو کہ خود ولیہ کے منصب پر فائز تھی فوراً اپنی کڈنی (جلی ہوئی چھڑی جس سے وہ درختوں کے پتوں کا ایندھن بھٹی کے نیچے کرتی تھی) کو شاہ رکن عالم کی

Marfat.com
Marfat.com

طرف لہرا کر کہا'' تیرا ایک پاؤں جبرائیل نے ڈوڈا (Disable) کیا اور دوسرا میں کرتی ہوں وہاں بھی جلدی کرتا تھا اور یہاں بھی جلدی کرتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ روزِ الست پہلی صف میں انبیاء کرام تھے اور دوسرے صف میں اولیا عظام تھے۔ حضرت شاہ رکنِ عالم نے ناکام کوشش کی کہ پہلی صف میں کھڑے ہو جائیں جبرائیل امین نے پاؤں پر ضرب لگا کر صفِ دوم میں کر دیا۔ چنانچہ ان کے پاؤں پر ضربِ جبرائیل کی وجہ سے پیدائش طور پر نقص تھا۔ اماں جی بھٹیاری بھی ولیہ تھیں اور خواجہ رکنِ عالم کے برابر کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی ولی را ولی می شناسد (ایک ولی دوسرے ولی کو پہنچانتا ہے)۔

اس طرح حضرت خواجہ بہاؤالدّین ذکریا کو یقین دلایا کہ ان کا پوتا مادر زاد ولی ہے اور بابا جی سے درخواست کی کہ خوفِ خدا سے اتنا زیادہ نہ رویا کریں وہ غفور الرّحیم ہے اولیاء کرام کے لیے ہر طرح خیر ہی خیر ہے۔

— ایک دفعہ ایک عورت جس کی اولاد نہ تھی حضرت بابا جی کے پاس آئی کہ دعا کریں آپ نے فرمایا میں نے لوحِ محفوظ دیکھی ہے تمہارے اولاد نہیں لکھی، عورت مایوس واپس لوٹی۔ راستے میں حضرت شاہ رکنِ عالم ملے اور اس کا حال پوچھا تو اس عورت نے کہا بابا جی نے دعا کی حامی نہیں بھری حضرت شاہ رکنِ عالم نے فرمایا میں تمہیں ایک ترکیب بتاتا ہوں ایک دفعہ پھر بابا جی کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو اگر قسمت میں اولاد ہوتی تو

Marfat.com
Marfat.com

ضرور مل جاتی آپ کے پاس آنے کا کیا فائدہ ہوا؟

آپ دعا فرمادیں باباجی نے دعا فرمادی اور وہ عورت صاحبہ اولاد بن گئی۔ حضرت باباجی نے پوتے کو کہا ایسا نہ کیا کرو۔

دعائے مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

یہ دونوں روایات میں نے اپنے مرشدِ پاک پیر سید ارشاد حسین شاہ نوری چورہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنی یقیناً مستند ہیں اس لئے میں نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں لکھا۔

یاد رہے کہ حضرت بہاؤ الدّین ذکریا ملتانی اور حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ دونوں خواجہ شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مریدانِ خاص ہیں۔ جنہوں نے شمع اسلام کی روشنی پھیلانے میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور ہزار ہا نہیں بلکہ لاکھوں کفار کو دائرہ اسلام میں داخل کیا اور دوزخ سے موڑ کر جنت کی طرف راہ دکھائی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری رہنمائی فرمائے اور دینِ اسلام میں استقامت کے ذریعے امت مسلمہ کی بخشش فرمائے۔

مرشد کے حکم کے مطابق حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے تدفین کے وقت یہ اشعار نہایت سوز وگداز سے پڑھے:

Marfat.com
Marfat.com

اے تنِ سیمیں تو سوئے صحرا می روی
عجب بے مہری کہ بے مامی روی

دیدۂ و دل سعدی ہمراہِ تست
تا نہ پنداری کہ تنہا می روی

اے کہ تماشہ گاہ عالمِ روئے تو
تو کجا بہر تماشا می روی

Marfat.com
Marfat.com

فضائل سیّدنا حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

ایک شخص نے جس کے چہرہ پر کوئی ایک بال بھی مونچھوں اور داڑھی کا نہ اُگا تھا از راہِ تمسخر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا میرے منہ پر داڑھی نہ ہونے کا بھی قرآن پاک میں ذکر ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں! اور وہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''بنجر اور کلّر والی زمین جس پر کچھ نہیں اگتا جبکہ زرخیز زمین پر نبات کی روئیدگی سے باغ و بہاراں کی کیفیت ہوتی ہے۔''

یہ سن کر وہ اپنا منہ لٹکا کر چلتا بنا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

مذکورہ فضائل کے برعکس ابنِ تیمیہ کا عقیدہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زائد غلط فتوے دیئے۔'' ''استغفر اللہ'' ''معاذ اللہ''

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰۰، مطبوعہ مصر)

یہ ہے امام الوھابیۃِ والدّیابنۃِ

معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہ دے کوئی اُلّو کو رات کا شہباز

Marfat.com
Marfat.com

علامہ اقبال اور اکبر آلہ آبادی

حضرت اکبر الہ آبادی حضرت ڈاکٹر محمد اقبال رحمہا اللہ تعالیٰ علیہا کے ہم عصر ہی نہیں ان کے قریبی دوست تھے ہر سال آموں کا تحفہ آلہ آباد یوپی انڈیا سے لاہور بھیجا کرتے تھے حضرت ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ اس طرح شکریہ ادا کرتے:

یہ تیرا اعجازِ مسیحائی ہے اے اکبر
لنگڑا آلہ آباد سے چلا لاہور تک پہنچا!

لنگڑا آم کی ایک قسم ہے جیسے سندھڑی، دوسہری، چونسہ، سہارنی، انور رٹول وغیرہ۔

حضرت اکبر الہ آبادی بھی ایک ولی کامل تھے۔ کچھ عرصہ بطورِ سول جج حکومت برطانیہ کے ملازم رہے ایک دن عدالت کے کام سے فراغت کے بعد ساتھ والے کمرے میں ایک انگریز جج کے کمرے میں بیٹھے تھے ان دنوں (پینڈولیم) والی وال کلاکس آویزاں ہوتی تھیں۔ گھڑی کی گھنٹے کی سوئی تین کے ہندسہ پر تھی اور اس نے تین مرتبہ ٹن ٹن ٹن بجانا تھا حکمتِ ایزدی گھڑی نے صرف ایک مرتبہ ٹن بجایا اور رک گئی اس پر حضرت اکبر الہ آبادی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا:

تھی تین پر سوئی مری ہیبت سے بجا ایک
تثلیت کے قائل نے مجھ سے کہا خدا ایک

Marfat.com
Marfat.com

عرضِ حال مصنّف بحضورِ رحمۃ للعالمین

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی
اے زمین از بارگاہت ارجمند آسماں از بوسۂ بامت بلند
شش جہت روشن زتاب روئے تو ترک وتاجیک وعرب ہندوئے تو
از تو بالا پایۂ ایں کائنات فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات
در جہاں شمعِ حیات افروختی بندگاں را خواجگی آموختی
اے بصیری را ردا بخشندہ بربطِ سلما مرا بخشندہ
ذوقِ حق دہ ایں خطا اندیش را اینکہ نشناسد متاعِ خویش را
گردلم آئینۂ بے جوہر است ور بحرفم غیرِ قرآں مضمر است
اے فروغت صبحِ، عصار و دہور چشمِ تو بینندۂ ما فی الصدور
پردۂ ناموسِ فکرم چاک کن ایں خیابان را زِ خارم پاک کن
خشک گرداں بادہ در انگورِ من زہر ریز اندر مئے کافورِ من
روزِ محشر خوار و رسوا کن مرا بے نصیب از بوسۂ پا کن مرا
گر دُرِ اسرارِ قرآں سفتہ ام با مسلماناں اگر حق گفتہ ام
اے کہ از احسانِ تو ناکس کس است یک دعایت مزدِ گفتارم بس است
عرض کن پیشِ خدائے عزّ وجل عشقِ من گردو ہم آغوشِ عمل

Marfat.com
Marfat.com

دولتِ جان حزیں بخشندہ بہرہ از عملِ دین بخشندہ
در عمل پایندہ تر گرداں مرا آپ نیسانم گوہر گرداں مرا
شرم از اظہار او آید مرا شفقت تو جرأت افزاید مرا
ہست شانِ رحمتت گیتی نواز آرزو دارم کہ میرم در حجاز
فرخا شہرے کہ تو بودی در آں اے خنک خاکے کہ آسودی در آں
کوکبم را دیدہ بیدا بخش مرقدے در سایہ دیوار بخش
تا بیاساید دل بیتاب من بستگی پیدا کند سیماب من
بافلک گویم کہ آرامم نگر دیدہ آغازم انجامم نگر
ایں ہم از لطف بے پایان تست فکر ما پروردہ احسان تست

(کلیاتِ اقبال فارسی ص۱۶۹ تا ۱۷۰)

Marfat.com
Marfat.com

مقامِ اقبال اور کلامِ اقبال کی جھلک

علامہ اقبال نے ''در حضور رسالت مآب ﷺ'' کے عنوان سے نظم گزاری جس کی برکت سے جان لیوا مرض سے نجات مل گئی

۱۹۲۰ء کے ابتدائی ایام میں شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے نام ایک گمنام خط آیا جس میں تحریر تھا کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے دربار میں تمہاری ایک خاص جگہ ہے جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ اگر تم فلاں وظیفہ پڑھ لیا کرو تو تم کو بھی اس کا علم ہو جائے گا خط میں وظیفہ لکھا تھا علامہ اقبال نے یہ سوچ کر کہ راقم نے اپنا نام نہیں لکھا توجہ نہ دی، خط ضائع ہو گیا خط کے تین چار ماہ بعد کشمیر سے ۳۵/۳۰ سال کا ایک پیر زادہ علاّمہ اقبال سے ملنے آیا، علاّمہ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا۔ علاّمہ نے یہ سوچ کر کہ یہ شخص شائد مصیبت زدہ اور پریشان حال ہے کسی ضرورت سے میرے پاس آیا ہے۔ پیار سے شفقت آمیز لہجے میں حال احوال پوچھا اس نے کہا:

میرے اس بے اختیار رونے کی وجہ خوشی ہے نہ کوئی غم۔ اس نے بتایا میں سری نگر کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ ایک روز عالمِ کشف میں میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا دربار دیکھا۔ نماز کے لیے صف کھڑی ہوئی تو نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے دریافت فرمایا کہ محمد اقبال آیا یا نہیں، معلوم ہوا: نہیں آیا۔ ایک بزرگ کو بلانے کے

Marfat.com
Marfat.com

لیے بھیجا۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان آدمی داڑھی منڈھی ہوئی، گورا رنگ ان بزرگ کے ساتھ نمازیوں کی صف میں داخل ہو کر نبی طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آج سے پہلے نہ تو میں نے آپ کی شکل دیکھی تھی نہ نام و پتہ جانتا تھا۔ کشمیر میں ایک بزرگ مولانا نجم الدّین صاحب سے یہ ماجرا بیان کیا انہوں نے آپ کی بہت تعریف کی اگرچہ انہوں نے بھی آپ کو نہ دیکھا تھا مگر وہ آپ کو آپ کی تحریروں سے پہچانتے تھے۔ آپ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا، آپ سے ملاقات کے لیے کشمیر سے لاہور تک کا سفر کیا ہے۔ آپ کی صورت دیکھتے ہی میری آنکھیں اشک بار ہوگئیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے کشف کی عالم بیداری میں تصدیق ہوگئی۔ عالمِ کشف میں جو شکل دیکھی تھی آپ کی شکل وصورت کے عین مطابق ہے۔

اب ڈاکٹر اقبال کو وہ گمنام خط یاد آیا بے چین ہو گئے پوری واردات کی تفصیل والد بزرگوار کو لکھی اور یہ بھی کہ پیرزادے صاحب بھی کہتے تھے کہ میں نے آپ کے بارے میں جو کچھ دیکھا ہے وہ والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے یا تو کوئی علاج اور تدبیر بتائیں یا خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرہ کو کھول دے کیونکہ پیرزادہ صاحب کا کشف اگر درست ہے تو میرے لیے یہ بے خبری اور لاعلمی سخت تکلیف دہ ہے۔

❁❁❁

Marfat.com
Marfat.com

علامہ اقبال ایک دفعہ سخت بیمار ہوئے۔ ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ھ کی رات کو بھوپال (بھارت) خواب میں سرسید احمد خاں نے مشورہ دیا کہ اپنی بیماری کی فریاد محسن انسانیت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حضور پیش کروں۔ اقبال نے صاحب قصیدہ بردہ کی پیروی میں حضور رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے عنوان سے ایک نظم گزاری جس کی برکت سے جان لیوا مرض سے نجات حاصل ہوگئی۔ عشقِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اتنی والہانہ کیفیت اختیار کر گیا تھا کہ جہاں اسمِ گرامی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم زبان پر آیا آنکھوں سے اشکوں کی ندیاں رواں ہوگئیں۔ اقبال اللہ تعالیٰ کے حضور عرض پرداز ہیں کہ اگر روزِ حشر نامۂ اعمال کا حساب ناگزیر ہی ہے تو پھر میرے مولیٰ اسے چشم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے پوشیدہ رکھنا

گر حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

حوالہ جات

(مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق، از علامہ اقبال ۱۹۳۶ء ص ۱۴ تا ۱۷، سیرت النبی بعد از وصال النبی جلد اول ص ۳۳۳ تا ۳۳۵ خواب نمبر ۲۸۳ روزگارِ فقیر جلد دوم ص ۱۷۲ تا ۱۷۳)

صد افسوس ہے کہ اکثر لوگ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقام سے ابھی تک واقف نہیں حتیٰ کہ **So called** دانشوروں اور قلم کاران بھی مقامِ اقبال اور فکرِ اقبال سے نابلد ہیں اور عبدالدرھم اور

Marfat.com
Marfat.com

عبدالدینار بنے ہوئے ہیں۔ جہاں سے زرد لفافے ملیں انہیں کے حق میں ناحق اور سراسر جھوٹ پر مبنی مضامین لکھ کر قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔ ایک چھوٹی مثال حالیہ الیکشن کے دوران صرف پانچ دن کے دوران T.V اشتہارات پر ML(Q) نے 17 کروڑ روپے So called آزاد میڈیا کی نذر کئے تاکہ ''اتنا جھوٹ بولو کہ سچ نظر آنے لگے'' کے مصداق عامۃ الناس کو اپنے لیے ووٹ ڈالنے کے لیے راغب کیا جائے۔ ایک غریب ملک اور اس کے غریب عوام پر بالواسطہ ٹیکسوں کے محاصل کتنی بیدردی سے خرچ کرتے ہیں صدر پاکستان نے انگلستان کے ایک ہوٹل میں ایک رات کا 17 ہزار پونڈ (بیس لاکھ روپے) ادا کیے اپنی کتاب کی اشاعت کے لیے امریکہ کے دورہ پر پاکستان کے نایاب زرمبادلہ سے 22 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ الامان والحفیظ

کتنے ظالم ہیں کہ ظلمت کو ضیاء کہتے ہیں
کتنے بے درد ہیں کہ صرصر کو صبا کہتے ہیں

کل اک شوریدہ خواب گاہ نبی پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں
یہ زائرانِ حریمِ مغرب لاکھ رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں
یہ مرشدانِ خود بیں خدا تیری قوم کو بچائے

Marfat.com
Marfat.com

بگاڑ کر تیرے مسلموں کو اپنی عزت بنا رہے ہیں
سنے گا اقبال کون ان کو انجمن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانے میں آپ ہمیں پرانی باتیں سنا رہے ہیں

یہ نقشہ آج سے ایک صدی پہلے کا ہے اب تو آوے کا آوا ہی بگڑ چکا ہے۔

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطاب کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشاء کا ساتھ ہو

حضرت جناب محمد علی جناح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسلم لیگیوں کے باہمی خلفشار اور رقابتوں سے تنگ آ کر دوبارہ انگلستان واپس چلے گئے اور وہاں پر باقاعدہ پریکٹس کر کے آرام و عزت کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ حضرت ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس تشریف لانے کے لیے خط لکھا۔

''آج ہندوستان میں آپ ہی وہ واحد مسلمان ہیں جس کی ذات سے مسلمان قوم اس طوفان بلا میں صحیح اور محفوظ رہنمائی کی توقع رکھ سکتی ہے۔''

ایک مرتبہ میاں افتخار الدین کانگرسی لیڈر کی وساطت سے پنڈت جواہر لال نہرو حضرت ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے آئے اور انہوں نے کچھ دبی زبان سے قائداعظم کے طرزِ عمل پر اعتراض کیا۔ حضرت ڈاکٹر اقبال مرحوم نے پنڈت جی کو مخاطب کر کے انگریزی میں فرمایا:

"Jinnah is the only man who can deliver goods on behalf of the Muslims of India and I am a soldier.

Marfat.com
Marfat.com

وصیت نامہ اقبال بنام جاوید اقبال

اگر جاوید کبھی اس دنیا میں امیر بن جائے تو اسے مولانا رومی کا یہ شعر یاد رکھنا چاہئے۔

مال را گر بہرِ دیں باشی حصول   نِعمَ مال صالح گوید رسول

(مثنوی رومی)

اس جگہ جاوید کے نام علامہ کی وصیت کا کچھ حصہ نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

دینی معاملے صرف اسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے عقائد میں بعض جزوی مسائل کے سواء جو ارکان دین میں سے نہیں ہیں، سلف صالحین کا پیرو ہوں اور یہی راہ بعد کامل تحقیق کے محفوظ معلوم ہوتی ہے۔ جاوید کو بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ وہ اسی راہ پر گامزن رہے اور اس بدقسمت ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی غلامی نے جو دینی عقائد کے نئے فرقے مختص کر لیے ہیں ان سے احتراز کرے۔

بعض فرقوں کی طرف لوگ محض اس واسطے مائل ہو جاتے ہیں کہ ان فرقوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے دنیوی فائدہ ہے، میرے خیال میں بڑا بدبخت ہے وہ انسان جو صحیح دینی عقائد کو مادی منافع کی خاطر قربان کر دے۔

غرض یہ ہے کہ طریقہ حضرات اہل سنت محفوظ ہے اور اسی پر گامزن رہنا چاہئے اور آئمہ اہل بیت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھنی چاہیے۔

(رحیم بخش شاہین، پروفیسر: اوراق گم گشتہ (لاہور) ص ۲۶۷،۶۸)

(محمد منشا تابش قصوری، مولانا: دعوت فکر (طبع لاہور) ص ۸)

Marfat.com
Marfat.com

خطبہ آلہ آباد میں مفکرِ پاکستان حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ کا ایک فقرہ

''مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ کم از کم ہندوستان کے شمال مغرب میں سلطنتِ برطانیہ کے اندر یا اس کے باہر حکومت خود اختیاری اور شمال مغربی متحدہ مسلم ریاست آخر کار مسلمانوں کا مقدر ہے۔''

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے
جینا وہ کیا جو ہو نفسِ غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسہ بھی چھوڑ دے

''میں سیدھی سادی دیانتدارانہ زندگی بسر کرتا ہوں میرا دل اور میری زبان ایک دوسرے کے ساتھ کلیتاً ہمنوا ہیں لوگ ریاء کاری کا احترام کرتے ہیں اور اس کی تعریف بھی حاصل ہوتی ہے تو میں اسے پسند کروں گا کہ میں ایسی حالت میں مر جاؤں جبکہ مجھے جاننے والا اور میرا ماتم کرنے والا کوئی بھی نہ ہو۔''

اگر میری روح کے عمیق ترین خیالات کبھی پبلک پر ظاہر ہو جائیں، اگر وہ باتیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہیں کبھی سامنے آجائیں تو مجھے یقین ہے کہ دنیا میرے انتقال کے بعد ایک نہ ایک دن بالضرور میری عزت کرے گی۔ میری کوتاہیوں کو بھلا دے گی اور آنسوؤں کی شکل میں خراج تحسین ادا کرے گی۔

Marfat.com
Marfat.com

زندگی موت کی شروعات ہیں اور موت زندگی کی

میں عالمِ بالا میں چلا گیا تھا حالتِ استغراق کے بعد ہوش کرنے پر عطیہ بیگم کو جواباً کہا:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہ ہر دستے نہ باید داد دست

اقبال فرماتے ہیں:

ہمچناں آں راز دانِ جز وکل گردِ پایش سُرمۂ چشمِ رُسُل

حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جز وکل کو جاننے والے ہیں اور آپ کے قدموں کی مبارک خاک رسولوں کی آنکھوں کا سرمہ ہے۔

گفت بامت زدنیائے شما دوست دارم طاعت وطیب ونسا

آپ نے اپنی امت سے فرمایا کہ تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں نماز خوشبو اور بیوی۔

گر ترا ذوقِ معانی رہنما است نکتہ پوشیدہ در حرف شما است

اے مسلمان اگر تو معانی کا ذوق رکھتا ہے تو دیکھ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارشاد میں لفظ شما (تمہاری) میں ایک ایمان افروز نکتہ موجود ہے۔

یعنی آں شمعِ شبستانِ وجود بود در دنیا و از دنیا نہ بود

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو اس کائنات میں اس دنیا میں

Marfat.com
Marfat.com

رہتے ضرور ہیں لیکن آپ دنیا میں سے نہیں ہیں۔ یہ نکتہ غور سے بار بار پڑھیں ایمان افروزی کا لطف حاصل کریں۔

جلوۂ او قدسیاں را سینہ سوز بود اندر آب و گلِ آدم ہنوز

آپ کے جلوہ زیبا نے فرشتوں کے سینہ میں عشق بھر دیا آپ اس وقت بھی موجود تھے جب حضرت آدم علیہ السّلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے اشارہ ہے مشہور حدیث

کنتُ نبیاً و آدمُ بَینَ الماءِ والطّین کی طرف

من ندانم مرزبوم او کجا است ایں قدر دانم کہ باما آشنا است

میں نہیں جانتا کہ آپ کا اصل وطن کون سا ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ ہمیں پہچانتے ہیں۔

ایں عناصر را جہانِ ما شمرد خویش را مہمانِ ما شمرد

آپ نے اس دنیا کو ہمارا جہاں شمار فرمایا اور خود کو ہمارا مہمان، ہمارے لیے یہ بڑا شرف ہے۔

وکیف تدعوا الی الدّنیا ضرورۃ من لولاہُ لم تخرج الدّنیا من العدم

(قصیدہ بردہ شریف)

اس ذاتِ اقدس کو اگر وہ نہ ہو تو دنیا بھی نہ ہوتی۔ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی تخلیق کے بہت عرصہ بعد کائنات آپ کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنائی اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہر چیز کو پیدا ہوتے ملاحظہ

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا لہٰذا کائنات کی کوئی چیز آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دیگر نہ لوں شانِ خداوندی
ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی
گزر اوقات کرلیتا ہے کوہ و بیابان میں
کہ شاہین کے لیے ذلت ہے کار آشیاں بندی
یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی
زیارت گاہ اہل عزم و ہمت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا راز الوندی!
مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

(کلیات اقبال اردو ص ۳۰۶)

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآں در زبان پہلوی

اسی طرح

گر بحرفم غیرِ قرآن مضمر است روزِ محشر خوار و رسوا کن مرا

دونوں ایک ہی نکتہ کی عکاسی کرتے ہیں جمیل الدین عالی پاکستان کے

Marfat.com
Marfat.com

چوٹی کے دانشور ہیں اور قیامِ پاکستان سے قبل بھی ان کی پاکستان کے لیے خدمات ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا کہ جس طرح مثنوی مولانا روم فارسی ادب کا شاہکار ہے، اسی طرح حضرت علامہ محمد اقبال مرحوم کے کلام کا دنیا کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور آپ بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ افسوس کہ پاکستانی دانشوران سے استفادہ کرنے سے ابھی تک قاصر ہیں اور پیسہ کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب!
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب!
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

Marfat.com
Marfat.com

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین
ہست حُبِّ رحمۃ للعالمین (ﷺ)

(اقبال)

اسلام:

اسلام زمان و مکان کی قیود سے مبرا اللہ تعالیٰ کی عبودیت میں رہتے ہوئے اتباعِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زیور سے آراستہ ہو کر مخلوقِ خداوندِ کریم کی قولی و فعلی طور پر بھلائی اور جہدِ مسلسل کا نام ہے۔

نیکی کیا ہے:

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ

ا) اللہ تعالیٰ پر یوم آخرت پر، پیغمبر فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب پر ایمان لاؤ۔

ب) اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا مال، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرو۔

ج) نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور امانت داری اپناؤ۔ (از قرآن الحکیم)

Marfat.com
Marfat.com

نیک اعمال، دعاؤں کی قبولیت اور ایمانی استقامت کے لیے

ہمیشہ سچ بولیے، ہمیشہ رزقِ حلال کے لیے کوشاں رہیے، ہمیشہ غیبت اور لغویات سے اجتناب کیجئے اور اولیاء اللہ اور صالح حضرات کی صحبت اختیار کیجئے تاکہ خوف خداوندِ کریم اور دنیا سے بے رغبتی کی دولت نصیب ہو۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ ﷺ است
آبروئے مازِ نامِ مصطفیٰ ﷺ است
ہر کہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ سامانِ اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

Marfat.com
Marfat.com

کلیاتِ اقبال (فارسی)

شکوہ ہا از گردشِ تقدیر کرد　　کار خود را محکم از تدبیر کرد

ص۷۲:

زندگی از دہر و دہر از زندگی است
''لا تسبّوا الدھر'' فرمانِ نبی ﷺ است

ص۷۴:

عبد را ایام زنجیر است و بس　　بر لبِ او حرفِ تقدیر است و بس
ہمتِ حُر با قضا گردد مشیر　　حادثات از دست او صورت پذیر
رفتہ و آئندہ در موجودِ او　　دیر ہا آسودہ اندر زُودِ اُو
عالم از ما صاحبِ تکبیر شد　　از گلِ ما کعبہ ہا تعمیر شد

ص۷۵:

از مقدر شکوہ ہا داریم ما　　نرخ تو بالاوَ نا داریم ما
از تہی دستاں رُخِ زیبا مپوش　　عشقِ سلمان، بلال ارزاں فروش

ص۵۰۴:

فروغِ خاکیاں از نوریاں افزوں شد روزے
زمین از کوکبِ تقدیرِ ما گردوں شود روزے

Marfat.com
Marfat.com

ص۵۳۸:

نہاں تقدیر ہا در پردۂ من　　　قیامت ہا بغل پروردۂ من

ص۵۵۶:

چنیں فرمودۂ سلطانِ بدر است
کہ ایماں درمیان جبر و قدر است

ص۶۲۴:

بندہ چوں از زندگی گیرد برأت
ہم خدا آں بندہ را گوید صلوٰت
ہر کہ از تقدیرِ خویش آگاہ نیست
خاکِ او باسوزِ جاں ہمراہ نیست

ص۶۸۵:

زندگانی تا کجا بے ذوقِ سیر　　　تا کجا تقدیر تو در دست غیر

ص۶۹۵:

سائل و محروم تقدیر حق است　　　حاکم و محکوم تقدیر حق است
جز خدا کس خالق تقدیر نیست　　　چارہ تقدیر از تدبیر نیست!

ص۶۹۶:

شبنمی؟ افتد گی تقدیرِ تست　　　قلزمی؟ پایندگی تقدیرِ تست!

Marfat.com
Marfat.com

ص۱۰۷:

معنی تقدیر کم فہمیدۂ نے خودی را نے خدا را دیدۂ

ص۱۵۷:

خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است
رحمتہ اللعالمینی انتہاء است

ص۱۶۷:

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو
آں کہ از خاکش بروید آرزو
یا زِ نورِ مصطفیٰ اور ا بہا است
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است
از تو پرسم، گرچہ پُرسیدن خطا است
سرِّ آں جو ہرکہ نامش مصطفیٰ است
عبدۂ صورت گر تقدیر ہا
اندر او ویرانہ ہا تعمیر ہا

ص۱۷۷:

عبد دیگر عبدۂ چیزے دگر ما سراپا انتظار او منتظر!

Marfat.com
Marfat.com

اقبال اور قائداعظم علیہما الرحمۃ والرضوان

1936ء کے آخری دنوں میں ایک روز قائداعظم کی امانت و دیانت اور قابلیت کا ذکر ہو رہا تھا اس پر علامہ اقبال نے فرمایا: ''مسٹر جناح کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی خوبی عطا کی ہے جو آج تک ہندوستان کے کسی مسلمان میں مجھے نظر نہیں آئی۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: وہ خوبی کیا ہے تو آپ نے انگریزی میں فرمایا:

He is incorruptible and unpurchaseable.

علامہ اقبال اس حقیقت پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمانوں کی قیادت کا اہل اگر کوئی شخص ہوسکتا ہے تو وہ صرف جناح ہے اس لیے کہ وہ دیانتدار ہیں، انہیں خریدا نہیں جاسکتا وہ مخلص ہے اس سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے ان کے لائحہ عمل سے بھی اختلاف ہوسکتا ہے تاہم ان کی نیت پر شبہ ممکن نہیں۔

قائداعظم نے اپنی ایک تقریر میں دین کا لفظ استعمال کیا علامہ کو جب یہ تقریر پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے قائداعظم کے لفظ ''دین'' استعمال کرنے پر اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com
Marfat.com

جناح کی زبان سے دین کا لفظ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے قائداعظم نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں دہلی میں تقریر کرتے ہوئے صوبوں میں کانگرسی وزارتوں کے طرزِ عمل اور خصوصیت سے ''بندے ماترم'' اور اردو زبان کا ذکر کیا۔ قائداعظم نے اس تقریر میں ''بندے ماترم'' کے مسلم دشمن ترانے کے متعلق فرمایا کہ اس سے شرک کی بو آتی ہے اور یہ مسلمانوں کے خلاف ایک قسم کا نعرۂ جنگ ہے۔ کانگرسی صوبوں میں ہندی ہندوستان کے جبری نفاذ کا ذکر کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا کہ ''میرے خیال میں یہ چیز اسلامی تمدن اور اردو زبان کے لیے پیغامِ مرگ ہے اور ہمارے بچوں کے لیے مہلک ثابت ہوگی۔

ایک مجلس میں جب علامہ اقبال کو قائداعظم کی مندرجہ بالا تقریر پڑھ کر سنائی گئی تو علامہ اقبال نے اس پر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ''دو باتوں سے جی خوش ہوا ایک تو جناح کے کہنے پر کہ ''بندے ماترم'' سے شرک کی بو آتی ہے اور دوسرے اس پر کہ ہندی ہندوستانی تحریک دراصل اردو پر حملہ ہے اور اردو کے پردے میں بالواسطہ اسلامی تہذیب پر۔''

لیکن صد افسوس کانگرسی ملاؤں اور صدر کانگرس آزاد جو مسلمانوں کے رہبر و رہنما ہونے کے دعویدار ہیں ان کو تو ہندو کی کافرانہ تہذیب پسند تھی اور ہندو کا مال کھا کر اس کے گن گاتے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

شیخ ما از برہمن کافر تراست

زانکہ او را سومنات اندر سراست

(اقبال اور قائداعظم از احمد سعید ص 82,3)

ابوالکلام آزاد کانگرسی کے بارے میں اقبال نے فرمایا:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت

ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

Marfat.com
Marfat.com

حضرت ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ اور سیاست

گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کارے شو

کہ از مغز دو صد خر فکرے انسانے نمی آید

ابلیس اپنی شوریٰ کے ممبران کو خطاب کر کے کہتا ہے:

جمہور کے ابلیس ہیں ارباب سیاست   اب نہیں میری ضرورت تہ افلاک

ایک معروف کالم نگار کا تجزیہ:

ہمارے محترم معزز اور عظیم حکمرانوں نے پہلے بھوربن پھر دوبئی اور پھر لندن میں بیٹھ کر (کیا پرتعیش مقامات ہیں) بھوک اور مہنگائی سے بلکتی ہوئی قوم کو انصاف دینے کے لیے جو فیصلے کیے انہیں دیکھنے کے بعد یوں لگتا ہے کہ وہ معاشی بحران کا مقابلہ سیاسی بحران سے کرنے پر متفق ہیں جیسے جیسے معاشی بحران بڑھتا جا رہا ہے وہ سیاسی بحران کو طول دے رہے ہیں ان کے دل میں عوام کے لیے کتنا درد ہے؟

پاکستان وہ پہلا ملک ہے جہاں مخلوط عدلیہ کا تصور پیش کر دیا گیا ہے اور اس پر دونوں بڑی جماعتوں میں اتفاق رائے بھی ہو چکا ہے اور سپریم کورٹ بار کے صدر بھی مستقل اور ایڈہاک ججوں پر مشتمل دونوں فریقوں کی مخلوط عدلیہ کا تصور قبول کر چکے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 13 مئی 2008)

لیڈر کو بڑے رنج ہیں مگر آرام کے ساتھ

کھاتا ہے ڈنر قوم کے غم میں حکام کے ساتھ

(اکبر الہ آبادی)

Marfat.com
Marfat.com

''تقدیر'' کی غلط تاویلات، علم الاقتصادیات وسائنسی علوم سے لاتعلقی:

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مسئلہ تقدیر سمجھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''اندھیرا راستہ ہے نہ پوچھ۔'' اس نے پھر وہی عرض کیا: آپ نے فرمایا کہ ''بحرِ عمیق ہے اس میں غوطہ مارنے کی کوشش نہ کر، اس نے پھر وہی عرض کیا: آپ نے فرمایا یہ خدا کا بھید ہے تجھ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کیوں اس کی تفتیش کرتا ہے؟ اس نے پھر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ بتا: خدا تعالیٰ نے تجھ کو اپنی مرضی کے موافق بنایا ہے یا تیری فرمائش کے مطابق۔ اس نے کہا: خدا نے اپنی مرضی کے موافق بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بس پھر جب وہ چاہے تجھے استعمال کرے تجھے اس میں کیا چارہ ہے؟

ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنا دائیاں بازو اٹھا۔ اس نے اٹھا دیا پھر فرمایا: بایاں بازو اٹھا، اس نے اٹھا دیا۔ پھر فرمایا: دائیاں پاؤں زمین سے اٹھا، اس نے اٹھا دیا۔ پھر فرمایا: اب بایاں پاؤں زمین سے اٹھا، اس نے معذرت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جہاں تک تو اپنی کوشش سے کچھ کر سکتا ہے تو اس کا مکلف ہے جہاں معاملہ تیری ہمت و استطاعت سے باہر ہو جائے تو مکلف نہیں ہے یا تو کسی حد تک مختار ہے اور پھر مجبور ہے۔ تجھ سے مسئولیت تیرے دائرہ اختیار تک ہو گی اس

Marfat.com
Marfat.com

کے بعد تو جوابدہ نہیں، ہر مصیبت کی ایک انتہاء ہوتی ہے جب کبھی مصیبت آتی ہے وہ اپنی انتہاء کو پہنچ کر رہتی ہے۔ عاقل کو چاہئے کہ وہ بھٹکتا نہ پھرے بلکہ حسنِ تدبیر اور صبر و استقلال کا مظاہرہ کرے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے نصیحت کی سب سے بڑی تونگری عقل ہے اور سب سے زیادہ مفلسی حماقت ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک جگہ متعین فوج کو مرضِ طاعون لاحق ہوگیا۔ آپ نے ان کو وہاں سے Shift کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ "تقدیر" سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ ہاں تقدیر سے تقدیر کی طرف بھاگنا چاہتا ہوں۔

Marfat.com
Marfat.com

الرِّبا......ایک وضاحت

رِباء فائدۃ المال (الحرمۃ) Usury

رِبوی مختص بالرّبا Usurious

رَبا زاد To grow, increase augment

رابی To pracitse usury

مندرجہ معانی قاموس العصری بیروت 1980ء
Arabic-English Urdu Exorbitant Interest سے
لیے گئے ہیں۔

سید یعقوب علی شاہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے مودودی سے اپنے سوالنامہ میں پوچھا تھا کہ وہ کسی مستند کتاب کا حوالہ دیں کہ اس وقت کے لوگ تجارت کے لیے قرض لیتے تھے یا نہیں۔ یورپ میں قرض لے کر تجارت کرنا بعد میں رواج میں آیا، اس سے پہلے تجارت نجی سرمایہ یا مضاربت کے ذریعہ ہوتی تھی۔ مودودی کسی کتاب کا حوالہ دینے سے قاصر رہے جس پر مزید عرض کیا:

"قرآن کریم میں جس قدر سخت وعید ربا کے متعلق آئی ہیں شائد کسی اور گناہ کے لیے نہیں آئی۔ اس لیے میرے خیالِ ناقص میں علمائے کرام کو

Marfat.com
Marfat.com

چاہئے کہ اس معاملے میں قیاس سے کام نہ لیں اور جب تک سود کی کسی قسم کے متعلق ان کو یقین نہ ہو جائے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس قسم کا سود عام طور پر لوگوں میں متداول تھا۔ اس کو ربا کی تعریف میں شامل نہ کریں، جناب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا نے تجارتی سود کے رواج کی موجودگی کا قیاس مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر کیا ہے:

۱) مدینہ کے زراعت پیشہ لوگ یہودی سرمایہ داروں سے سود پر قرض لیا کرتے تھے گزارش کروں گا کہ ایسے قرض تجارتی قرض نہ کہلانے چاہئیں۔ اس قسم کے قرض نادار اور حاجتمند لوگ لیا کرتے ہیں زراعت کے لیے، تجارتی قرض زمانہ جدید کی ایجاد ہے جب سے بڑے پیمانے پر زراعت اور اس کے لیے مشینری کا استعمال شروع ہوا زمینداروں کو تجارتی قرض لینے کی ضرورت ہوگی۔ زمانہ قدیم کے زراعت پیشہ لوگوں کے قرض مجبوری کے قرض ہوا کرتے تھے اور ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کی غرض لے لیے جاتے تھے۔

۲) خود یہودیوں میں بھی سودی لین دین ہوتا تھا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے قرض تجارتی کاموں کے لیے ہوتے تھے عرب کے یہود اکثر زراعت پیشہ تھے یا ساہوکار جیسا کہ یورپ میں عرصہ تک ہوتا رہا۔ ممکن ہے عرب کے یہودی ساہوکار بھی غریب اور امیر دونوں قسم کے حاجتمندوں کو

Marfat.com
Marfat.com

ان کی نجی ضروریات کے لیے قرضہ دے کر اپنا کام چلاتے رہے ہوں۔

(۴) قریش کے لوگ جو زیادہ تر تجارت پیشہ تھے باہم سود پر قرض لیتے دیتے تھے تجارت ان دنوں کی سرمایہ یا مضاربت سے ہوتی تھی جو تجارتی کارواں قریش بھیجتے تھے ان میں سب لوگ حصہ لے سکتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دینار اور نصف دینار تک بھی حصہ لیا جا سکتا تھا۔ بظاہر اس طریقے کی تجارت کے لیے روپیہ قرض لینے کی حاجت نہ ہونی چاہیے۔ تجارتی سود یورپ میں بہت بعد پانچویں اور دسویں صدی عیسوی کے درمیان ہی کا وہاں رواج نہ تھا۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے عرب میں تجارتی سود کے رواج کی موجودگی کو ماننے سے پہلے ان کے متعلق تحقیق کر لی جائے۔ عرب اور دیگر مورّخوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانے کے حالات کافی تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ ان میں تجارتی سود کا ذکر نہیں ملتا جبکہ تجارت کا طریقہ کار ہی ایسا تھا کہ اس میں ہر پیسے والا شامل ہو سکتا تھا۔

ابوالکلام آزاد نے سورۃ بقرہ کی آیت ۲۷۶/۲۷۷ کا ترجمہ میں ربٰو سے وہ سود مراد لیا ہے جو کسی حاجتمند سے لیا جائے۔

کیا علمائے کرام اور مفسّرین عظام میں سے کسی اور نے بھی یہ معانی کیے؟ اگر ان معنوں سے اور بزرگانِ دین کو اتفاق ہو تو ایک بہت بڑے اور اہم مسئلے کا حل مل جائے گا۔

الرّبا سے مراد وہی بڑھوتری ہے جو ان دنوں عربوں میں متداول تھی۔

Marfat.com
Marfat.com

اس وقت ذاتی ضروریات کے لیےاور اضطراری قسم کے قرض ہی لیے جاتے تھے ایسے قرض لینے والے لوگوں کو مہاجن اکثر لوٹتے تھے ان کو بچانا ضروری تھا اس لیے ربٰو حرام ہوا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی دفعہ مدیون ان کو مضاربت پر ترجیح دیتا ہے سود پر یہ اعتراض کہ اس سے ایسا طبقہ پیدا ہوتا ہے جو بغیر محنت و مشقت کے آمدنی وصول کرتا ہے تو یہ اعتراض بڑے بڑے زمینداروں اور بلڈنگز کے مالکان پر بھی ہونا چاہئے جو بغیر مشقت عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں، صرف سود لے کر تجارت کرنے والا ہی موردِ عتاب کیوں ہوا، علمائے کرام کو چاہئے کہ مذہب کے تمدنی معاشرتی معاملات میں ضرورت سے زیادہ سختی نہ برتیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کو یاد رکھیں دوسرے حربی ضروریات کے لیے سرمایہ درکار ہوتا ہے اور بوقت جنگ قرض لیے بغیر چارہ نہیں۔

قرض پر جبر نوعیت کی زیادتی کو عرب میں ربٰو کہا جاتا تھا قرآن میں اسی کو حرام کیا گیا ہے۔

جناب کا نظریہ احتیاط زہد پر مبنی ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ احتیاط کہیں دنیوی نقصان کے علاوہ اخروی نقصان کا باعث بھی نہ ہو۔ آج کل کی دنیا میں بغیر تجارتی سود کے گزارہ نہیں جو قوم اس سے پرہیز کرتی ہے وہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں معاشی لحاظ سے پست اور کمزور رہ جاتی ہے اور ایسی کمزوری کا اثر قوم کی آزادی پر پڑسکتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

قوموں کی ترقی کی رفتار میں مسابقت کے لیے جن قوموں کی مجموعی قومی بچت ان کی مجموعی قومی پیداوار میں بلند سطح پر ہو وہ اہم منصوبوں کی تکمیل کر کے اقتصادی نمو کی شرح میں اضافہ کر لیتے ہیں جو قوم کی مجموعی خوشحالی کا موجب ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دست بدست لین دین کی صورت میں ایک ہی جنس کی اشیاء کے درمیان تفاضل کو حرام قرار دیا ہے۔

فقہاء نے ربوٰ کی دو بنیادی اقسام قرار دی ہیں۔

i) ربا النسیہ:

اصل پر زیادتی جو مہلت یا تاخیر کے عوض شرطِ معاملہ کے طور پر کی جائے۔

ii) ربا الفضل:

بیع کے معاملے میں اصل پر زیادتی ہے جو ایک ہی جنس کے بغیر کسی مہلت یا تاخیر کے دست بدست تبادلے کی صورت میں کی جائے۔

کسی مال کو نقد کے مقابلے میں ادھار اضافی قیمت کے ساتھ فروخت کرنا شرعاً جائز ہے کیونکہ یہ بیع ہے قرض جبکہ ربوا محض قرض پر شرط اضافہ سے محقق ہوتا ہے۔

ربوا سے مراد وہ قرض ہے جس میں مہلت کے ساتھ مقروض کے ذمے زرِ اصل سے زیادتی کی شرط عائد کی گئی ہو۔ (اعلاء السنن ۳۹۵)

Marfat.com
Marfat.com

امام ابنِ ھمام نے اس مسئلے پر فقہائے احناف کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے: اگر کسی چیز کی قیمت نقد کے حساب سے ھزار روپے ہوں اور ادھار کے حساب سے دو ہزار تو ہرگز یہ سود تصور نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر،۵:۲۱۸)

سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت میں یہ بھی لکھا ہے کہ زیادہ منافع تو مال کو ادھار بیچنے سے ہوتا ہے دراصل یہ بھی Money Lending Indirectly کے زمرہ میں آتا ہے رقم کو ایک عرصہ مقید رکھا جاتا ہے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس خرمائے برنی لائے۔ حضور نے پوچھا: کہاں سے لائے؟ عرض کیا کہ ہمارے پاس خراب ''تمر رڈی'' ہلکی قسم کی خرما تھے ہم نے ان کو دو صاع کے بدلے ایک صاع خرید لیا آپ نے فرمایا:

اوّہ عینَ الرِّبَا عینَ الرِبَا لَا تَفعَلُ

اُف خالص ربا ہے خالص ایسا نہ کیا کہ اگر انہیں خریدنا چاہو تو کسی اور چیز سے نہ بیچ کر اس شے کے بدلے میں خرید لیا کر۔ (متفق علیہ)

دست بدست لین دین ایک ہی جنس میں تفاضُل کو ربا قرار دیا گیا ہے۔ استحصال کہنا نہایت مناسب ہوگا۔

مودودی سے یہ بھی استفسار کیا گیا کہ منفعت بخش (Productive) قرض کا بھی ان دنوں عربوں میں رواج تھا کہ نہیں یقیناً اس وقت مشترکہ

Marfat.com
Marfat.com

منصوبوں کا Concept تخیل موجود نہ تھا۔ ایک جگہ یہ بھی سوال کیا گیا کہ اِثْمُهَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهَا میں رہتے تھے اثم کا ترجمہ نقصان لکھا ہے۔

لغت کی کتابوں میں مجھے اثم کا ترجمہ نقصان نہیں ملا آپ برائے مہربانی مستند حوالہ عنایت فرمائیں۔

قاموس العصری میں اثم کا معنی Sin Crime ہے۔ فَلَكُمْ رُؤُسُ اموالكم لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْن. راس المال واپس کریں تا کہ کسی فریق پر ظلم نہ ہو۔ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا. بیع حلال اور ربوا حرام قرار دیا گیا ہے۔

نص قطعی سے ربا النسیہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے ربا الفضل (ایک ہی جنس کے باہمی تبادلہ سے منع کیا گیا) اب حرمت ربا کی دوسری آیت میں سے ایک یہ ہے:

لَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً. الربا دوگنا اور چار گنا مت کھاؤ۔

اضعافًا دوگنا Duplication

مضاعفۃً چار گنا Quadruplication

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھجور کے کاشتکاروں کو قرض ربا دیا کرتے تھے اور شرائط ایک سال کے بعد دوگنی رقم واپس کرے گا اور اگر وہ دوسرے سال رقم نہ واپس کر سکا تو اگلے سال چار گنی رقم واپس کرے گا۔ غور

Marfat.com
Marfat.com

طلب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو فیصد ربوٰ منع فرمایا نصِ قطعی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ہی جنس کے دست بدست لین دین میں سو فیصد اضافہ سے منع فرمایا۔ (صاع بصاعین) گویا کہ ربا النسیہ اور ربا بالفضل دونوں میں شرح اضافہ سو فیصد ہے چنانچہ خطبہ حجۃ الوداع میں بھی ربا الجاہلیۃ (ربا الجاہلیۃ کے آگے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تمام سود معاف کیا جاتا ہے) موضوع فرمایا گیا جو ربا کی تفصیل ہے یعنی جاہلی دور میں رائج کرنا بشرح سو فیصد۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان اضعافاً مضاعفۃً اس ضمن میں بہت اہم ہے۔ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد "ربا الجاہلیۃ موضوع" جو شرح سو فیصد سے تھا۔ یہ خطبہ حجۃ الوداع میں حرمت مطلق نہیں بلکہ سو فیصد سے مشروط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ ربوٰ جس کے معنی Usury میں ہیں وارد ہوا ہے بلکہ اسے ربا الجاہلیۃ اور سیدنا حضرت عباس کا ربوا جو حاجتمند کاشتکاروں کو دیا جاتا تھا موضوع قرار دے کر معاف کر دیا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ربالفضل کی احادیثِ تحریمِ سود کی آیات قرآن سورہ بقرہ کے نزول سے پہلے کی ہیں گویا کہ حرمت کی بنیادی وجہ حاجتمند اور مفلس کے استحصال کو روکنا ہے۔

پروفیسر محمد طاہر القادری نے قومی بچت سکیموں ڈیفنس خاص سرٹیفکیٹس وغیرہ ہر منافع کے جواز میں لکھا ہے اور "کفل الفقیہ الفاہم" مولانا احمد رضا

Marfat.com
Marfat.com

خان قدس سرہ اور فتح القدیر ابن ھمام رضی اللہ عنہ کے حوالے دیئے ہیں۔

دس کا نوٹ سال کے وعدے پر بارہ روپے میں بیچنا جائز ہے کفل الفقیہ الفاہم ص ۶۴ "لیس النوط من اموال الربویة اصلا" کاغذی نوٹ سرے سے مال ربا ہی سے نہیں ہے۔

ربا الفضل کے ضمن میں حدیث مسلم شریف "اذا اختلفت ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم" جب جنس مختلف ہو تو جیسے چاہو بیچو۔

(کفل الفقیہ الفاہم ص ۵۲)

"وھی المکیلات والموزونات دون المعدودات"

ناپ تول والی اشیاء پر ربا کا اطلاق ہوگا گن کر بکنے والی اشیاء اس سے مستثنیٰ ہیں اور کاغذی نوٹ نہ ہی تول اور نہ ہی ناپ کے پیمانوں میں سے ہیں اس لیے اموال ربا سے خارج شمار کیا گیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ مقروض قرضخواہ کو اسی معیار کے دراہم واپس کرے جس معیار کے دراہم اس نے قرض لیے تھے اس وقت رائج الوقت سکے سونے چاندی کے ہوتے تھے واپسی سکوں میں اگر کھوٹ زیادہ ہو تو قرضخواہ کا نقصان ہوگا اور راس المال صحیح معنوں میں واپس نہ ہوگا۔ آج کل افراطِ زر کی وجہ سے زرِ کاغذی کی بے قدری میں روز بروز اضافہ ہوتا ہے اور حکومتِ وقت انتظامی امور کے لیے بے تحاشہ نوٹ چھاپ کر عوام کے حقوق پر ڈاکہ مارتی ہے جبکہ فقہی حکم یہ ہے کہ مقروض راُس المال سے کہیں زائد ادا

Marfat.com
Marfat.com

کرے اور قرضخواہ اسے قبول کرے۔ **ھل جزاء الاحسان اِلا الْحسان** پر عمل دکھائی دے، اس کے برعکس ربا کے متعلق یہ ہے کہ ہر طرح کی رقم چھوڑ دو اور معاف کر دو جیسا کہ خطبہ حج الوداع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ربا سارے کا موضوع قرار دے کر معاف فرما دیا۔

حضرت علامہ محمد اقبال مرحوم کی کتاب "علم الاقتصاد" پڑھنی چاہئے تا کہ اقتصادی اصطلاحات اور علوم سے واقفیت حاصل ہو جائے۔ علامہ انگلستان جانے سے پہلے اس مضمون پر کالج میں لیکچر دیا کرتے تھے۔

یہ انکشاف باعثِ حیرت ہوگا کہ ۱۹۴۰ء میں ڈاکخانوں میں سیونگ اکاؤنٹ چار آنے (۲۵ پیسے) سے کھولا جاتا تھا جو بعد ازاں دو روپے کر دیا گیا تھا اس وقت Currency System سونے چاندی کے سکوں پر تھا کاغذی نوٹ جتنے چاہیں چھاپ لیں اس کے برعکس سونے کے ذخائر بڑھانا بہت مشکل ہے۔ آج کل ہم افراطِ زر کی زد میں مہنگائی کا عذاب برداشت کر رہے ہیں۔

علماء کو چاہئے کہ گلوبل ویلج اکانومی، مارکیٹ اکانومی، کارٹلز، مناپلیز ہورڈنگ، منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، اشیاء میں ملاوٹ، جھوٹے اشتہاروں کے ذریعے مارکیٹنگ کے طریقوں سے واقفیت حاصل کر کے امت مسلمہ کی اقتصادی اور معاشی معلومات میں راہنمائی فرمائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

ربا کے معنی Exorbitant usury ہیں سود کا لفظ فارسی زبان کا ہے اور یہ ربا کا صحیح ترجمہ نہیں۔

برتر از اندیشۂ سود وزیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جان ہے زندگی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ آیتِ ربٰو قرآن کی ان آیات میں سے ہیں جو آخر زمانہ میں نازل ہوئی ہیں اور نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وصال ہو گیا قبل اس کے کہ ہم پر تمام احکام واضح فرماتے۔

فقہاء کرام میں اختلاف ہے جو سودی لین دین کے تعیّن اور ان کی تحریم کی علت اور حکمِ تحریم کے اجزاء میں واقع ہوئے ہیں۔

1) ایک گروہ کہتا ہے ربا صرف چھ اجناس میں ہے جن کا ذکر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمادیا ہے یعنی سونا، چاندی، گیہوں، جو، خرما، نمک۔ ان کے سوا دوسری تمام اشیاء میں تفاضل کے ساتھ لین دین ہوسکتا ہے۔

2) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حکم زر تمام چیزوں میں جاری ہوگا جن کا لین دین وزن اور پیمانہ کے حساب سے کیا جاتا ہے اس گروہ میں سیدنا امام ابوحنیفہ بھی ہیں اور امام احمد بن حنبل بھی۔

3) تیسرا گروہ کہتا ہے یہ حکم سونے چاندی اور کھانے کی ان چیزوں کے لیے ہے۔ (ابن سعید المسبب، امام)

Marfat.com
Marfat.com

4) چوتھا گروہ کہتا ہے یہ حکم مخصوص ہے۔ ان چیزوں کے ساتھ جو غذا کے کام آتی ہیں اور ذخیرہ کر کے رکھی جاتی ہیں۔ یہ امام مالک کا مذہب ہے درہم ودینار کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور امام احمد کا مذہب ان پر علت تحریم ان کا وزن ہے۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ نے مسلمانوں کی اقتصادی زبوں حالی اور معاشی کمزوری کو دور کرنے کے لیے اپنے رسالہ "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" ۱۹۱۲ء میں لکھا۔ بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، حیدرآباد میں تونگر مسلمان اپنے بھائیوں کے لیے بینک کھولیں۔ مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔ ظاہر ہے بنک موجودہ طریق کار کے مطابق ہی چلائے جا سکتے ہیں۔ لہذا دور حاضر کے معاشی تقاضوں کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اسلام کے زریں بنیادی اصولوں کے مطابق عمل پیرا ہوکر قوموں کی مسابقت میں ترقی کرنا بہت ضروری ہے۔

اک دانش نورانی اک دانش برہانی

دانش برہانی ہے حیرت کی فراوانی

ایں بنوک ایں فکر چالاک یہود　　نور حق از سینہ آدم ربود

تاتہ و بالا نہ گردد ایں نظام　　دانش وتہذیب ودین سودائے خام

(حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

Interest is a concomitant of copitalist system.

Marfat.com
Marfat.com

آج کل کے بنکوں کا سود سرمایہ داری نظام کا جزء لا ینفک ہے۔ برصغیر ہندوپاک میں قرآن الکریم کا انگریزی میں پہلا ترجمہ علامہ عبداللہ یوسف علی کا ہے۔ پک تھال (Pickthal) کا انگریزی ترجمہ بھی بہت معروف ہے۔ ان دونوں حضرات نے ربا کا انگریزی ترجمہ usury کیا ہے جیسا کہ لغت قاموس العصری کے حوالہ سے شروع میں لکھا گیا۔ اضعافا مضعفۃ کا انگریزی ترجمہ:

1) Devour not ususy doubling and quadrupling

اولاً ربا الفضل کی مناہی ربا کی آیات نازل ہونے سے پہلے سرکار دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: صاع بصاعین۔ دو صاع کے بدلے ایک صاحب کھجور کا Exchange اوہ عَینَ الرِبَا عَینَ الرِبا لا تفعَل۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ اس نے لوٹ لیا لوٹ لیا یا بالفاظ دیگر بری طرح استحصال کیا۔ یہ ایک ہی جنس کے تبادلہ باہمی میں سو فیصد کی بڑھوتری تھی جسے آپ نے بہت ناپسند فرمایا اور ایسے کرنے سے منع فرمایا۔

3) The Vision البصیرۃ کے مصنف عبدالرؤف لیفٹیننٹ کرنل نے بھی الربا کا ترجمہ Usury کیا ہے۔

4) حجۃ الوداع کے خطبہ کا انگریزی ترجمہ ایم عتیق الرحمان مغل نے بھی الربا کا انگریزی ترجمہ Usury کیا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے الربا کی مناہی کے احکام فرمائے ہوئے "الربا الجاہلیۃ" فرمایا یعنی زمانہ جہالت کا سو فیصد لین دین اور ساتھ ہی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ضرورتمندوں کو اسی شرح سے قرض دیا کرتے تھے معاف فرمایا جس سے واضح ہے کہ Usuary کو الربا کہا گیا۔

قرآن الکریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم "اضعافاً مُضاعفةً" اس وضاحت کی مکمل تصدیق ہے۔ یعنی لین دین ضرورتمند افراد کے لیے بشرح صد فی صد ربا الفضل اور ربا النسیہ دونوں پر اطلاق اس کی مزید تصدیق ہے۔

اجتماعی عدل و انصاف پر مبنی سماجی اور معاشی نظام کا قیام تقاضائے اسلام ہے تاکہ مجبور اور بے کس عوام کو مافیاز کے استحصالی پنجے سے رہائی ملے۔

نکتہ شرح مبین این است و بس
کس نباشد در جہاں محتاج کس

اللہ تبارک وتعالیٰ رب العالمین ہے اور ہر چیز اس کی قدرت کاملہ سے بڑھ رہی ہے۔

خاک کے اندر جو دانہ مستور ہے
خودنمائی خودفزائی کے لیے مجبور ہے

گویا کہ بڑھنا ایک فطری عمل ہے اسے کسی بھی شعبہ میں روکنا نا

Marfat.com
Marfat.com

مناسب ہوگا۔

ایک مناسب شرح منافع کے بغیر تو دنیا کا کوئی کاروبار چل ہی نہیں سکتا۔ ربوٰ کے معانی Usury ہیں لفظ سود اس کا صحیح ترجمہ نہیں ہے جس سے confusion پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جس معیار کے درہم قرض دیے جائیں مقروض پر لازم ہے کہ اسی معیار کے درہم واپس کرے ان میں کھوٹ (impurity) زاید نہ ہو تا کہ قرض دینے والے کا نقصان نہ ہو اور حکم قرآن کریم 'راس المال' واپس کرو پر عمل ہو۔

کاغذی نوٹ (Paper Currency) کی قدر قوت خرید تو ہر روز گھٹ رہی ہے جبکہ وجہ حکومت کا اخراجات پورے کرنے کے لیے Gold Backing کے بغیر نوٹ چھاپتے جانا ہے۔

بندہ نے ایک معزز شخص ایک بڑی جامع مسجد کے خطیب کو 1976ء میں اس کے تکرار پر ایک ہزار روپے قرض حسنہ دیے تھے ان میں سے سات سو روپے آج تک واجب الادا ہیں۔ اگر وہ آج سات سو روپے (کاغذی نوٹ) واپس کرے تو کیا قرض کی ادائیگی صحیح ہوگی جبکہ فقہی فتویٰ یہ ہے کہ راس المال سے بھی زاید دے تو قرضخواہ اسے قبول کرے کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔

کاغذی نوٹ Paper currency کی قوتِ خرید اب تک بہت

Marfat.com
Marfat.com

زیادہ کم ہو چکی ہے ان دنوں موٹر سائیکل چار ہزار روپے میں ملتا تھا جبکہ آج اس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہے اس طرح currency کی Depreciation بے قدری بارہ سو فیصد ہو چکی ہے لہٰذا آج سات سو روپے کے عوض تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار روپے بنتے ہیں یہ نکتہ بہت اہم ہے۔

بنکوں یا سرٹیفکیٹس پر ملنے والا منافع Depreciation کی شرح سے بہت کم ہے لہٰذا اس پر سود کا اطلاق قطعی نامناسب ہے گورنمنٹ سٹیٹ بنک نے بھی کئی دفعہ اس کی وضاحت کی ہے کہ پاکستان میں افراط زر (inflation) بہت زیادہ ہے۔

(کفل الفقیہ الفاھم کی عبارت وھی المکیلات والموزونات دون معدودات، حوالہ فتح القدیر)

Measurable and weighable not countable

لیس الشروط من اموال الربوبیہ اصلاً بہت اہم ہیں لہٰذا مسائل ان کی روشنی میں حل کیے جانے چاہئیں۔

راس المال کی کما حقہ واپسی اور لا تَظلمونَ ولا تُظلمون کا تقاضا کیسے پورا ہوگا؟

پیپر کرنسی کی تاریخ میں ورلڈ وار دوم 45-1939ء میں جرمنی کے سکہ مارک (Mark) کی قوت خرید صفر تک پہنچ گئی تھی۔ جسے (Hyper Inflation) کہتے ہیں۔ اشیا کی قیمتوں کا تعین کسی ملک میں ٹوٹل کرنسی اور

Marfat.com
Marfat.com

دستیاب اشیاء کی نسبت سے ہوتا ہے جیسا کہ **Theory of Money** کے مطابق **Too much money chasing too little goods** قیمتیں بہت اُونچی سطح پر ہوں گی **Too little money chasing too much goods.** قیمتیں بہت نچلی سطح پر ہوں گی۔

Inflation پیپر کرنسی کا پھیلاؤ جسے افراط زر کہا جاتا ہے لین دین کے معاملات پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ چودھویں صدی کے مجدد حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کفل الفقیہ الفاہم لکھ کرامت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کی حالانکہ انہوں نے جدید علوم اقتصادیات نہیں پڑھے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطاء علمِ لدنی سے اس میدان میں بھی انکا مقام بہت اونچا ہے ان کا فتویٰ:

لیس النّوط مِن اموال الربیۃ اصلاً..... (حوالہ فتح القدیر)

نوٹ: مال ربا سے ہرگز نہیں ہے۔ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فتوی ہے وجہ کتنی اہم ہے ربا کا اطلاق ناپ تول اور پیمائش والی اشیاء پر ہوتا ہے گنتی والی اشیاء پر نہیں ہوتا۔

وھی الموزونات والمکیلات دُون معدودات

اس سے اور زیادہ وضاحت کیا ہوگی کہ کاغذی نوٹ صرف گنے جاتے ہیں وزن اور پیمائش کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

Marfat.com
Marfat.com

امام احمد رضا کا تقویٰ

آپ کے زمانہ میں بجلی Electricity ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ مساجد میں سرسوں کا تیل یا موم بتی وغیرہ جلائے جاتے لیکن مٹی کا تیل اور لالٹین ایجاد ہو چکی تھی آپ کو یہ تجویز دی گئی کہ سنترہ کا تیل ڈال کر لالٹین مسجد میں جلائی جائے کیونکہ مٹی کے تیل میں سخت بدبو ہوتی ہے اسے مسجد میں استعمال کرنا سخت مکروہ ہے آپ نے اس کی اجازت نہ دی تاکہ لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں کہ اعلحضرت کی مسجد میں لالٹین سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور وہ اپنی مساجد میں جا کر مٹی کے تیل والی لالٹین شروع نہ کر دیں۔

مسلمانان ہندو پاک اپنے بینک کھولنے کا مشورہ اور پیپر کرنسی کی وضاحت سے امت مسلمہ کی معاشی حالت سدھارنے کے لیے فکرمند تھے اور کسی صورت میں بھی احکام شرعیہ کی خلاف ورزی ان کو سخت ناپسند تھی۔ ظاہر ہے بنک اس وقت کے رائج اصولوں یعنی Interest کے ساتھ ہی چلائے جا سکتے تھے۔

Alternative of interest

Interest is concomitant of capitalist system

Marfat.com
Marfat.com

'Riba' is prohibited in the Holy Quran in Surah-e-Baqra. Although vehemently condemned, the Holy book does not give any definition of 'Riba,' nor is the same found in any Hadith.

Allama Abdullah Yousaf Ali, N.J. Dawood and others translate 'Riba' as usury, not interest. Historical evidence shows that usury was prevalent by way of expolition of the personal requirements of needy persons by those offering credit on exorbitant terms. Normally after satisfying personal needs, the debtor is not in a position to return the debt with increased amount called 'Riba'/Behaj/Sood stipulated in the offer. That is why such exploitation has been prohibited by Islam.

Interest has often been confused with usury. Actually interest falls in the same

Marfat.com
Marfat.com

category as rents and profits. Suppose a man spends Rs.10,00,000 on building a house and rents it out for Rs.10,000 per month. He reserves Rs.1,000 per month for maintenance and earns Rs.9,000 per months as compensation or return on his capital. What is it- profit, rent or interest?

The element of exploitation is present in usury but absent in banking transactions. The depositors come to bank without any pressure to deposit the value saved by them for future. Inflation can reduce this money. In order to get back the same value as deposited, the amount must be marked up. The bank invests such receipts in productive loans or projects and shares part of the income with the depositors.

Interest in modern economy performs many functions. It has become an instrument

Marfat.com
Marfat.com

of economic management for the country. Inflation, deflation, devaluation, circulation of currency, employment level and business activity in the country are controlled through interest rate by the central banks.

How would all this work be performed? How can you work out an alternative?

Lahore. (The News Lahore 26-2-1992)

Marfat.com
Marfat.com

بلاسود بنکاری-پروفیسر محمد طاہر القادری

اشاعت اوّل ۱۹۸۵ء

(NATIONAL SAVINGS SCHEMES)

سابقہ بحث کی روشنی میں یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ اگر تمام قومی بچت سکیوں کو جو اس وقت سودی منافع کے نظام پر مبنی ہیں "Sale with purchase-back agreement" کے نظام سے بدل دیا جائے تو سودی منافع سے نجات مل سکتی ہے۔ اس اصول کا اطلاق درج ذیل سکیموں پر ہو سکتا ہے:

1- **Defence Savings Certificates**

2- **National Deposits Certificates**

3- **Khaas Deposit Certificates**

4- **Mahanah Amadni Account**

5- **Premium Savings Certificate**

مجوزہ بالا نظام اس شرعی قاعدہ پر مبنی ہے کہ بنک/کرنسی نوٹ، سیونگ سرٹیفکیٹ اور ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ وغیرہ سب اموال ہیں اور بلا تفریق حکومت کے خزانہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں۔ ان کی مالیت اور تقوّم تمام مطلوبہ

Marfat.com
Marfat.com

تحفظات، تمسکات اور شرعی شرائط و خصائص کی بنا، پر بلا شک و شبہ ثابت ہے۔ اس لیے شرعی اعتبار سے ان کے مال متقوم ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں ان کی بازاری یا مرقومہ قیمت Face Value سے کم یا زیادہ پر خریدنا یا بیچنا بیع وشراء کے عام شرعی اصولوں کے مطابق جائز ہے۔ اس کی تصریح ائمہ فقہ نے متعدد مقامات پر کی ہے۔ جن میں سے بعض حوالہ جات باب اول میں ''مال'' کے عنوان کے تحت درج کیے گئے ہیں۔

مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یجوز بیع النوط بازید من رقمه و بانقص منه کیف ما تراضیا لمّا علمتَ ان تقدیر ها بهذا المقادیر انّما حدّث باصطلاح النّاس وهما لا ولایة للغیر علیهما کما تقدّم عن الهدایة و الفتح فلهما ان یقدرا یما شاءأ من نقص او زیادة

(کفل الفقیه،٦٢)

نوٹ پر جتنی رقم لکھی ہوئی ہو۔ اس سے زیادہ یا کم قیمت پر جسے فریقین باہم رضامند ہو جائیں۔ اس کا بیچنا جائز ہے۔ اس لیے کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ نوٹوں کا ان معینہ مقداروں کے ساتھ شمار ہونا لوگوں کی اصطلاح اور رواج کی بناء پر وجود میں آیا ہے اور بائع و مشتری دونوں پر ان کے غیر کا کوئی حکم نافذ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہدایہ اور فتح القدیر کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔ لہٰذا ان دونوں کو اختیار ہے کہ کم یا زیادہ جتنا چاہیں ان کے ثمن کا اندازہ مقرر

Marfat.com
Marfat.com

کرلیں۔

اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے:

انّ المال الذی یکون فی السعرا لعام المعروف المجمع علیہ بین الناس بعشرۃ دراھم یجوز لکم احدان یبیعۂ برضا المشتری بمائۃ او یعطیہ بفلس واحد ولا حجر فی شیٔ من ذالک عن الشرع المطھر قَالَ اللّٰہ تعالیٰ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِنْکُمْ وقد قال فی الفتح کما تقدم ان لو باع کاغذۃ بالف یجوز ولا یکرہ فما ذالک الا لانّ القیمۃ والثمن متغایران ولا یجب علیھما التقید بھا فیما ثامنا

(کفل الفقیہ،٦٥،٦٦)

وہ مال جو عام بھاؤ کے اعتبار سے سب کے نزدیک دس روپے کی قیمت کا ہے۔ ہر شخص کے لیے جائز ہے کہ خریداری کی رضامندی سے اسے چاہے تو سو روپے میں بیچے یا ایک پیسے میں۔ شریعت مطہرہ کی طرف سے اس بارے میں کوئی روک نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''مگر یہ کہ کوئی سودا ہو تمہاری آپس کی رضامندی کا'' اور بے شک فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے فرمایا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اگر ایک کاغذ ہزار روپے میں بیچے تو بھی جائز ہے اور اصلاً مکروہ بھی نہیں ..... اس کا سبب یہی ہے کہ قیمت اور ثمن دو مختلف چیزیں ہیں۔ بائع اور مشتری پر قیمت یعنی بازاری بھاؤ کی

Marfat.com
Marfat.com

پابندی ثمن میں لازمی نہیں ہے۔

اگر ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ یہ حکم محض 'متاع' کے لیے ہے۔ جب کہ نوٹ یا سرٹیفکیٹ اصطلاحاً ثمن ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں تک سیونگ یا ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ کا تعلق ہے وہ تو ہے ہی اصلاً متاع، اسے عرف میں ثمن ہی نہیں کہتے اور رہ گیا نوٹ تو یہ بھی اصطلاحاً ثمن ہوتا ہے۔ اصلاً نہیں۔ جب کہ روپیہ اور اشرفی جو سونے چاندی کی ہوتے ہیں اور اصلاً ثمن کہلاتے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی یہ حکم ہے کہ ایک اشرفی جو کم و بیش پندرہ روپے یا اس سے بھی زیادہ قیمت کی ہوتی ہے صرف ایک روپے میں بیچی جا سکتی ہے اور اسی طرح ایک روپیہ ایک اشرفی میں بیچا جا سکتا ہے۔ جب یہ بیع جائز ہے تو مخصوص قیمت کا ایک نوٹ یا سرٹیفکیٹ اس سے کم و بیش قیمت پر کیوں نہیں بیچا جا سکتا۔" (کفل الفقیہ، ٦٧، ٦٨)

Marfat.com
Marfat.com

دس کا نوٹ سال کے وعدے پر بارہ روپے میں بیچنا

مذکورہ بالا اصول کے تحت مولانا شاہ احمد رضا خانؒ فرماتے ہیں کہ "اگر کوئی شخص دس روپے کا نوٹ دوسرے شخص کو سال بھر کے وعدے پر بارہ روپے میں بیچ دے تو یہ جائز ہے۔"

نعم یجوز اذاقصد البیع حقیقةً دون القرض و ذالک لانّ البیع جائز والتفاضل جائز والتاجیل جائز...... وما التّنجیم الانوع من التاجیل (کفل الفقیہہ، ۸۲)

ہاں جائز ہے جب کہ دونوں حقیقۃً بیع کا ارادہ کریں نہ کہ قرض کا۔ کیونکہ بیع جائز ہے۔ قیمت میں کمی بیشی بھی جائز ہے اور معیّن مدت پر اُدھار بھی جائز ہے (اور اگر ادائیگی قسط وار ہو تو وہ بھی جائز ہے) کیونکہ قسط بندی بھی محض مدت کی تعیین ہے اور کچھ نہیں۔

مولانا ارشاد حسین محدث رامپوری کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "خرید و فروخت نوٹ مذکور کے زیادہ یا کم پر جائز ہے۔ اس واسطے کہ حُکّام نے اس کو مال قرار دیا ہے اور جو شے اصطلاحِ قوم میں مال قرار دی جائے خواہ فی اصلہ اس میں ثمنیت اور مالیت ثابت نہ ہو۔ لیکن فقط متقوم کے قرار دینے سے ثمنیت اور مالیت اس میں ثابت ہو جاتی ہے اور کم و بیش پر اس کی خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پس جب کہ نوٹ مذکور میں کہ کاغذ ہے، مالیت ثابت ہوئی تو اس کی بھی خرید وفروخت ساتھ کمی اور بیشی کے جائز ہے۔ "في ردالمختار في باب العينة حتى لو باع كاغذة بالف يجوزه ولا يكسر " (ردالمختار باب العینہ میں ہے کہ اگر ایک کاغذ ہزار روپے میں خریدا تو یہ بھی بلا کراہت جائز ہے)"

(کفل الفقیہ ۱۲۱)

اس شرعی اصول کے تحت مذکورہ بالا بچت سکیموں کی نئی عملی صورت یہ ہوگی:

ا-ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

(DEFENCE SAVINGS CERTIFICATE)

حکومت اپنی ایجنسیوں کے ذریعے حسب سابق ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۰۰ روپے کی مالیت کے مختلف سرٹیفکیٹ، خریداروں کو مال کے طور پر ان کی "Face Value" پر بیچے گی اور فروخت کے وقت ہی ان سے اضافی قیمت پر واپسی خرید کا معاہدہ کر لے گی کہ اگر تم اس مال کو ایک سال کے بعد مجھے بیچنا چاہو تو میں اسے اس قدر اضافی قیمت پر خریدنے کو تیار ہوں۔ دو سال بعد اتنی اضافی قیمت پر اور اس طرح دس سال کے بعد اس اضافی قیمت پر۔

اگر مختلف Denominations کے سرٹیفکیٹ (Sale with Purchase-back Agreement) کے طریق پر بیچے جائیں اور سابقہ نظام کے مطابق مقررہ مدتوں کے بعد "Encashment" کی

Marfat.com
Marfat.com

صورت میں مخصوص شرح منافع دینے کے بجائے انہیں انہی مدتوں کی تکمیل پر تحریری معاہدہ کی رو سے دوبارہ اضافی قیمت پر واپس خرید لیا جائے تو یہ دونوں مرتبہ محض بیع کی صورت ہوگی اور جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ کم و بیش قیمت پر بیچنا اور خریدنا اور ایک مدت کے بعد ادائیگی کی صورت میں اضافی قیمت پر معاہدہ بیع کرنا بالکل جائز ہے۔ اس لحاظ سے ربوا کا عنصر ختم ہو جائے گا اور خریداروں کو جائز منافع بھی میسر آسکیں گے۔

۲- نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ

(NATIONAL DEPOSIT CERTIFICATE)

اس سکیم کو بھی مذکورہ بالا اصول کے مطابق تبدیل کر لیا جائے۔

۳- خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ

(KHAAS DEPOSIT CERTIFICATE)

اس سکیم میں بھی مندرجہ بالا اصول کے مطابق مطلوبہ ترمیم کر لی جائے۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہوگا کہ ان سرٹیفکیٹس (Certificates) کے ساتھ منسلک کوپنز (Coupins) کے ذریعے معاہدۂ بیع میں طے شدہ واپسی خرید کی قیمت کا اضافی حصہ ششماہی قسطوں کی صورت میں ادا کیا جائے گا اور بقیہ حصہ جو پہلی قیمتِ فروخت پر مشتمل ہے۔ اختتامِ مدت پر ادا کیا جائے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

۴- ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ

(MAHANAH AMDANI ACCOUNT)

اس سکیم کے تحت ایک شخص ایک تحریری معاہدے کی رو سے سو روپے سے پانچ سو روپے تک کی مالیت کے ماہانہ آمدنی سرٹیفکیٹ حکومت سے ہر ماہ بغیر انقطاع کے پانچ سال تک خریدتا رہے گا۔ حکومت معاہدے کی رو سے ان سرٹیفکیٹس کو پانچ سال بعد ادائیگی کے وعدے پر دوگناہ قیمت پر واپس خریدتی رہے گی۔ بائع پورے پانچ سال بعد حسب معاہدہ اپنے مال کی قیمت وصول کرے گا۔ اسے اس وقت یہ اختیار بھی دیا جائے گا کہ وہ چاہے تو آدھی رقم (یعنی پہلی قیمت خرید) گھر لے جائے اور بقیہ نصف رقم کے سرٹیفکیٹ پھر خرید کر انہی شرائط پر حکومت کو بیچ دے۔ اس طرح بیع کا عمل مسلسل جاری رہے گا اور اسے حسب ضابطہ ماہانہ آمدنی وصول ہوتی رہے گی۔ یہ سارا معاملہ مذکورہ بالا اکاؤنٹ کے نام پر ہوگا۔

۵- پریمیم سیونگز سرٹیفکیٹ

(PREMIUM SAVINGS CERTIFICATE)

ان کو پہلے تین سال کے لیے D.S.C اور N.D.C کے مطابق تبدیل کیا جائے اور بقیہ عرصہ کے لیے K.D.C کے مطابق۔

٦- خاص ڈیپازٹ اکاؤنٹ

(KHAAS DEPOSIT ACCOUNT)

Marfat.com
Marfat.com

۷-سیونگز اکاؤنٹ

(SAVINGS ACCOUNT)

۸-سپیشل سیونگز اکاؤنٹ

(SPECIAL SAVINGS ACCOUNT)

مذکورہ بالا تینوں اکاؤنٹ ختم کر کے انہیں قرضۂ حسنہ سکیم (Qarz-i-Hasnah Scheme) سے بدل دیا جائے۔ کیونکہ اکاؤنٹ کی رقم پر سوائے مشارکہ کی صورت کے منافع جائز نہیں ہیں۔ البتہ قرضِ حسنہ سکیم کے تحت حسن القضاء کے باب میں اضافہ ہو سکتا ہے جس کا تفصیلی ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

علماء احناف کے نزدیک سود کے تحقق کے لیے اتحاد قدر و جنس شرط ہے۔ یعنی دو چیزیں جب پیمانہ یا وزن میں برابر ہوں اور ان کی جنس ایک ہو تو ان میں تفاضل حرام ہے اور جو چیزیں مکیل موزون کے قبیل سے نہ ہوں بلکہ عددی ہوں۔ مثلاً انڈے یا پیسے تو ان میں تفاضل جائز ہے۔ کیونکہ ان میں سود کی علت یعنی قدرِ مذکور متحقق نہیں ہے، بناء بریں نوٹ بھی چونکہ فلوس (پیسوں) کی طرح عددی ہے لہٰذا اس میں بھی تفاصل جائز قرار پایا۔ مولانا عبدالحی لکھنوی اس اصول سے تو متفق ہیں کہ عددی چیزوں میں سود نہیں ہوتا۔ چنانچہ فلوس (پیسوں) میں وہ بھی کہتے ہیں کہ تفاضل جائز ہے۔ لیکن نوٹ میں ان کا اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نوٹ میں تفاضل حرام ہے اور سود خالص ہے۔ چنانچہ انہوں نے نوٹ میں سود کے تحقق پر ایک فتویٰ تحریر کیا۔ اعلیٰ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب یہ فتویٰ آیا تو آپ نے اس فتوے کو ایک سو بیس وجوہ سے رد کر دیا۔ ہم آپ کے سامنے مولوی عبدالحیٔ کا فتوی اور اس پر اعلیٰ حضرت کے ایک سو بیس وجوہِ ابطال میں سے چند وجوہ پیش کرتے ہیں جس کے مطالعہ سے اعلیٰ حضرت کا فقہی تدبر اور وسعتِ نظر قارئین کے سامنے آ جائے گی۔

Marfat.com
Marfat.com

فتویٰ

(ھو المصوّب)

''نوٹ ہر چند کہ خلقۃً ثمن نہیں، مگر عرفاً حکمِ ثمن میں ہے بلکہ عین ثمن سمجھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اگر نوٹ سو روپیہ کا کوئی ہلاک کردے تو اصل مالک سو روپیہ تاوان لیتا ہے اور سو روپے کا نوٹ جب بیچا جاتا ہے تو مقصود اس سے قیمت ملنا اس کاغذ کی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ وہ کاغذ دو پیسے کا بھی نہیں ہے بلکہ مقصود سو روپے کا بیچنا اور اس کی قیمت لینا ہوتا ہے اور نوٹ سو روپیہ کا اگر کوئی شخص قرض لے۔ تو بوقت ادا خواہ نوٹ سو روپے کا دیوے یا سو روپے دیوے۔ دونوں امر مساوی سمجھے جاتے ہیں اور دائن کی کسی کے لیے میں مدیون سے عار نہیں ہوتا۔ حالانکہ اگر مدیون غیر جنس بوقت ادا دیوے تو دائن نہیں لیتا۔ بخلاف پیسوں کے کہ وہ بھی اگرچہ عرفاً ثمن ہیں مگر یہ کیفیت ان کی نہیں ہے۔ اگر ایک روپے کے عوض میں کوئی چیز خرید لے یا ایک روپیہ کسی سے قرض لے اور وقت ادا پیسے ایک روپے کے دیوے۔ تو دائن اور فروخت کنندہ کو اختیار رہتا ہے کہ وہ لے یا نہ لے اور حاکم کی طرف سے اس پر جبر نہیں ہوسکتا کہ خواہ مخواہ وہ پیسے لے لے۔ پس پیسے اگرچہ عرفاً ثمن خلقی نہیں سمجھے گئے ہیں بخلاف نوٹ کے کہ یہ عین ثمن خلقی ہے۔ گو عینیتِ خلقیہ نہیں۔ بلکہ عینیتِ عرفیہ ہے۔ پس تفاضل بیع فلوس میں جائز ہونے سے یہ نہیں لازم کہ نوٹ میں بھی جائز ہو جائے۔ کیونکہ پیسے غیرِ

Marfat.com
Marfat.com

جنسِ ثمن ہیں۔ حقیقۃً بھی اور عرفاً بھی۔ گو بوجہ اصطلاح اور عرف کے اوس میں صفت ثمنیت آ گئی ہو۔ پس ہرگاہ نوٹس عرفاً جمیع احکام میں ثمن خلقی سمجھا گیا۔ باب تفاضل میں اسی بناء پر حکم دیا جائے گا اور تفاضل اس میں حرام ہو گا۔

(فتاویٰ عبدالحیٔ جلد دوم فتویٰ نمبر ۲۶)

علامہ عبدالحیٔ کی دلیل کا ماحصل یہ ہے کہ ثمن خلقی یعنی سونا چاندی میں بوجہ موزون ہونے کے تفاضل حرام ہے اور نوٹ بھی ثمن خلقی یا اس کے حکم میں ہیں۔ اس وجہ سے اس میں بھی تفاضل حرام ہے۔ نوٹ کے ثمن خلقی (سونا چاندی) ہونے پر انہوں نے یہ دلیل دی کہ سو کا نوٹ ہلاک کر دینے پر سو چاندی کے روپے دینے پڑتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ نوٹ ثمن خلقی یعنی عین چاندی ہے نیز انہوں نے کہا کہ پیسے ثمن عرفی ہیں۔ ان میں تفاضل جائز ہے۔ اور پیسوں کے ثمن عرفی ہونے پر یہ دلیل دی کہ کوئی شخص کسی کو ایک چاندی کا روپیہ ادھار دیتا ہے۔ تو ادائیگی کے وقت اگر اسے ایک روپیہ کے بجائے ایک روپیہ کے پیسے دیے جائیں تو وہ اس امر کا مجاز ہے کہ وہ اپنے روپوں کے بجائے ان پیسوں کو قبول نہ کرے۔

مولانا عبدالحیٔ صاحب کی دلیل کا رکن اول یہ ہے کہ نوٹ ثمن خلقی (سونا چاندی) یا اس کے حکم میں ہے۔ بہرحال نوٹ کا بعینہ سونا چاندی ہونا تو بداہتہً باطل ہے۔ کیونکہ نوٹ اور سونا چاندی دونوں میں ذاتیات اور عوارض کے اعتبار سے تباین ہے۔ رہا اس کے حکم میں ہونا تو اس پر اعلیٰ

Marfat.com
Marfat.com

حضرت نے کثیر وجوہ سے کلام کیا۔ ازاں جملہ یہ ہے کہ نوٹ کے لیے سونے چاندی کے جمیع احکام ثابت ہیں یا فی الجملہ مثلاً تمول وغیرہ اگر جمیع احکام مراد ہوں تو قطعاً باطل ہے۔ کیونکہ سونے چاندی کے زیورات برتن اور لباس ہائے فاخرہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں اور نوٹ کا نہ کوئی لباس بنتا ہے، نہ زیور، نہ برتن اور اگر بعض احکام کے اعتبار سے یہ سونے چاندی کے حکم میں ہے کہ جس طرح سونا چاندی مال و دولت ہے۔ اسی طرح نوٹ بھی مال و دولت ہے۔ تو یہ حکم پیسوں میں بھی مشترک ہے کیونکہ پیسے بھی مال و دولت ہیں پھر نوٹ میں تفاضل کا حرام ہونا اور پیسوں میں جائز ہونا یہ ترجیح بلا مرجح ہے۔ دلیل کا رکن ثانی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا سو روپے کا نوٹ پھاڑ دے تو اسے سو روپے (چاندی کے) دینے پڑیں گے۔ معلوم ہوا کہ نوٹ بعینہ ثمن خلقی یعنی، چاندی ہے" (یہ اس وقت کی بات ہے جب چاندی کا روپیہ ڈھلتا تھا۔ اب تو اس دلیل کا بطلان اور واضح ہو گیا ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ نوٹ چاندی کا عین ہے کیونکہ وہ تاوان میں نوٹ کے عوض چاندی کے روپیہ لے رہا ہے۔ الجواب اس طرح تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نوٹ گھوڑے کا بھی عین ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کسی کا سو روپیہ کا گھوڑا ہلاک کر دے تو مالک تاوان میں اس سے سو کا نوٹ لے گا۔ معلوم ہوا کہ نوٹ گھوڑے کا عین ہے کیونکہ وہ تاوان میں گھوڑے کے عوض نوٹ لے رہا ہے ثانیاً یہ اصول ہی غلط ہے کہ سو کا نوٹ ضائع کر دینے پر سو (چاندی کے

Marfat.com
Marfat.com

روپے) دینے واجب ہوں گے۔ کیونکہ جائز ہے کہ وہ اسے تاوان کی صورت میں سو کا دوسرا نوٹ ہی دے دے یا ایک ایک کے سو نوٹ دے یا اٹھنی، چونی اور پیسوں کی شکل میں اسے سو روپیہ پورا کر دے۔

دلیل کا رکن ثالث یہ ہے کہ پیسے ثمن عرفی ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کو ایک روپیہ ادھار دے تو اسے حق ہے کہ وہ اس کے بدلے میں ایک روپے کے پیسے قبول نہ کرے۔

الجواب، مولوی عبدالحیٔ صاحب کی خیالی دنیا میں ممکن ہے یہ رواج ہو۔ ورنہ واقع اور نفس الامر میں ایسا کوئی قانون رائج نہیں ہے۔ ایک روپیہ اور سو نئے پیسے کی مالیت میں فرق کرنا نہ صرف یہ کہ بداہۃً باطل ہے بلکہ انتہائی مضحکہ خیز۔ فتاویٰ مذکور میں مولانا عبدالحیٔ صاحب کو ایک اور شبہ لاحق ہوا ہے کہ اگر نوٹ میں تفاضل جائز رکھا جائے۔ تو لوگ سود کے کاروبار کے لیے نوٹ میں تفاضل کے جواز کو حیلہ بنالیں گے اور نوٹ کے حیلہ سے سود کھانا شروع کر دیں گے۔

الجواب۔ یہ شبہ مشترک ہے۔ کیونکہ پیسوں میں تفاضل کے جواز کو آپ بھی مانتے ہیں۔ پس جنہیں سود کھانا ہوگا۔ وہ پیسوں کے حیلہ سے سود کھانا شروع کر دیں گے۔ (ماخوذ از کفل الفقیہ ص ۱۳۴ تا ص ۱۶۵)

جناب مولوی عبدالحیٔ لکھنوی کے زیر نظر فتویٰ پر اعلیٰ حضرت نے ایک سو بیس وجوہ سے گرفت کی ہے۔ ہم نے ان میں سے کل پانچ وجوہ پیش کی

Marfat.com
Marfat.com

ہیں۔ تفصیل کے لیے اصل کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ ہم نے یہاں پر اس کی ایک جھلک دکھلائی ہے جس سے آپ کی فقہی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاصرین پر آپ کی زبردست ہیبت طاری تھی۔ کیونکہ اس رسالہ کی اسی وقت طباعت ہوگئی تھی اور آج تک کوئی اس کا جواب نہ دے سکا۔

رشید احمد گنگوہی اور امام احمد رضا قادری

مولوی رشید احمد گنگوہی کی تحقیق یہ ہے کہ نوٹ اس سونے چاندی کی رسید ہے جو حکومت کے پاس محفوظ ہے اور یہ نوٹ سونا چاندی بھی ہے نیز نوٹ پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ یہ مبیع نہیں ہے۔ اپنی اس تحقیق کو گنگوہی صاحب نے ایک فتویٰ میں بیان کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کی اصل تحقیق کا بیس وجوہ سے رد کیا ہے۔ ہم قارئین کی ضیافت طبع کے لیے مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ اور اس پر اعلیٰ حضرت کے کلام کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

نوٹ وثیقہ اوس روپے کا ہے، جو خزانہ حاکم میں داخل کیا گیا ہے۔ مثل تمسک کے۔ اس واسطے نوٹ میں نقصان آجاوے تو سرکار سے بدلا سکتے ہیں اور اگر گم ہو جاوے بشرطِ ثبوت اس کا بدل لے سکتے ہیں۔ اگر نوٹ میں مبیع ہوتا تو ہرگز مساوی نہیں ہوسکتا تھا۔ دنیا میں کوئی مبیع بھی ایسا ہے کہ بعض قبض

Marfat.com
Marfat.com

مشتری کے نقصان یا فنا ہو جاوے تو بائع سے بدل لے سکیں پس اس تقریر سے آپ کو واضح ہو جائے گا کہ نوٹ مثل فلوس کے نہیں ہے۔ فلوس مبیع ہے اور نوٹ نقدین اُن میں زکوٰۃ نہیں، اگر بہ نیت تجارت نہ ہوں اور نوٹ تمسک ہے۔ اوس پر زکوٰۃ ہو گی۔ اکثر لوگوں کو شبہ ہو رہا ہے کہ نوٹ کو مبیع سمجھ کر زکوٰۃ نہیں دیتے۔ کاغذ کو مبیع سمجھ رہے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ فقط

(بندہ رشید احمد گنگوہی، افتاوئی رشیدج ۲ص ۱۴۹)

اعلیٰ حضرت نے جو اس فتوے پر کلام کیا ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے۔ اولاً نوٹ کو رسید قرار دینا بداہتہً باطل ہے کیونکہ رسید کسی معین شخص یا ادارے کے لیے ہوتی ہے مثلاً زید نے مال کی رسید دی ہے تو اب اس رسید کی رو سے صرف زید مال دینے کا ذمہ دار ہے نا کہ ہر کس و نا کس جس کو بھی رسید دی جائے وہ اس رسید پر مال ادا کر دے۔ بخلاف نوٹ کے ہر ملک، ہر شہر، ہر قصبہ، دیہات میں اس کے عوض اس کی مالیت کے مطابق رائج سکہ مل جائے گا۔ جس طرح مال کی ہر جگہ قیمت لگتی ہے اسی طرح نوٹ کی ہر جگہ قیمت لگتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نوٹ مال کی رسید نہیں بلکہ خود مال متقوم ہے بیچا اور خریدا جاتا ہے۔

ثانیاً: یہ فتویٰ خود مناقص بتفسیر ہے کیونکہ پہلے کہا کہ یہ نقدین (سونا چاندی) کی رسید ہے۔ چند سطر بعد کہا کہ یہ خود نقدین ہے! ہم نے ان متضاد عبارتوں پر خط کھینچ دیا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ثالثاً: نوٹ کو تمسک قرار دیا اور اس پر زکوٰۃ بھی لازم کر دی۔ حالانکہ زکوٰۃ مال پر ہوتی ہے اور تمسک مال نہیں ہے۔

رابعاً: نوٹ کے مبیع نہ ہونے پر زکوٰۃ کی بناء کی ہے۔ گویا مبیع پر زکوٰۃ نہیں ہوتی؟ لہٰذا وہ تمام تجار جن کے پاس لاکھوں روپے کا بکاؤ مال ہوتا ہے۔ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو گئے۔

خامساً: کاغذ کو مبیع ہونے کے منافی قرار دیا۔ کیا کاغذ کی دنیا میں خرید و فروخت نہیں ہوتی یا مولوی صاحب کے گاؤں میں ابھی تک یہ خبر نہیں پہنچی کہ کاغذ بھی بکتا ہے۔ (ماخوذ از کفل الفقیہ ص ۱۲۳ تا ۱۳۳)

کتابیات:

۱- سود — ابوالاعلیٰ مودودی — ایڈیشن ۱۹۶۱ء

۲- علم الاقتصاد — علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ — ایڈیشن ۱۹۷۷ء

۳- بلاسود بنکاری — پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری — ایڈیشن ۱۹۸۵ء

۴- خطبہ حجۃ الوداع — صدیقی ٹرسٹ

۵- کفل الفقیہ الفاہم — امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۶- فاضل بریلوی کے معاشی نکات — پروفیسر محمد رفیع صدیقی

۷- انوار رضا — علامہ غلام رسول سعیدی

Marfat.com
Marfat.com

قرآنِ مجید فرقانِ حمید

قرآن مجید تین حصوں پر مشتمل ہے۔

۱) محکمات

۲) متشابہات

۳) مقطعات

۱) محکمات پر بلا چون و چرا و حیل و حجت اسوۂ حسنہ کی روشنی میں عمل کرنا ضروری ہے۔ (تاویل کی گنجائش نہیں)

۲) قرآنی متشابہات تاویل پر محمول ہیں ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ یعنی متشابہ کی تاویل کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی متشابہ تاویل پر محمول ہے اور اس کا ظاہر کا معنی مراد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ "رَاسِخِیْنَ فِی الْعِلْمِ" کو بھی اس تاویل کے علم میں حصہ عطا فرماتا ہے جیسے کہ اپنی ذات کے ساتھ مخصوص علم غیب کی اطلاع خاص رسولوں کو عطا کرتا ہے۔ (مکتوب دفتر اول ص ۳۱۰)

متشابہات حقائق و اسرار کے علم کا خزانہ ہے۔ وجہ قدم، ساق اصابع اور انامل جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں سب متشابہات ہیں۔

۳) مقطعات قرانی سورتوں کے ابتدا میں وارد ہوئے ہیں۔ یہ بھی

Marfat.com
Marfat.com

مشتابہات میں سے ہیں ان کی تاویل کی اطلاع علماء راسخین کے علاوہ کسی کو نہیں دی۔ (مکتوب دفتر اول ص ۳۷۶)

قرآن پاک میں یہ کہیں نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ غیب کا علم کسی کو بھی عطا نہیں فرماتا یا دے نہیں سکتا اس کے برعکس فرمایا: ''اِلّا مَنِ ارْتَضٰی مِنَ الرَّسُوْلِ'' اسی طرح متشابہات اور مقطعات کا علم بھی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

بصیرت سے عاری اور پست مقیاسِ ذہانت والے یہ سمجھنے سے قاصر ہیں:

علم الٰہی ذاتی، علم خلق عطائی، وہ واجب، یہ ممکن، وہ قدیم، یہ حادث، وہ نامخلوق، یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ، یہ مقدور یہ، وہ ضروری البقا، یہ ممکن التبدُل۔ ان عظیم فرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا۔

صاحب کتاب ''الابریز'' تصریح فرماتے ہیں:

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ اقدس سے عالم کی کوئی چیز عرش ہو یا فرش دنیا کی ہو یا آخرت کی پردۂ حجاب میں نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے عالِم ہیں اور ذرّہ ذرّہ حضور پر ظاہر اور روشن ہے بایں ہمہ حضور کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں کیونکہ علم الٰہی غیر متناہی ہے اور حضور کا علم خواہ کتنا ہی وسیع ہو متناہی اور متناہی کو غیر متناہی سے نسبت ہی کیا؟ جو حضور اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی وسعتِ علم سے واقف نہیں حضرت حق

Marfat.com
Marfat.com

سبحانہ تعالیٰ کے علم کی عظمت کیا جانیں۔ سچ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے علم و قدرت کا صحیح ادراک رکھتے تو حضور کے وسعتِ علم کا انکار نہ کرتے۔

(۱) "علّم الانسانَ" میں انسان معرّف باللام ہے اس سے فردِ کامل شخص معیّن مراد ہے۔

(۲) نزّلنا علیک الکتاب تبیاناً لکلّ شئٍ.

جس میں ہر چیز کا بیان واضح ہے۔

(۳) رَطبٍ وّلا یابسٍ الّا فی کتابٍ مبین.

(۴) کل شئٍ فی کتابٍ مبین.

(۵) کل شئٍ فی امامٍ مبین.

ان آیات کے پیشِ نظر یہ درست ہے۔

و کُل علومٍ فی القرآن لکنّ تکاثرَ عنه افهامُ الرّجالِ

کچھ جہلاء کا خیال ہے کہ حروفِ مقطعات کے کوئی معانی نہیں یہ صریحاً غلط ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی کلام بے معنی ہو؟ اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

حروفِ مقطعات میں کہیعص کے نزول کے وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا تھا: علمتُ فهمتُ میں پہلے ہی جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں۔

ک گیسو، ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص

کہیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

Marfat.com
Marfat.com

قرآن پاک نعت منقبت اور قصائد پڑھنے کے لیے

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وضاحت:

خوش آواز کے ساتھ قرآن پڑھنے نعت اور قصیدہ میں کیا مضائقہ ہے البتہ قصائد پڑھنے میں راگ کے قواعد کی رعایت نہ پائی جائے۔

(مکتوب نمبر ۲۷ دفتر سوم ص ۱۹۴)

نوٹ: الفاظ و حروف کو لمبا کر کے پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ آج کل اکثر محفلوں میں مروّج ہے۔

پانچوں نمازوں میں وقتِ ادائیگی امتی کا عملی نقشہ

اللہ جل جلالہٗ ا ل ا ہ

محمد ﷺ م ح م د

اسمِ اعظم:

مختلف اقوال میں جس اسم کی طرف دل متوجہ ہو اسی کو اپنا لیں۔ ھُو، اللّٰہ، الحیّ القیوم، الحنّانُ، المنّانُ، بدیع السمٰوٰت والارض، ذوالجلال والاکرام، یا رب یارب، لا الٰہ اِلّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ. (دعائے ذوالنون)

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ. (کلمہ طیبہ) سیدنا آدم علیٰ نبینا

Marfat.com
Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بواسطہ اسمِ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قبول ہوئی جس کی تلقین اللہ تبارک وتعالیٰ نے بذریعہ القاء حضرت آدم علیہ السلام کو کی اور روایات میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علیم وخبیر ہونے کے باوجود جب سیدنا آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ انہوں نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ مبارک کا واسطہ کیوں دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ! یہ اسمِ مبارک عرش پر لکھا ہے اور تیرے نام کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ احادیث میں لفظ قرنٹ اور یضف کے ہیں جن کے معنی ہیں ساتھ ملا ہوا۔

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ.

دونوں کلمات کے درمیان واؤ مغائرت نہیں ہے حالانکہ گرائمر کی رو سے واؤ آنی چاہئے مگر آپ کلمہ طیبہ کی تحریر کو بغور پڑھیں اور دیکھیں "اللہ محمد" ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اس کے معانی بھی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر ماضی کا اطلاق صریحاً غلط ہوگا۔

Marfat.com
Marfat.com

الحمدللّٰہ ربّ العالمین

والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہٖ الکریم

اصحابِ کہف کا تذکرہ

وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَۃٌ وَّ ثَامِنُھُمْ کَلْبُھُمْ۔

اور کچھ کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا۔

یہ قول صحیح ہے کہ اصحاب کہف کی تعداد سات ہے اور آٹھواں ان کا کتا۔ بزرگوں کی صحبت کا کتے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذکر عزت سے قرآن میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نام کے وظیفے پڑھوائے اور اس کو دائمی زندگی نصیب ہوئی۔

وَ لَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا

وہ اپنی غار میں تین سو برس ٹھہرے، نو اوپر شمسی مہینوں سے ٹھیک تین سو سال اور قمری مہینوں سے 309 سال، ہر سو برس میں تین سال کا فرق ہوتا ہے۔

وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْراً ۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے نیک بندوں کے نام پڑھنا لکھنا اور پاس رکھنا بھی باعث برکت ہوتا ہے۔ اب آپ اصحابِ کہف کی دعا پڑھیں:

Marfat.com
Marfat.com

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ ھَیِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا.

اے ہمارے پروردگار! اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا کردے اور ہمارے کام میں درستی کے سامان مہیا کردے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً اللعالمین آیتِ مبارکہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے قرآن الکریم اور احادیثِ مبارکہ میں جہاں بھی لفظ رحمت آیا ہے غور سے تجزیہ کریں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے رحمت مانگ رہیں ہیں بالفاظِ دیگر جناب رسالتمآب صلّی محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو مانگ رہے ہیں کیونکہ آپ سراپا رحمت ہیں اور یہ سبق ہمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رحمی وُسعتُ کلَ شئِی ہے۔ جب ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِ اللّٰہِ

مسجد سے نکلتے وقت: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ وَرَحۡمَتِکَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت: اللھم افۡتح لِی اَبۡوابَ رَحۡمَتِکَ

نماز ختم کرتے وقت: السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ

ملاقات کرتے وقت: السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ

الٰہی از تو می خواہم محبت مصطفیٰ را

الٰہی ہم تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں کا سوال نہیں کرتے بلکہ الٰہی تجھ سے تیری رحمت یعنی ''محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم'' کو مانگتے ہیں۔

یہ ساری تعلیم اور اس پر عمل درآمد ''وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ'' کا مظہر ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پیشِ نظر ہے وہ نو بہار

اسی منظر کی وضاحت یہ ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

موسم بہار میں تمام چیزوں کو زندگی میں تازگی ملتی ہے مگر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: اے بہارِ کائنات تجھے بھی زندگی سرکارِ دوعالم کے وجود مسعود سے عطا ہوئی۔ لہٰذا بہار کو بھی فخرِ موجودات کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ.

میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور رحمت جہانوں کو محیط۔

رب تعالیٰ کی شان ہے رب العٰلمین، حبیب کی شان ہے رحمۃ اللعالمین

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ جس کا رب ہے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے لیے رحمت ہیں اس میں زمان مکان کی کوئی قید نہیں یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔

اسمائے اصحابِ کہف:

یَـمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْغُطْ اَذرم فَطْیُوْنُسْ کَشَا فَطْیُوْنُسْ یُوَانَسْ بُوْسْ وَاِسْمُ کَلْبُهُمْ قِطْمِیْرِہٗ (اصحاب چھ ساتواں کتا ان کا)

(بیاضِ محمدی، ص ۶۰۔ آئینہ عملیات: ص ۲۵۰)

جواہر خمسہ کا صفحہ نمبر ۴۵۹ وہ آخری حصہ فتوح الغیب ہے نا کہ جواہرِ

Marfat.com
Marfat.com

خمسہ اصلی، اس صفحہ پر کَشْفُوْطَطْ کے بعد ایک اسم تَبِیُوْنَسْ اضافی ہے۔ اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو اصحاب کہف کی تعداد آٹھ ہو جائے گی۔

تفسیر ابنِ کثیر میں بلا اعراب یہ نام ہیں: فحشلمین، تملیخ، مطونس، کشطونس، بیرونس، زینموس، بطونس، قابوس، کتے کا نام حمران تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

قرآن پاک کا اعجاز

قرآنِ کریم میں ایک زبردست حسابی نظام کی نوید سب سے پہلے ایک مصری راشد خلیفہ نے 1976ء میں سنائی، پھر کمپیوٹر عام ہوا تو لوگوں نے آیات وکلمات وحروف تو کجا اعراب اور نقطے تک گن چھوڑے جن میں ایک حیران کن مماثلت نظر آئی۔ مثلاً کل آیات 6636 ہیں۔ آیاتِ وعدہ ایک ہزار آیات، وعید بھی ایک ہزار آیات، آیاتِ امر ایک ہزار اور نہی بھی ایک ہزار ہیں۔ دنیا وآخرت کا ذکر 110,110 بار ہے۔ حیات وموت 45,45 دفعہ مذکور ہوئی ہے۔ سورہ توبہ میں فرمایا:

''اللہ کے نزدیک مہینوں کا شمار 12 ہے۔'' مہینے کے لیے لفظ شہر بھی 12 دفعہ ہی آیا ہے۔

کیسی عجیب قادرالکلامی ہے کہ چشمِ بینا عش عش کر اٹھتی ہے۔ 14 مخصوص حروف مقطعات 14 مختلف تراکیب میں 29 سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔ وہ حروف ان سورتوں میں جتنی تعداد میں ارشاد ہوئے ہیں سادہ گنتی سے وہ تعداد 19 پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔ مثلاً سورۃ ق 50 اور سورۃ القلم 68 حروف ق اور ن بالترتیب 57 اور 133 بار آئے ہیں جو 19 پر قابلِ تقسیم ہیں۔ اسی طرح ط اور س کے حروف مقطعات مختلف تراکیب کے ساتھ کل چھ سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔ مختلف سورتوں

Marfat.com
Marfat.com

میں صرف ان دو حروف کی کل تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سورت	حروف مقطعات	سورت میں ط کی تعداد	سورت میں س کی تعداد
1	النمل 27	طٰسٓ	27	93
2	الشعراء 26	طسم	33	93
3	القصص 28	طسم	19	100
4	طٰہٰ 20	طٰہٰ	28	100
5	یٰسین 36	یٰسین	28	48
6	الشوریٰ 42	حٰم عسق	28	53
		میزان	107	387

کل ''ط'' اور ''س'' کی تعداد بالترتیب 107 اور 387 بنتی ہے جن کا مجموعہ 494 بنتا ہے جو 19 پر 26 تقسیم ہوتا ہے حسنِ اتفاق ہے یہ عدد تیرہ پر بھی 38 بار قابل تقسیم ہے۔

قرآن کریم کی کلیدی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 19 حروف پر مشتمل ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی 19 حروف ہیں۔ کل تعداد کا عدد 114 (سورتیں) بھی 19 پر چھ بار تقسیم ہوتا ہے۔ سورۃ مدثر 74 میں دوزخ پر مامور

Marfat.com
Marfat.com

19 فرشتوں کا ذکر ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ہر کتاب میں ایک راز ہوتا ہے اور قرآن کریم کا راز حروف مقطعات ہیں۔ ان حروف کی تعداد 14 ہے جو 14 مختلف تراکیب میں 29 سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔ مختلف سورتوں میں یہ حروف جتنی بار ارشاد ہوئے ہیں وہ تعداد سو فیصد 19 پر تقسیم ہو جاتی ہے۔ اب تازہ ترین اعجاز قرآنی یہ ہے کہ 29 سورتوں میں سے 22 سورتوں میں مستعمل حروف مقطعات کے اعداد (بحساب ابجد) بھی درج ذیل جدول میں 19 پر پورے تقسیم ہو جاتے ہیں۔ چند ایک مقامات پر ایک ہی عدد 13,3 اور 19 پر بھی قابلِ تقسیم ہے۔

الم سورۂ فاتحہ کے بعد کتاب مقدس کی اوّلین آیۂ کریمہ ہے جس کے قرآنِ مجید میں معانی درج نہیں۔ کہتے ہیں حروف مقطعات کے معنی نہیں ہوتے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ قادر الکلام کلام کا آغاز ہی ''خاکم بدہن'' ایک بے معنی فقرے سے کرے جبکہ وہ کتاب ساری دنیا کی فہمائش کے لیے بھیجی گئی ہو۔ دراصل جو بات اظہر من الشمس ہو اس کے معنی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس لیے اس کے مطالب و معانی غور کرنے والوں پر چھوڑ دیئے گئے۔ ''الم'' کے تین حروف کے اعداد بالترتیب 30,1 اور 40 ہیں، ال اللہ اور م محمد بھی ہو سکتا ہے، خدا ایک ہے وہ اپنے مقام پر وحدہٗ لاشریک ہے۔ حضور پاک بندوں میں یکتا و بے مثال ہیں۔ 30 سے تیس پارے اور

Marfat.com
Marfat.com

40 سے مراد بوقتِ نبوت آپ کی عمر شریف بھی ہو سکتی ہے جو آپ سمجھ لیں۔ بصدق دل وہی اس کے معنی ہیں الغرض ان میں معانی کا ایک سمندر ہے جس کا احاطہ ہمارے بس میں نہیں۔ ان کے معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ تھوڑی سی روشنی ڈال دوں۔

اوپر ا+ ل+ م کی کل تعداد 26,676 ہے۔ اس میں 19 کی اکائی، تین اور تیرہ کے سیٹ کی اکائی، ان دونوں اکائیوں کا جفت (دوئی) تین اور تین کا آخری درجہ شامل ہیں۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکہ سے تقریباً 3 میل کا سفر کر کے رب سے لو لگانے کے لیے ''غارِ حرا'' میں جایا کرتے تھے جب عمر شریف 40 سال (تیرہ تیرہ سال کے تین ادوار گزرنے کے بعد) ہوئی تو فرشتہ وہاں پارہ نمبر 30 سورہ علق نمبر 98 کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ لے کر حاضر ہوا۔ میں قربان جاؤں اولین وحی کی ان پانچ آیات پر کہ جن کے اعداد کا مجموعہ 5811=(2098+1213+8220+1084+594) بنتا ہے جو تین اور تیرہ پر قابلِ تقسیم ہے۔ بالترتیب 1937 اور 447 بار، پھر یہ دونوں اعداد 1937 اور 447 دوبارہ قابل تقسیم ہیں۔ پلٹا کھائے ہوئے تیرہ اور تین پر بالترتیب 149 اور 149 بار یہ ہے اعجاز قرآنی کہ دونوں کا جواب 149 آیا ہے۔ ان دونوں کا مجموعہ 298 بنتا ہے جس کے اعداد کا مجموعہ 19=(2+9+8) بنتا ہے جو کل 14 حروف مقطعات (کل حروف ابجد 28

Marfat.com
Marfat.com

کا نصف) کی اکائی ہے اور پھر 149 کے اعداد کا مجموعہ 14=(1+4+9) بنتا ہے جو حروف مقطعات کی کل تعداد کے برابر ہے۔ پھر سورت نمبر 96 کا عدد قابلِ تقسیم ہے۔ 3 پر 32 جس کا مجموعہ (3+2) پانچ ہے یعنی ان پانچ مقدس آیات کے برابر ہے مزید یہ کہ اگر 96 (سورۃ علق کا نمبر) کو 13 پر تقسیم کریں تو باقی 5 بچتا ہے جو اوپر مذکورہ پارہ نمبر 30 کو 6 بار تقسیم کرتا ہے۔

میری آنکھوں سے دریا جاری ہیں اور آپ دم بخود بیٹھے ہیں۔

ان کے حضور جب بھی اے قلم! چلے
تیری ہے خیر اسی میں باچشم نم چلے

اس قادر مطلق قادرالکلام نے ان 5 آیات کو ایک لامتناہی سلسلۂ معجزات میں بند کر کے بھیج دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وحی وصول کرنے والا پسینے سے شرابور ہو گیا۔ دامنِ کوہ سے غار تک پہنچنے میں عام رفتار سے تقریباً 65 منٹ (5x13) لگتے ہیں۔ غار کی پیشانی پر کسی خوش نصیب کاتب نے خط نستعلیق میں کالی سیاہی سے (غار حرا) لکھ دیا ہے۔ (ان دونوں الفاظ میں تین تین حروف ہیں) سورہ محمد نمبر 13، پارہ نمبر 26 میں فرمایا:

''اور کتنی بستیاں ہیں جو تیری اس بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے تجھے نکالا ہم نے ان کو ہلاک کر دیا پھر کوئی ان کا مددگار نہ ہوا''

اس پوری آیہ کریمہ کے اعداد 4875 تین اور تیرہ پر پورے تقسیم ہوتے ہیں بالترتیب 3751625 بار۔ پھر 375 کا عدد تین اور 5 پر اور 26 اور تیرہ

Marfat.com
Marfat.com

کے اعداد تیرہ پر قابلِ تقسیم ہیں، کیا عجیب وغریب جوڑے ہیں۔

قرآنِ مجید کی تلاوت سے قبل تعوّذ اور تسمیہ پڑھنا ضروری ہے ان دونوں کے اعداد بالترتیب بنتے ہیں 1619 اور 786 جن کا مجموعہ 2405 تیرہ پر 185 بار پورا تقسیم ہوتا ہے۔ اسی طرح سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر 77 سے 80 تک کے اعداد کا مجموعہ 2925 پورا تقسیم ہوتا ہے 13 پر 225 بار۔

''بے شک یہ قرآن ہے عزت والا، لکھا ہوا ہے ایک پوشیدہ کتاب (لوح محفوظ میں) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں اور چوتھی آیت ہے: ''اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے''

رب کعبہ کی قسم تازہ ترین اعجاز قرآنی دیکھئے اور سر دھنیے کہ کل 114 سورتوں میں مندرجہ ذیل 13 سورتیں کہ ہر سورت کی آیہ نمبر 3 کے اعداد تیرہ پر پورے تقسیم ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	نام سورت بمعہ نمبر	آیت نمبر 3 کے اعداد
1	البقرہ نمبر 2	274=13+3562
2	ال عمران نمبر 3	190=13+2470 130=19+2470
3	اعراف نمبر 7	290=13+3770
4	یوسف نمبر 12	327=13+4251 1417=3+4251

Marfat.com
Marfat.com

5	نحل نمبر 16	281=13+3653
6	فرقان نمبر 25	591=13+7683 2561=3+7683
7	قصص نمبر 28	136=13+1768
8	روم نمبر 30	283=13+3679
9	ص نمبر 38	134=13+1742
10	رحمٰن نمبر 55	71=13+923
11	نوح نمبر 71	67=13+871
12	قیامہ نمبر 75	118=13+1534
13	تکاثر نمبر 102	61=13+793
14	میزان	2823=13+36,699

باقی 101 سورتوں میں سے 13 سورتیں ایسی ہیں کہ ہر سورت کی آیت نمبر 3 کے اعداد تیرہ پر تقسیم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ اس آیت میں واقع تمام ''حروفِ عطف'' واؤ کے اعداد منہاء کر دیئے جائیں۔ حرف عطف واؤ کا عدد ''6'' ہے اور یہ دو آیات اجزا کو ملانے کا کام کرتا ہے چشمِ بصیرت کے لیے یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ اس قادر الکلام کی تین کتبِ آسمانی کے بعد چوتھی کتاب کی تمام 114 سورتوں کی آیات نمبر 3 کے کل اعداد 3,57,721 پور۔۔ے تقسیم ہو جاتے ہیں۔ 13 پر 27,517 [illegible]۔ یہ کتاب [illegible] تین

Marfat.com
Marfat.com

ہستیوں (1 - وہ قادر مطلق، 2- روح الامین، 3- ختم المرسلین ﷺ) کے ذریعے ہم تک پہنچی۔ غرض یہ آخری پیرا نمبر 12 آیات نمبر 3 کل سورتیں 114 کل اعداد 3,57,721 اور اوپر دونوں جداول کی 13,13 سورتیں اور مقدس ہستیوں کی تعداد 3 کا باہم کیا تعلق ہے؟ یہی اعجازِ قرآنی ہے بحساب علم الاعداد۔

معجزۂ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا لافانی تسلسل، راشد خلیفہ کی تحقیق 1976ء آپ کی نظر سے گزری ہوگی حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں میں تمام حروف کا بسم اللہ الرحمٰن کے حروف 19 پر تقسیم ایک حیرت انگیز انکشاف ہے اور قرآن پاک کے الہامی کتاب Revealed Book ہونے کا Mathemetical Proof

قرآن مجید کا ایک ایک لفظ ہی نہیں بلکہ ایک ایک حرف نہایت پیچیدہ طریقہ سے سجایا گیا ہے جو انسانی طاقت سے باہر ہے سورۃ البقرہ تقریباً اڑھائی سیپارہ پر مشتمل سورۃ میں الف لام اور میم کے حروف مقطعات کی کل گنتی (۱۹) انیس سے قابلِ تقسیم ہے اسی طرح باقی سورتوں میں جن کا آغاز حروف مقطات سے ہوتا یہی حسابی عمل کارفرما ہے۔ دو مثالیں قابل غور ہیں:

قرآن تسلسل اور معجزۂ محمدی

۱) سورہ ق میں اخوان لوط ''قوم لوط'' کی جگہ استعمال ہوا تاکہ ق کی گنتی ۵۷ رہے اور ۵۸ نہ ہو جو عدد ۱۹ پر پوری تقسیم نہیں ہوتی۔

Marfat.com
Marfat.com

۲) سورہ نمبر ۷ الاعراف المص (ال م ص) آیت نمبر ۶۹ میں بصطاط استعمال ہوا اس لفظ میں ص حرف استعمال ہوا حالانکہ عربی زبان میں لفظ بصطہ نہیں ہے دراصل لفظ بسط ہے لفظ بصطہ توفیقہ ہے یعنی ضرورت کے تحت استعمال ہوا ہے حضرت جبرائیل نے عرض کی کہ لفظ ص سے لکھا جائے تاکہ اس آیت میں ص کی تعداد ۱۵۱ کی بجائے ۱۵۲ ہو جائے جو عدد ۱۹ پر پوری تقسیم ہوتی ہے۔ سبحان اللہ!

Marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید فرقان حمید

حروف مقطعات قرآن مجید کی 29 سورتوں کی ابتدا میں آئے ہیں ڈاکٹر راشد خلیفہ مصری نے 1976ء میں ایک زبردست انکشاف کیا کہ پوری سورۃ میں ان حروف کی تعداد 19 پر تقسیم ہوتی ہے گویا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حروف بھی گن کر ارشاد فرمائے۔ چارٹ دیکھ کر کوئی بڑے سے بڑا حساب دان اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا اتنا وسیع حساب صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ اس طرح قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے کا mathemetical proof ہے۔ حرف قرآنی 'ق' سورہ نمبر ۵۰ اور سورہ نمبر ۴۲ کے شروع میں ارشاد ہوا ہے ق کی گنتی ۵۷ جو ۱۹ پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے قوم لوط کی جگہ اخوان لوط استعمال تا کہ ق کی تعداد ۵۸ ہو انیس پر تقسیم بنی ہو گی۔ اسی طرح قرآنی حرف ص سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۶۹ لفظ بصطۃ استعمال ہوا ہے عربی زبان میں یہ لفظ س کے ساتھ لکھا جاتا ہے قرآن مجید کے پیچیدہ نظام کو محفوظ کرنا جس میں جمع تفریق ردوبدل ممکن نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف ہیں ایک دفعہ پڑھنے سے ۷۶ ہزار نیکیوں کا ثواب ۷۶ ہزار گناہ معاف ۷۶ ہزار درجات کی بلندی سبحان اللہ و بحمدہ سبحان العظیم یہ سب رب کریم کی عطا ہے۔

حساب کے عدد ۱۹ پر غور کریں پہلا ہندسہ اور آخری ہندسہ First

Marfat.com
Marfat.com

Digit اور Last Digit کا مرکب ہے اس میں تمام حسابات آتے ہیں خود یہ ایسا عدد ہے کہ غیر منقسم دوسروں کو تقسیم کرتا ہے خود کسی عدد سے تقسیم نہیں ہوتا...... حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا فرمان کہ اگر وہ بسم اللہ کے نقطہ کی تفسیر لکھیں تو کئی اونٹ اس تفسیر کو اٹھا سکیں یہ ان کی علمی کمال پر دلالت کرتا ہے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علوم میں کمی ماننے والے علماء اس حقیقت سے بے خبر ہیں ورنہ انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

عدد نو (۹) کا ایک اور استعمال ملاحظہ ہو جو سب سے بڑا ہندسہ (Digit) ہے۔

حاصل جمع		
9 =		9 = 1 x 9
9 = 1 + 8	یعنی	18 = 2 x 9
9 = 2 + 7	"	27 = 3 x 9
9 = 3 + 6	"	36 = 4 x 9
9 = 4 + 5	"	45 = 5 x 9
9 = 5 + 4	"	54 = 6 x 9
9 = 6 +3	"	63 = 7 x 9
9 = 7 + 2	"	72 = 8 x 9
9 = 8 + 1	"	81 = 9 x 9

Marfat.com
Marfat.com

مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا غلط استعمال

1- ذکر بالجہر، درود شریف یا کوئی وظیفہ بلند آواز نہ پڑھا جائے۔ جبکہ اس کے باعث کسی نمازی، مریض یا سوتے کی ایذا رسانی ہو۔ اگر کوئی معذور نہ ہو تو عندالتحقیق کوئی حرج نہیں تاہم اخفا افضل ہے کما فی الحدیث "خَیرُ الذِکرِ الخفِیّ" (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص106)

سوال: اگر کوئی مسجد میں با آوازِ بلند درود شریف و وظائف یا تلاوت اس طرح کر رہا ہو کہ اُس سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے میں بھی آواز کانوں میں پہنچتی رہے، لوگ بھول جاتے ہوں، خیال بہک جاتا ہو تو کیا ایسے موقع پر ذکر بالجہر یا تلاوت کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی آہستہ پڑھنے کو کہنا اور بالجہر پڑھنے سے منع کرنا کیا جائز ہے؟ اور اگر نہ مانے تو کہاں تک ممانعت کرنا جائز ہے؟

جواب: بے شک ایسی صورت میں اسے جہر سے منع کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے کہ نہی عن المنکر ہے۔ اور کہاں تک منع کرنے کا جواب یہ ہے کہ تاحدِ قدرت۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"مَنْ رایٔ مُنکَراً فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ.

اور جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور قرآن عظیم کے

Marfat.com
Marfat.com

استماع کے لیے کوئی فارغ نہ ہو تو وہاں جبراً تلاوت کرنے والے پر دوہرا وبال ہے ایک تو خلل اندازئ نماز اور دوسرے قرآنِ عظیم کو بے حرمتی کے لیے پیش کرنا۔ (ایضاً ص 619)

جس زمانہ میں یہ فتویٰ صادر ہوا لاؤڈ سپیکر ایجاد نہ ہوا تھا لہٰذا اس فتویٰ کا اطلاق صرف انسانی آواز کے بلند ہونے پر موقوف تھا جبکہ آج کل بذریعہ لاؤڈ سپیکر انسانی آواز میں کئی سو گنا اضافہ ہو گیا ہے جو انتہائی درجے کے شور کا باعث ہے اور صحت پر مضر اثرات مرتب کرتا ہے۔

2- اِرْتفعتِ الاَصْواتُ فی المساجد. مساجد میں آوازیں بلند کرنا امت کے بگاڑ کی علامت ہے۔ (ترمذی شریف جلد ۳ ص ۴۴)

قیامت کی نشانیوں میں ایک "ظَھَرَتِ الاَصْواتُ فِی الْمَسَاجِدِ" کا ارشاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد سب سے زیادہ فصیح ہے۔ قاموس العصری میں صوت کے معنی شور Sound/Noise لکھے ہیں۔ کچھ لوگ بلند آواز سے واعظ کو ذکر کا درجہ دینے پر مصر ہیں۔ حالانکہ اگر ان کا وعظ بذریعہ لاؤڈ سپیکر کے ذکر کے ضمن میں آتا تو حضور رسالتمآب اس کے لیے لفظ ذکر ارشاد فرماتے۔ صرف یہی نہیں لاؤڈ سپیکر کے شور سے نماز کی ادائیگی میں خلل واقع ہوتا ہے، تلاوت میں دِقت پیش آتی ہے، انہماک/توجہ ہٹ جاتی ہے، مریض پریشان ہوتے ہیں، طلبہ کا مطالعہ، سکالروں، دانشوروں اور محققین کا تخلیقی کام بری

Marfat.com
Marfat.com

طرح متاثر ہوتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زائد کئی واعظین کا درس بلند آواز کے ساتھ باہمی ٹکراؤ کے باعث اونچے درجے کا شور پیدا کرتا ہے اور سامعین کو سوائے شور کے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔ واعظین شائد اس بات سے آگاہ نہیں کہ بذریعہ لاؤڈ سپیکر ان کی آواز چھ سے آٹھ محلوں میں گونجتی ہے جس میں ایک روپیہ/ پانچ روپیہ چندہ کی وصولی پر جزائے خیر کے نعرے سنائی دیتے ہیں حالانکہ دوسرے محلوں کے مکین اس سے سو فیصد غیر متعلق ہیں۔ انہیں نہ اُس چندہ دینے والے کا علم ہے اور نہ ہی وہ واعظین سے متعارف ہوتے ہیں۔ ان کے لیے بلاوجہ کی پریشانی، سمع خراشی، تضیعِ اوقات اور اذیّت کا باعث ہے انہیں بخاری شریف کی اس حدیث کو ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

واعظین غیر ارادی طور پر بذریعہ لسان دوسروں کے لیے اذیّت کا موجب بن رہے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یہ بات ہر مسلمان کو جاننا ضروری ہے کہ حکمِ خداوندی ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ ہو جاؤ۔ یہ بات حکماً ہے یعنی فرض ہے اس سے روگردانی گناہ کبیرہ ہے۔ خشوع وخضوع عبادت کی روح ہے جبکہ لاؤڈ سپیکر کا شور اس کا قاطع ہے کچھ واعظین حضرات کو شاید اس کا احساس نہیں۔ لہٰذا متقدمین کے طریقۂ عبادت پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ لاؤڈ

Marfat.com
Marfat.com

سپیکر کی بدعت سے پرہیز واجب ہے۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

کاملے بسطام در تقلید فرد — پرہیز از خوردن خربوزہ کرد

زاجتہاد عالمانِ کم نظر — تقلید بر رفتگان محفوظ تر

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا یہ شعر بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

سب عالم فاضل ساڈے بھائی — انہاں پاء پڑھیاں نے جان کھپائی

3۔ سائنسی تحقیقات کے مطابق شور کے چار درجے مقرر کیے گئے ہیں:

پہلا درجہ:

80 تا 130 ڈیسی مل: جس سے کام کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

دوسرا درجہ:

131 تا 200 ڈیسی مل: جس سے دل کی دھڑکن، عمل تنفس، فشارِ خون معدے اور آنتوں کے فعل کی خرابی زود حسی اور پژمردگی پیدا ہوتی ہے۔

تیسرا درجہ:

201 تا 276: سمعی نظام کا متاثر ہونا/ بہرہ پن، کانوں کے پردوں کا متورم ہونا اور بے خوابی وغیرہ۔

چوتھا درجہ:

277 سے اوپر: اس سے انسانی جسم و دماغ کو مستقل نقصان پہنچنے کا

Marfat.com
Marfat.com

خطرہ ہوتا ہے۔

4- لاؤڈ سپیکر کا استعمال بھی کئی دوسری بدعات کی فہرست میں شامل ہے جسے ابتداً کچھ علماء نے ناجائز قرار دیا لیکن بعدازاں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اسے جائز سمجھا جانے لگا اور اسے بدعتِ حسنہ کے زمرہ میں شامل کر لیا گیا۔

5- کسی شخص سے ملاقات کے لیے اس کے گھر کے باہر کھڑے ہو کر دو مرتبہ دستک یا سلام کے جواب نہ ملنے پر واپس چلے جانے کا حکم ہے مگر آج کل تو واعظین بذریعہ لاؤڈ سپیکر دوسروں کے گھروں میں ''صوتی مداخلت'' یا شور کی یلغار کو اپنا شرعی استحقاق سمجھے بیٹھے ہیں اور لوگوں کے لیے پریشانی بلکہ اذیت کا موجب ہیں جس کا انہیں احساس تک نہیں۔ لہٰذا ان کا وعظ غیر متعلقہ افراد کے لیے غیر شرعی اور غیر اخلاقی اور غیر قانونی ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز سوائے اذانِ مسنونہ مسجد کے احاطہ تک محدود ہونی ضروری ہے جس کا انتظام کوئی مشکل کام نہیں۔

علمائے اہلِ سنت ''شَاھِدً'' کے معنی حاضر کرتے ہیں۔ ابنِ قیم جوزیہ نے طبرانی اور ابنِ ماجہ کے حوالہ سے جلاء الافہام میں عن ابی الدردا سے حدیث پاک نقل کی ہے:

''لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِی صَوتُہ حَیْثُ کَانَ''

دوسری حدیث پاک دلائل الخیرات شریف میں ''اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلَ

Marfat.com
Marfat.com

مـحبتـی " مذکور ہے۔روح کے لیے قرب وبُعد نہیں کیونکہ یہ امرِ ربی ہے۔
ایک مسلمان متوفی کے لواحقین جب اس کی قبر پر جا کر السلام علیکم کہتے ہیں تو
اہلِ قبر کی روح اپنے مرکز اعلیٰ علیّین سے سیکنڈ کے کچھ حصے میں معاً قبر والے
سے تعلق پذیر ہوتی ہے۔اہل قبر اپنے بھائی/ رشتہ دار کی آواز سنتا ہے۔آقا و
مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا سننا تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہے۔قرآنی
آیات میں آواز کو پست رکھنے کا حکم ہے۔

۱- "وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡر"

۲- "اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی"

۳- لَا تَرۡفَعُوۡٓا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیّ".

مزید اکثر مجالس میں "دم بہ دم پڑھو درود، حضرت بھی ہیں یہاں موجود"
کا ورد ہوتا ہے تو باادب امتی پر لازم ہے کہ وہ اپنی آواز کو پست رکھے تا آنکہ
رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آوازِ مبارک سے اونچا ہونے کا قطعی
احتمال نہ ہو اور کہیں سہواً بھی بے ادبی کا ارتکاب نہ ہونے پائے۔حضور نبی
کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے "حیات" ہونے پر علمائے اہل سنت کا
اتفاق ہے۔لہٰذا واعظینِ کرام ان احکامِ خداوندی اور ارشاداتِ نبی مکرّم
صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خیال فرما کر اپنے وعظ کو معتدل اور متوسط آواز سے

Marfat.com

Marfat.com

سرانجام دیں تاکہ خیر و برکت کا موجب ہوں۔ لاؤڈ سپیکر پر ان کے درس اور وہ بھی غیر متعلقہ لوگوں کے لیے اس طور پر ظہور پذیر ہو رہے ہیں کہ جن میں ''وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ'' ''ان الذین یغضّون اصواتھم'' ''لا ترفعوا اصواتکم'' کے خدائی احکام کی صریح خلاف ورزی پائی جاتی ہے اور جناب رسالتمآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آواز سے اونچا ہونے کی وجہ سے بے ادبی کا پہلو نمایاں ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب میں ہی دین و دنیا کی سعادت مضمر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمام عبادت اور محنت جو قرآنی احکام کی مخالفت اور سنّت کی عدم پیروی میں ہوں رائیگاں ہو جائے۔ اور میزان میں اس کا ثواب صفر ہونے کے علاوہ بے ادبی اور گستاخی میں شمار ہو اور محرومی مقدر ٹھہرے۔

الامان والحفیظ بحرمتِ سیّدِالمُرسَلِینَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِینَ

انسان کی فطری آواز سے بلند تر آواز کے ساتھ تلاوت کلامِ پاک، مواعظِ حسنہ، تقاریر، نعت خوانی اور درود و سلام پیش کرنے میں حتی الامکان احتیاط کا پہلو نظر انداز نہ کیا جائے یہاں تک کہ بدعت سے بچ سکے اور مقدمین صلحاء کے طریقۂ عبادت کے مطابق عمل پیرا ہو کر شرفِ قبولیت حاصل ہونے کی قوی امید رکھی جا سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بحرمت سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نوٹ:۔ بعض علماء لاؤڈ سپیکر کی آواز کو جنگل کی آواز کے تحت لا کر اسے

Marfat.com
Marfat.com

غیر شرعی احکام سے بالاتر سمجھتے ہیں جو کہ بالکل نامناسب اور غیر معقول ہے۔ قاری کی اپنی آواز کے علاوہ کوئی دوسری آواز فضاء اور کائنات میں موجود نہیں ہوتی۔ جس پر احکام شرعی چسپاں کرنے کی کوشش کی جائے۔

مشہور محدِّث حضرت عمر بن شبہ نے مدینہ منورہ کی تاریخ پر چار جلدوں میں بڑی مفصّل کتاب لکھی ہے جس کا حوالہ بڑے بڑے علماء و محدثین ہمیشہ دیتے رہے ہیں اس کتاب میں انہوں نے ایک واقعہ اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ایک واعظ صاحب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے بالکل سامنے بہت بلند آواز سے وعظ کیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ زمانہ لاؤڈ سپیکر کا نہیں تھا لیکن ان کی آواز بہت بلند تھی اور اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یکسوئی میں فرق آتا تھا۔ یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ یہ صاحب بلند آواز سے میرے گھر کے سامنے وعظ کہتے ہیں جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور مجھے کسی اور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کو پیغام بھیج کر انہیں وہاں وعظ کہنے سے منع کیا لیکن کچھ عرصہ بعد واعظ صاحب نے دوبارہ وہی سلسلہ شروع کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے خود جا کر ان صاحب کو پکڑا اور ان پر تعزیری سزا جاری کی۔

(اخبار المدینہ لعمر بن شبہ ص ۱۵ ج ۱)

Marfat.com
Marfat.com

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ط اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحمیر O

ترجمہ: اور اپنی آواز کچھ پست کر بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔

حاشیہ: یعنی شور وشغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔

مدّعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے۔

واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کرن کرن سورج'' کے انتساب میں لکھا:

''آباد شہر کی اس مسجد کے نام جس میں لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتا''

کتنا معنی خیز جملہ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

نمازی کے پاس باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں

فقہائے کرام اور اعلیٰ حضرت کا موقف

محمد عبدالغفور شرقپوری کی اس کتاب میں اہل سنت و جماعت (بریلوی) کے جید علمائے کرام اور مفتیان عظام کی تقریظیں پڑھنے کے لائق ہیں ان کے پیشِ نظر بھی اعلیحضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ تھے جب انہوں نے تقریظیں لکھیں تقریباً ایک صدی گزشتہ میں ضروریاتِ دین سے یہ مفتیان یقیناً آگاہ ہیں۔ اپنی ذاتی رائے کو ان مفتیان اور جید علمائے کرام پر ترجیح دینا نامناسب ہے۔

معمولی سا چندہ جمع کرنے کے لیے بھی لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّلاً چند آیات مبارکہ کی تلاوت کرنے کے بعد چندہ کی بار بار اپیل کی جاتی ہے۔ فلاں شخص نے ایک روپیہ جزاکم اللہ فلاں نے پانچ روپے بھیجے جزاکم اللہ اور یہ گردان آدھ آدھ گھنٹہ جاری رہتی ہے۔ اس مولوی صاحب کی آواز صرف ان کے محلّہ والے ہی نہیں بلکہ اردگرد دس محلوں میں گونجتی ہے اور وہاں کے لوگوں کا سکون برباد کرتی ہے۔ طالب علم ہوں بوڑھے ہوں سکول کے بچے ہوں، نماز کی ادائیگی میں مصروف ہوں، تلاوت میں مصروف ہوں مگر مولوی صاحب ہیں کہ ان کے چندہ کی اپیل سے ان کے آرام میں ضرور مخل ہو کر رہیں گے۔ علماء کرام توجہ دیں اور شعائرِ اسلام کو مذاق بننے سے بچائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران:۱۹۱)

روزِ محشر کہ جاں گداز بود اوّلین پرسشِ نماز بود

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ۔ نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی سے چلے

کیا خبر صبح ہو کہ یا نہیں اور تو ہو جائے دفن زیرِ زمین

نیکوئی کن و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

یہ بات لکھی ہے بوعلی نے آبِ زر سے
سونے سے آدمی کو بے حد خطر ہے

سونے: یہاں دو معنی ہیں۔(۱) صاحب دولت، (۲) نیند کرنے والا
اولاً دولت لٹ جانے کا خطرہ ثانیاً خوابِ غفلت میں ادائیگی نماز کی کوتاہی اور ذکر اللہ سے محرومی۔

حسن والے حسن کا انجام دیکھ لے
ڈوبتے ہوئے سورج کی شام دیکھ لے

غافل تجھے گھڑیال دیتا ہے منادی گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

Marfat.com
Marfat.com

موت کو غافل سمجھا ہے اختتامِ زندگی　　یہ ہے شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی

مَنْ صَلَّی العِشَاء فی جماعة فکانّما قَامَ نِصفَ لیلةٍ مَن صلّی الصُبْحَ فِی جماعةٍ فکَانَّمَا صلّی اللَّیلَ کُلَّه. (مسلم، مسند احمد)

جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔

مَن صَلَّی الصُّبْحَ فِی جماعَةٍ فهو فی ذمة اللّٰهِ.

(مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے۔

نماز بہترین عبادت ہے ادائیگی نوافل نور علیٰ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

"واسجدوا واقترب" (القرآن الکریم)

زندگی آمد برائے بندگی　　زندگی بے بندگی شرمندگی

حالتِ سجدہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ترین مقام پر ہوتا ہے۔ لہٰذا کثرتِ نوافل کو معمول بنائیں اختتام پر الحمدللہ رب العالمین پڑھ کر یہ دعا کریں:

اللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ اِیمَاناً مُستَقِیماً وَّفضلاً دائماً و...

Marfat.com
Marfat.com

ارحمۃ والصلوٰۃ والسلامُ علیٰ رَسُولہٖ الکریمِ الامینِ الرؤفِ الرّحیم

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے جو بھی ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

مَن صلّی البر دینِ دَخلَ الجنّۃ (مسلم)

جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر وعصر) پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

رَکعتُ الفَجرِ خیرٌ مِن الدّنیَا وَ مَا فِیھا. (مسلم)

فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔

فتح الباری میں ہے کہ ان دونوں نمازوں پر محافظت کرنے والے کو سب سے اعلیٰ انعام اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ بحرمت سید الابرار توفیق رفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com
Marfat.com

فیملی پلاننگ Family Planning

خاندانی منصوبہ بندی

1) نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ (۲:۲۲۳)

اور عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنے کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

2) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (۴:۳)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں جو تمہیں خوش آئیں دو تین اور چار پھر جو عدل وانصاف پر قادر نہ ہو اسے ایک بیوی پر اکتفا کرو۔

3) حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (احقاف:۱۵)

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں۔

4) وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (۲:۲۳۳)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس

ہر کسان کھیتی میں بیج اس وقت ڈالتا ہے جب کھیتی سے اپنی چاہت کے

Marfat.com
Marfat.com

مطابق فصل غلہ سبزی اور پھل لینا مقصود ہوتا ہے بے سوچے سمجھے اندھا دھند غیر محتاط (Reckless) طریقہ سے کاشت نہیں کی جاتی۔ خَیرُ الاُمُورِ اَوسَاطُھَا کے مصداق اسلام میں میانہ روی اور اعتدال سے کام سرانجام دینے کی بھی واضح ہدایات موجود ہیں۔

5) النکاح مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ.

نکاح کرنا میری سنت ہے جو اس سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

6) عورت مرد کے لیے زنا سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ شادی کرنا اس لیے بھی ضروری ہے بلکہ ایک اچھے شریک زندگی (Spouse) کے لیے نہایت خوشگوار اور پرسکون زندگی گزارنے کا ایک ذریعہ ہے تاہم عورت کو ضرورت سے زیادہ شہوت رانی کے لیے استعمال کرنا دونوں کے لیے مضر صحت ہی نہیں بلکہ فرائض نماز وغیرہ اور حلال روزی کے لیے کسب معاش میں ایک بڑی رکاوٹ بھی ہے۔ جس سے انسان کو دنیوی اور اخروی توشہ باحسن الوجوہ حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے ہر صحبت جماع کے بعد غسل فرض قرار دیا گیا ہے۔ مالتھس کی تھیوری آبادی Maithusian Theory of Population.

7) آبادی کا اضافہ جیومیٹریکل پروگریشن (Geometrical Progression) سے ہوتا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ آبادی کی رفتار

Marfat.com
Marfat.com

and so 65536x65536=256x256=16x16=4x4=2x2 on so forth

X 65536

65536

393216

196608x

327680xx

393216xxx

4,29,49,67,296

یعنی چار ارب انتیس کروڑ انچاس لاکھ سڑسٹھ ہزار دو سو چھیانوے نفوس، اس کے بعد چار ارب ....ضرب چار ارب .... کا ہندسہ حاصل ہوگا۔ مطلوب Figure صرف پانچ مراحل میں طے ہوئے۔

8) اللہ تبارک وتعالیٰ نے آبادی کے بے تحاشا اضافہ کو روکنے کے لیے قرآن مجید میں واضح حکم دیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں، اڑھائی سال فرما کر اس کی مزید وضاحت تیں ماہ کے عرصہ حمل ورضاعت سے کیا اس سے ایک مسئلہ واضح ہوا کہ حمل کی مدت چھ ماہ سے نو ماہ تک ہے اگر کسی عورت کے ہاں چھ ماہ حمل کے بعد بچہ پیدا ہو تو ولدالزّنا کی تہمت سے پہلے اس کی تحقیق بے حد ضروری ہے جو مائیں اپنے

Marfat.com
Marfat.com

بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں عام طور پر ان کو رضاعت کے دوران قرارِ حمل نہیں ہوتا الا ماشاء اللہ۔ ایسی عورتیں چھاتی کے کینسر (Breast Cancer) سے بھی محفوظ رہتی ہیں۔ بچوں کو بوتل کے ذریعے دودھ پلانے (Bottle Fed) عورتیں اکثر Infection کے امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ان کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ جو دودھ بچے کو پلایا جاتا ہے وہی دودھ اگر ماں بطور اضافی غذا استعمال کرے تو نہ صرف اس کی اپنی صحت اچھی ہو گی بلکہ نونہال بھی تنومند ہو گا اور امراض سے محفوظ رہے گا۔

ہر فرد ہے ملّت کے مقدر کا ستارہ

9) عورت کو دوسرے بچے کی پیدائش میں ایک معقول وقفہ مل جاتا ہے جس سے اس کی جسمانی صحت اچھی رہتی ہے Physical Fitness ایک اہم بات جو عام طور پر نظر انداز کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کھیتی سے فصل لینے کے لیے ضروری ہے کہ زمین کو ہر طرح تیار کیا جائے تو فصل اور پھل اچھے ہوتے ہیں اسی طرح عورت کو حاملہ کرنے سے پہلے اس کی صحت کا ہر طرح ٹیسٹ کرانا چاہیے لیکن کم علم لوگ شہوت رانی سے مغلوب ہر وقت بیمار عورت کو زیرِ بار کر کے اس کے ساتھ ظلم کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسندیدہ ہے۔ بے حد ظلم نہیں بلکہ گناہ بھی ہے عالم کہلانے والے لوگ بھی انہی اثرات میں گھرے ہوئے ہیں۔

10) دینِ اسلام زمینی حقائق (Ground Facts) کو ہر وقت پیشِ نظر

Marfat.com
Marfat.com

رکھنے کی ہدایت کرتا ہے مکہ مکرمہ میں تیرہ سالہ اسوۂ حسنہ اس کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ہستی اگر چاہتے تو ایک پھونک کے ذریعے کفار کو مغلوب کر سکتے تھے مگر انہوں نے جب تک مناسب طاقتِ مقابلہ حاصل نہ کی قتال نہ کیا۔ بچوں کی تعداد میں اضافہ سے پہلے ہر ذی شعور آدمی کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مکان و وسائل پر نظر رکھے بچوں کی چارپائی کے لیے جگہ نہ ہو اور نہ ہی نان ونفقہ، تعلیم تربیت **College Expenses,** **School Fee** دیگر ضروریات میّسر ہوں۔ بچے زیادہ پارک کم، گلی گلی میں کرکٹ، ٹریفک بلاک، کار اور موٹر سائیکل چلانا مشکل، یہ تنزل کی علامات ہیں اقتصادی منصوبہ بندی سے لوگوں کے لیے کام فراہم کر کے خوشحالی کا حصول آسان بنایا جائے تاکہ دوسری قوموں کی مسابقت کی جا سکے۔ اور وہ اولاد میں اضافہ کرتا چلا جائے اور نہ صرف خود دوسروں کا محتاج ہو بلکہ اولاد بھی دوسروں کی محتاج رہے۔

11) حالیہ تاریخ میں مسلمانوں کے لیے عبرتناک واقعات افغانستان اور مقبوضہ کشمیر میں واقع ہوئے ہیں۔ **N.G.O**

Non Government Organization جن کی سرپرستی مالی وسائل کی وجہ سے غیر مسلم کرتے ہیں انہوں نے بے شمار افغانیوں اور کشمیریوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائی بنا لیا۔ کاش مسلمان اس طرف توجہ دیں اور کفار کے زیرِ کفالت جانے کو محسوس کریں۔

Marfat.com
Marfat.com

سرکارِ دو عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے بھی ایسی مفلسی سے پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے علماء کو چاہئے کہ عامۃ النّاس کو ان امور سے آگاہ فرما دیں تا کہ وہ دنیوی اور اخروی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ

12) بیوی کو حمل سے بچانے کے لیے طریقہ عزل بھی ہے کہ وقت انزال عورت سے علیحدہ ہو جائے جس کی شرعاً بھی اجازت ہے۔

13) ابتدأ اسلام میں آبادی بہت کم تھی اور زمین بہت وسیع لیکن آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے آبادی زیادہ اور وسعت زمین (Comparatively) کم ہے۔ بچے زیادہ مکان کم، ڈسپنسریاں کم، بس ویگنیں کم، سکول کم، کالج کم، یونیورسٹی کم، ٹرانسپورٹ کم، اساتذہ کم، طالب علم زیادہ تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ چادر کے مطابق پاؤں پھیلائے جائیں۔ غیر مسلم ممالک حتیٰ کہ مسلم ممالک بھی جہاں آبادی کم ہے مسلمانوں کو آباد کرنے کے لیے تیار نہیں اسلامی جذبہ ہمدردی مفقود ہے حالانکہ تبلیغ اسلام زوروں پر ہے مگر عملی کردار اسلام کے بالکل منافی ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولُو الاَبْصَار. کہ "مردماں بسیار و جا تنگ است" کا درمان ڈھونڈنا ضروری ہے۔

14) سرمایہ دارانہ نظام میں اس وقت دس فیصد امیر ترین لوگوں کے پاس 85 (پچاسی) فیصد سے زیادہ دولت مرکوز ہے جبکہ دنیا کے آدھے غریبوں

Marfat.com
Marfat.com

کے پاس ان کے مقابلے میں صرف ایک فیصد رہ گیا ہے۔ سٹے باز فیوچر ٹریڈرز اور سرمایہ دار مصنوعی قحط پیدا کر کے اور قیمتوں میں اضافے سے بے تحاشا منافع حاصل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام میں فیوچر ٹریڈنگ سے منع کیا گیا ہے۔

"جس نے ایسی زمین کو کاشت کرلیا جو کسی اور کی ملکیّت نہیں تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔" (بخاری)

جو میرے ذکر قرآن سے منہ موڑے گا اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔ (القرآن)

لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو چکی ہے۔

یہ حکومت کا اوّلین فرض ہے کہ وہ غیر مزروعہ اراضی کے چپّہ چپّہ کاشتکاری کا انتظام کر کے (بذریعہ ڈیم ٹیوب ویل) بلاٹیکس زرعی مشینری کی درآمد، جدید زرعی مشینری کی تیاری اندرونِ ملک کسانوں کو بہترین زرعی ٹیکنالوجی، کھادیں وغیرہ سستے داموں دستیاب کرے تاکہ غذائی پیداوار بڑھا کر قلت کو دور کیا جا سکے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ضروریاتِ زندگی آسانی سے فراہم ہوں اور غیروں (کافروں مشرکوں) کی محتاجی سے بچ جائیں اور غیر شرعی منصوبہ بندی کے طریقوں سے نجات مل سکے۔

6)

ہوائیں ان کی فضائیں ان کی سمندر ان کے جہاز ان کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر؟ بھنور ہے تقدیر کا بہانہ

Marfat.com
Marfat.com

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا عالم پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمارخانہ

ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا — اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد
اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰ انگریز — سیاہ روز مسلمان رہے گا پھر بھی غلام
کس نباشد در جہاں محتاج کس — نکتہ شرع مبیں ایں است و بس

دنیا میں چھپن ممالک کی سب سے بڑی تنظیم آرگنائزیشن آف اسلام ممالک (Organization of Islamic Countries) ہے جس کے تمام ممالک اس وقت طاغوتی طاقتوں کے غلام ہیں۔ اس پر کسی نے خوب طنزاً کہا:

صد افسوس میں اس کو دیکھ رہا ہوں

Oh I See (O.I.C)

This is an

Organisation wihtout

Teeth.

نہایت افسردگی کے ساتھ؟؟

نقل کفر کفر نباشد

Marfat.com
Marfat.com

اضافہ آبادی کے بارے میں چند اصولی باتیں

11 جولائی 1994ء کو عالمی بہبود آبادی کے دن کے طور پر منایا گیا پوری دنیا کی طرح پاکستان میں یہ دن اسی جذبہ وجوش سے منایا گیا کہ اب ہم ہر حال میں اس بڑھتی ہوئی آبادی کو کم کریں ورنہ اس زمین پر اب ہمارے بسنے کے مواقع ختم ہو رہے ہیں اس ضمن میں ہر طرف سے ایک ہی صدا بلند ہو رہی تھی "کم بچے خوشحال گھرانہ" "چھوٹا خاندان زندگی آسان" لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ واقعی صورتحال ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ ملکی وسائل کے مقابلہ میں آبادی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اب اگر اس کو روکا نہ گیا تو یہ ہر چیز کو بہا کر لے جائے گی لیکن اگر ہم ملکی وسائل کے استعمال کا دقتِ نظر سے مطالعہ کریں کہ ہمارے ملک میں 2.5 فیصد وسائل بھی شاید ابھی استعمال نہیں کئے گئے اور ہمارے ہاں اجتماعی سیرت و کردار کی حالت یہ ہے کہ اب یہاں سرکاری و اجتماعی فرائض دیانتداری سے انجام دینے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے اور ہمارے تعلیمی معیار سے تو ہر سمجھدار آدمی خوب واقف ہے۔ اس لیے ہمارے ملک میں جس چیز کی ضرورت اس وقت ہے وہ پڑھے لکھے لوگوں میں ملک وقوم کی خدمت کا سچا جذبہ پیدا کرنا ہے تاکہ وہ اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دیں اور ہم اپنے معیارِ تعلیم کو صحیح خطوط پر استوار کریں تاکہ یہ ملک حقیقی ترقی پر گامزن

Marfat.com
Marfat.com

ہو سکے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم ضبطِ ولادت کے بارے میں چند اصولی باتیں لوگوں پر واضح کر دیں تو ہمیں نہ صرف بہبودِ آبادی کے اس شور شرابے سے نجات مل سکتی ہے بلکہ اس کے اثرات بھی امید ہے بہت نمایاں طور پر واضح ہوں گے لیکن اسے بتانے کے لیے ہمیں اپنے تعلیم و تعلم کے نظام کو درست کرنا ہوگا۔ وہ اصولی بات یہ ہے کہ "اگر ہم اس کائنات کے نظام کا مطالعہ کریں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہاں پر کچھ معاملات تو ایسے ہیں جو اللہ کے حکم سے کسی کی مداخلت کے بغیر وجود پذیر ہوتے رہتے ہیں اور ان میں اس کی حکمت و قدرت نہایت واضح ہوتی ہے یعنی سورج اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے وقت پر غروب ہوتا ہے اسی طرح اس بات کا فیصلہ بھی خدائے بزرگ و برتر خود کرتا ہے کہ اب فلاں شخص کو فلاں ملک، فلاں جگہ اور فلاں شخص کے گھر میں پیدا ہونا ہے اور ایک خاص مدت تک اس دنیا میں رہنا ہے۔ یہ وہ معاملات ہیں جن میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں البتہ ہماری زندگی کے کچھ امور ایسے ہیں جو اصلاً تو اللہ کے حکم ہی سے ہوتے ہیں لیکن انسان ان کے انجام پانے کا ذریعہ اور سبب بنتا ہے ان کاموں کو انجام دینے کے لیے پروردگار عالم نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔

اس لیے انسان کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر کام کو انجام دیتے ہوئے اسے ہر حال میں اپنی عقل استعمال کرنی چاہیے۔

اب اس اصول کی روشنی میں بچے کی پیدائش کا معاملہ بھی سمجھا جا سکتا

Marfat.com
Marfat.com

ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر بچے کی پیدائش اللہ کے حکم سے ہوتی ہے لیکن اس کا ذریعہ اور سبب انسان بنتا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی عمل ہے جیسے کسان فصل اگاتا ہے قرآن میں متعدد مقامات پر کہا گیا ہے کہ یہ کھیتی تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ بے شک کھیتی اللہ کے حکم سے اگتی ہے لیکن کسان ہی اس کا ذریعہ بنتا ہے۔ کسان فصل اگاتے وقت اپنی عقل کو استعمال کرتا ہے زمین، پانی، وغیرہ کا خیال ضرور رکھتا ہے، اسی طرح بچے کی پیدائش کے معاملے میں بھی مندرجہ ذیل امور کو لازماً ملحوظ رکھنا چاہیے۔

1) جس ماں کو بچہ پیدا کرنے کی ذمہ داری دی جارہی ہے کیا اس کی صحت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ نئے بچے کی پیدائش برداشت کر سکے گی۔ مزید یہ کہ آج کے تمدّنی حالات کی وجہ سے ہماری خواتین میں وہ سخت جانی باقی نہیں رہی اور اب صحت کا معیار بھی بہت حد تک گر گیا ہے۔ اس لیے ہر شخص اس بات کو مدِ نظر رکھے کہ اس کی بیوی کتنے عرصے تک دوسرے بچے کی پیدائش کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے ہاں یہ وقفہ دو سال ہو اور کسی اور شخص کے ہاں یہ وقفہ چار یا پانچ سال کا ہو چنانچہ ماں کی صحت کا لحاظ صحت مند اولاد کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

2) اس مسئلہ کا دوسرا پہلو بچوں کی تعلیم و تربیّت ہے ماں بچوں کے لیے ابتدائی یونیورسٹی کا درجہ رکھتی ہے اس لیے زیادہ بچوں کا رش ماں کے

Marfat.com
Marfat.com

لیے زیادہ مشکلات کا باعث بنتا ہے اور بچوں کی حق تلفی بھی ہوتی ہے یعنی ابھی ماں ایک بچے کی تعلیم و تربیت سے فارغ نہیں ہوئی تھی اور آپ اس پر مزید ایک بچے کا بوجھ لاد دیں، آج جبکہ ہمارے معاشرے میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا نظام زبردست فساد کا شکار ہے ماں کی آغوش کی تربیّت کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

اسی طرح بہت سارے اور معاملات ہیں جن کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر شخص اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے اور یہاں یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ یہ معاملہ صرف جائز و ناجائز ہی کا نہیں بلکہ بعض حالات میں بچے کی پیدائش کا موخر کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ ان ساری باتوں کو ملحوظ رکھنے کے بعد اس بات کو بھی اصول کے طور پر واضح ہونا چاہئے کہ بچہ پیدا ہو گیا تو کھائے گا کہاں سے؟ تو ایسا سوچنا بالکل کفر ہے لیکن معاملہ صرف کھانے کا نہیں اس کے بہت سے دوسرے پہلو بھی ہیں۔

اس لیے ہمیں چاہئے کہ اگر ہم لوگوں کی صحیح تربیت پر زور دیں اور جہالت کو دور کیا جائے تو وہ ساری باتیں لوگوں کی سمجھ میں آجائیں گی جنہیں خاندانی منصوبہ بندی کی مہم پر کروڑوں روپے خرچ کر کے غلط طریقوں سے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

''خوشحالی نہ تو قید خانے کے نظام سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ منظم نسل کشی سے، خوشحالی پیدا کرنے کے لیے ضرورت ایک ایسے نظام کی ہے جو

Marfat.com
Marfat.com

مندرجہ ذیل باتوں کا پورا پورا اہتمام کرے۔

1) عُمّالِ حکومت (خاص طور پر بڑے اربابِ مناصب) سادہ اور کفایت شعارانہ زندگی بسر کریں تاکہ ان کی زندگی دوسروں کے لیے نمونہ بنے اور قومی خزانے پر ان کا بار کم سے کم پڑے۔

2) ہمارے ملک میں حصولِ دولت کے جو ذرائع موجود ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور ان کو ترقی دینے کی کوشش کی جائے۔

3) استحصال اور جلبِ زر کے وہ تمام راستے بند کر دیئے جائیں جو اسلام میں ممنوع ہیں۔

4) عیاشی اور فضول خرچی کی وہ راہیں روک دی جائیں جن سے اسلام نے روکا ہے۔

5) خوشحال طبقے کے اندر نفاق، کفایت شعاری اور سادگی کا جذبہ ابھارا جائے اور اس کا نمونہ خود اربابِ اقتدار پیش کریں۔"

اس لیے ہم تعلیم کے ذریعے لوگوں کے ذہن میں دین کا یہ تصور راسخ کریں کہ بچے بے شک اللہ پیدا کرتا ہے لیکن چونکہ انسان اس کا ذریعہ بنتا ہے اس لیے اس معاملہ میں عقل و شعور سے کام لینا چاہیے۔

باطل کو چکانے میں کئی سال کے قرضے
واللہ برس جائے جو کہہ دیں کہ برس اور
اس شہر کی تعمیر ہوئی بیس برس میں

Marfat.com
Marfat.com

لازم ہیں مرمت کے لیے بیس برس اور

(رئیس امروہوی)

جس دور میں وسائل معاش و معیشت کی کمی ہو اور آبادی روز بروز بڑھ رہی ہو کہ اس صورت میں خاندانی منصوبہ بندی شرعاً جائز ہو گی۔ خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی یا نیم اجتماعی۔

مسئلہ آنے والی روح تو آ کر ہی رہے گی۔

The inevitable must happen

یہ معاملہ تقدیر کا ہے اور خاندانی منصوبہ بندی تدبیر سے ہے انسان کا کام تدبیر کرنا ہے کوشش کرنا ہے آگے اسے نتیجے تک پہنچانا رب العالمین کا کام ہے اور اسی کا نام توکل ہے آنے والی روح آ کر رہے گی اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ احتیاطی تدبیر اور کوشش نہ کریں۔ اگر کوشش کرنا اور تدبیر کرنا اللہ رب العزت کے نظام ربوبیت میں دخل دینا ہے تو مرنے والے کو مرنا ہوتا ہے اور جینے والے نے جینا ہی ہوتا ہے تو ہم بیمار کے لیے علاج کیوں کرتے ہیں اور علاج پر ہزاروں روپے کیوں خرچ کرتے ہیں؟

خوراک کے لیے کوشش کیوں کرتے ہیں؟

انسان کا کام ہے فقط تدبیر کرے یہی اللہ رب العزت کی ذات پر توکل ہے۔

کسی ملک کی حقیقت ایٹم بم نہیں ہے بلکہ اس کی معاشی اور اقتصادی

Marfat.com
Marfat.com

مضبوطی ہے یہ بات ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کے بعد ایٹمی تخلیق کے اہم ترین سائنسدان ڈاکٹر ثمر مبارک نے کہی ہے ڈاکٹر عبدالقدیر خان metallurgy کے ماہر ہیں جبکہ ایٹمی اور میزائل ٹیکنالوجی کے حصول میں ڈاکٹر ثمر مبارک کی خدمات بہت زیادہ ہیں امریکہ برطانیہ یورپ اقتصادی مضبوطی کی وجہ سے دنیا پر اپنی Remote حکمرانی قائم کیے ہوئے ہیں۔

اے زرتو خدا نئی لیکن بخدا قاضی الحاجاتی

پہلے تو محاورہ تھا:

Money makes the mare go.

لیکن آج کل یہ محاورہ بدل چکا ہے۔

Money makes the donkey go.

امریکہ دنیا کے تمام کمزور ممالک کو گاجر اور چھڑی کے ذریعے تابع رکھتا ہے۔

Carrot + Stick Policy

ایک طرف گاجر کھانے کو دیتا تو دوسری طرف حکم عدولی پر چھڑی مارتا ہے کوئی اس کو روکنے کی پوزیشن میں نہیں۔ احتجاجی بیانات اور مظاہروں میں سوائے اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دو قدم آگے بڑھنے کی بجائے ہزار قدم پیچھے دھکیلے جاتے ہیں۔ اہلِ دانش حضرات اس کی طرف قوم کی توجہ مبذول کرائیں اور تعمیری منصوبوں کے حق میں عامۃ الناس

Marfat.com
Marfat.com

اور نام نہاد لیڈروں کو راغب کریں اور شروع کرائیں وگرنہ حالات کے سدھرنے کی امید محض ایک سراب ہے۔

تقدیر کے قاضی کا فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

(اقبال)

نورِ بصیرت

قرآنِ پاک میں ارشاد ہے ''مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے سوائے کسی سے نہیں ڈرتا۔''

سورۃ البقرہ میں فرمایا: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کرنے سے روکتا ہے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرتا ہے۔

گویا ذکرِ الٰہی سے مسجدوں کی آبادی ہے اور مساجد میں ذکر کرنے سے روکنا ظلم ہے سورۃ الجن میں ارشاد ہے ''اور یہ کہ مساجد اللہ کی ہیں پس تم (ان میں) اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔'' بے شک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ مبارکہ سے گزارش کر لی جائے، اللہ تعالیٰ سے مانگتے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

سورۃ الاعراف میں فرمایا: ''اے آدم کی اولاد! ہر مسجد میں اپنا قبلہ رخ

Marfat.com
Marfat.com

(قبلہ کی جانب) کرتے ہوئے اس کے بعد فرمایا: ''اے آدم کی اولاد! ہر مسجد میں زینت (خوشنما لباس) اختیار کرو'' اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضری دیتے وقت نہ صرف پورا لباس ہونا چاہیے بلکہ اپنی استطاعت کے مطابق اچھا لباس پہننا چاہیے۔ جو لوگ اپنے پاس لباس کے ہوتے ہوئے اسے نہیں پہنتے انہیں اس آیت کے مضمون پر غور کرنا چاہیے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجدوں کو بہشت کے باغات فرمایا، وہاں بدبودار چیز کھائے جانے سے منع فرمایا۔ مسجد میں ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے بھی منع فرمایا مسجدیں رحمت و برکت وسلامتی کے مقامات ہیں، مگر آج کل لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال نے انہیں لوگوں کے لیے باعثِ زحمت بنا دیا ہے۔ تہجد کی نماز خاص حضوری کی نماز ہے مگر یہ انفرادی نماز ہے نماز باجماعت نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوائے اور کسی پر فرض نہیں، اس لیے اس کی اذان نہیں۔ تہجد کی اذان لاؤڈ سپیکر پر کہنا اور نماز فجر سے پہلے لاؤڈ سپیکر پر تقریر یا نعت شریف شروع کر دینا اہل محلہ کو بلاضرورت پریشان کرنا انہیں دین سے متنفر کرتا ہے جو یقیناً ناپسندیدہ فعل ہے۔ مسجد میں جائیں تو وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کے بیٹھنا چاہیے۔ ذکر، نماز، دعا، مراقبہ میں مشغول رہنا چاہیے، دعا میں بندہ اپنے رب سے بات کرتا ہے مراقبہ میں اپنے رب کی بات سنتا ہے۔

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا پاس ایک مجذوب بیٹھا تھا وہ نماز پڑھ چکا تو

Marfat.com
Marfat.com

مجذوب نے کہا: "نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں نماز ہی تو پڑھی ہے۔ مجذوب نے کہا: کیسی نماز تھی، کبھی تو ادھر دوڑ جاتا تھا کبھی ادھر۔" بعض لوگ نماز میں بلاضرورت کبھی سر کھجاتے ہیں کبھی پہلو، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے ساتھ والوں کی توجہ میں بھی فرق پڑتا ہے۔

وَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَداً۔ سورۃ الجن

ترجمہ کنزالایمان اور اشرفعلی تھانوی نے تدعوا کا ترجمہ پوجنا/عبادت کرنا ہی لکھے ہیں اگر پکارنا مراد ہو تو کسی شخص کو بھی بلانا اور بات کرنا مشکل ہو جائے گا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے نابینا صحابی کو بینائی حاصل کرنے کے لیے جو دعا بتلائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیکَ بِنَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَسَّلْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّ فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ۔ (ترمذی شریف، طبرانی، ابن ماجہ)

دعا کے درمیان سرکارِ دوعالم کے وسیلۂ جلیلہ کا ذکر حرف نداء سے ہے جو معترض حضرات صدقِ دل سے توجہ فرمائیں، شک یقیناً رفع ہو جائے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ال عمران:۱۹۱)

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(اقبال علیہ الرحمۃ)

گناہوں سے بچنے کے لیے انسان اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھے یہ نسخہ کیمیا ہے اس پر عمل کر کے دیکھیں۔

چار قہار تیری ڈولی لے چلے ترُپے شہر خموشاں وتے

(وارث شاہ)

عاقبت منزلِ ماوادی خموشاں است حالیہ غلغلہ در گنبد افلاک انداز

(سعدی علیہ الرحمۃ)

فرشتہ ہر روز کرتا ہے منادی چار کوٹوں پر
محلاں اونچیاں والے تیرا گور ٹکانا

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی و پرسشِ جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کرنا دعا آج کی رات ہے

استغفار، درود شریف، کلمہ تمجید کے اوراد بہترین وظیفہ ہیں۔

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل

Marfat.com
Marfat.com

مسافر شب کو اٹھتا ہے جو جانا دور ہوتا ہے
کمپنی کھولئے یا ٹال، قورمہ کھائے یا دال، زندگی بہر حال گزر جاتی ہے۔

روکھی سوکھی کھا کے تے ٹھنڈا پانی پی
ویکھ پرائی چوپڑی تے نہ ترسائیں جی

(حضرت بابا فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمۃ)

ہر مومن کو ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دنیا عارضی ٹھکانا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ دنیا میں ایک مسافر کی طرح زندگی بسر کرو۔

اے جگ نہ میرا نہ تیرا چڑیاں رین بسیرا
ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت خود رفت و منزل بدیگرے پرداخت
مالک ہر شی خدا است ایں امانت چند روزہ نزدِ ما است

ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ تسبیح و مناجات کی جائے۔

اِیَّاکَ نَسْتَعِینُ. سبحان اللّٰہ وبحمدہ و سبحان اللّٰہ العظیم.

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْتَ سُبحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ

حتی الامکان کثرت سے پڑھا جائے۔

صلّی اللّٰہ تعالیٰ علٰی حبیبہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وسلّم تَسْلِیماً کَثِیراً اَبَداً.

Marfat.com
Marfat.com

درود شریف چونکہ سب سے اعلیٰ وظیفہ ہے اس کی کثرت کی جائے بعض مفسّرین نے کم از کم تین سو کے عدد پر کثرت کا اطلاق بتایا ہے لہٰذا تین صد بار روزانہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ توفیق عطا کرے تو مزید شکرگزار ہونا چاہئے۔

نبی کریم الرّؤف الرّحیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے یہود نے پوچھا کہ سب سے بڑی شہادت کیا ہے جس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

شَهِدَاللّٰهُ اَنَّه لَا اِلٰه اِلَّا هُو والْملٰئكةُ وُ اولو العلم قائماً بالقِسط لَا اله اَلّا هُو العزيزُ الحكيم (العمران:۱۸)

اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی، عزت والا حکمت والا جس عالم کی صحبت سے اللہ تعالیٰ کے خوف اور حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت میں کمی آئے وہ عالم نہیں ظالم ہے۔ اولوالعلم میں انبیاء کرام اولیاء عظام علماء اعلام تمام حضرات شامل ہیں خود رب کا اپنی توحید کا اعلان فرمانا یہ رب کی گواہی ہے۔ علماء بڑی عزت والے ہیں کہ رب نے انہیں اپنی توحید کا گواہ اپنے ساتھ بنایا مگر یہ علماء ربانی ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

علم دین کی اہمیت:

وَیُعَلِّمُھُمُ الکتٰبَ وَالحِکْمَۃَ (القرآن) اِنَّما بُعِثْتُ مُعَلِّماً.

باجھ علموں جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

بنی آدم از علم یابد کمال نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

(سعدی علیہ الرحمۃ)

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کے مطابق

عالم فاضل میرے بھائی ایہ پا پڑھیاں نے جان کھپائی

سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

چوں شمع از پئے علم باید گداخت کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اٹھ فریدا سُتیا تو جھاڑو دے مسیت

تو سُتا رب جاگدا، تیری ڈاہڈے نال پریت

اٹھ فریدا وضو ساز، صبح نماز گزار

جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی.

اس دن کہیا محمد ﷺ سرور ایہہ نہیں امت میری

وقَالَ الرّسولُ اِنّ قَومِی اِتَّخذُوا ھٰذا القُرآنَ مَھجُوراً.

(القرآن)

ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے کہ تعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمی میں

Marfat.com
Marfat.com

یہ نوبت نہ آجائے جہاں بخشش کی امید ہی ختم ہو جائے۔ (الامان والحفیظ)

ضروریاتِ دین کا تقاضا ہے کہ: اشاعت دین اسلام کے لیے عمرہ کا ٹکٹ دینے کی بجائے ترجمہ کنزالایمان، محبت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر مبنی کتب ورسائل زیادہ سے زیادہ چھپوا کر تقسیم کیے جائیں تاکہ وہابیّت کے سیلاب کو روکا جاسکے جو غیر ملکی امداد کے سبب عامۃ النّاس کو گمراہ کر رہے ہیں چودہ سو سال سے جمہور مفسّرین ومحدّثین اور اولیاء کرام کی تعلیمات کے خلاف لٹریچر چھاپ کر مفت تقسیم کرتے ہیں سیدھے سادے لوگوں سے یہ کہتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے چھپ کر آئی ہیں سادہ لوگ ان کی سازش سے آگاہ نہیں ہوتے کہ کس طرح یہ امت میں افتراق پیدا کر رہے ہیں۔

قرآن مجید میں ''رَاسِخُونَ فِي العِلم'' ''فَاسئَلُو اهل الذِّکرِ ان کُنتم لَا تَعلَمُون'' کہ انہیں کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ حضرت علی کرّمَ اللّٰہُ وجہہ الکریم نے ایک ایسے شخص کو جو ناسخ ومنسوخ سے ناواقف تھا زبردستی منبر سے اٹھا کر مسجد سے باہر بھجوادیا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اگر مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے کا موقع فراہم ہو جائے تو اربوں کھربوں بار اس ذاتِ باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ شیطان لعین اکثر انسان کو یہ دھوکا دیتا ہے کہ اگر کوئی اچھا کام سرانجام پا جائے تو نفس کو ابھارتا ہے اور یہ کہلواتا ہے کہ دیکھا ''میں نے کیا

Marfat.com
Marfat.com

ڈپلومیسی اختیار کی کیا فنکاری کا مظاہرہ کیا۔ تو گویا اس کام کے لیے سارا Credit اپنے لیے مختص کرتا ہے لیکن اگر کام میں لغزش واقع ہو اور ناکامی ہو تو کہتا ہے اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا یا قسمت میں نہیں تھا۔ گویا کہ اچھائی کا Credit اپنے لیے اور خرابی کا Discredit خالق و مالک کے کھاتے میں۔ اس وسوسے اور دھوکا سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اچھا کام سرانجام پائے تو کہے ''الحمد للہ رب العالمین!'' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوا اور اس کا شکر گزار بنے اور اگر کہیں ناکامی ہو تو فوراً کہے میرے شامت اعمال کی وجہ سے ہوا اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ العظیم الّذی لَا اِلٰہ اِلّا ھوا الحیُّ القیُّومُ پڑھے۔

مساجد کے قرب و جوار میں رہنے والے مسلمان خوش قسمت ہیں کہ نماز بجماعت کے مواقع آسانی سے میسر ہوتے ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور نماز باجماعت ادا کرنے اور تکبیر اولیٰ کا ثواب حاصل کرنا چاہئے۔

مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنالیا ہے ‌ ‌ ‌ ‌ یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

نماز شروع کرنے سے پہلے حدیث مبارکہ کو ذہن نشین کریں:

اَن تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ تَرَاکَ......

اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے موت اور بوسیدگی کو یاد رکھے۔

روزِ قیامت ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ہمسایہ کہہ کر پکارا جائے گا۔ روز بخشش کا پروانہ عطا ہوگا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

Marfat.com
Marfat.com

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے　　　جو بھی ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

لہٰذا کرمِ وافر ترین اور فضل مانگتے رہنا چاہیئے۔

جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

سدا نہ باغیں بلبل بولے تے سدا نہ عیش بہاراں
انت سب نے خاک وچ ملنا کی شاہاں تے کمہاراں

الدنیا مَزْرَعَۃُ الآخِرۃِ..... دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

''جو کچھ بیج سیں ایس جہاں اتے اوھو روز قیامت وڈھنا ای۔''

ع　گندم از گندم بروید جو زِ جو

کافر کے لیے دنیا لہو ولہب کا سامان گاہ ہے لیکن مومن کے لیے اعمالِ صالحہ کی چراگاہ۔

ایک بادشاہ کے محل کے زیرِ سایہ ایک درویش رات کے وقت تنور کے پاس گزارتا تھا ایک دن بادشاہ نے اس درویش سے پوچھا سردی کی رات کیسے گزری درویش نے کہا آدھی رات تمہارے جیسی اور آدھی رات تم سے بہتر۔ مزید سوال پر وضاحت کی کہ آدھی رات تُو سمور کے بچھونے میں آرام کرتا رہا اور میں نے تنور کے کنارے سو کر گزار دی تو باقی رات کا حصہ بھی نرم وگرم بستر میں سویا رہا اور میں یادِ خدا کرتا رہا اس طرح رات کا ذکر اللہ والا حصہ تجھ سے بہتر رہا:

Marfat.com
Marfat.com

شب سمور گزشت و شب تنور گزشت

رات دونوں کے لیے گزر گئی جس نے توشۂ آخرت جمع کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے محروم ہوا وہ نامراد ہوا۔

خَیرُ النَّاسِ مَن یَّنفَعُ النَّاسَ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔

Marfat.com
Marfat.com

پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کے لیے ایک عبرت آموز واقعہ

یہ 1973ء کی بات ہے عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ چھڑنے کو تھی۔ ایسے میں ایک امریکی سینٹر ایک اہم کام کے سلسلے میں اسرائیل آیا۔ وہ اسلحہ کمیٹی کا سربراہ تھا۔ اسے فوراً اسرائیل کی وزیر اعظم ''گولڈہ مائیر'' کے پاس لے جایا گیا۔ گولڈہ مائیر نے ایک گھریلو عورت کی مانند سینٹر کا استقبال کیا اور اسے اپنے کچن میں لے گئی۔ یہاں اس نے امریکی سینیٹر کو ایک چھوٹی سی ڈائننگ ٹیبل کے پاس کرسی پر بٹھا کر چولہے پر چائے کے لیے پانی رکھ دیا اور خود بھی وہیں آ بیٹھی۔ اس کے ساتھ اس نے طیاروں، میزائلوں اور توپوں کا سودا شروع کر دیا۔ ابھی بھاؤ تاؤ جاری تھا کہ اسے چائے پکنے کی خوشبو آئی۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور چائے دو پیالیوں میں انڈیلی۔ ایک پیالی سینٹر کے سامنے رکھ دی اور دوسری گیٹ پر کھڑے امریکی گارڈ کو تھما دی۔ پھر دوبارہ میز پر آ بیٹھی اور امریکی سینٹر سے محوِ کلام ہوگئی۔ چند لمحوں کی گفت وشنید اور بھاؤ تاؤ کے بعد شرائط طے پا گئیں۔ اس دوران گولڈہ مائیر اٹھی، پیالیاں سمیٹیں اور انہیں دھو کر واپس سینیٹر کی طرف پلٹی اور بولی: مجھے یہ سودا منظور ہے۔ آپ تحریری معاہدے کے لیے اپنا سیکرٹری میرے سیکرٹری کے پاس بھجوا دیجیے۔

یاد رہے کہ اسرائیل اس وقت اقتصادی بحران کا شکار تھا مگر گولڈہ مائیر نے کتنی ''سادگی'' سے اسرائیل کی تاریخ میں اسلحے کی خریداری کا اتنا بڑا سودا

Marfat.com
Marfat.com

کرڈالا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ خود اسرائیلی کابینہ نے اس بھاری سودے کو رد کر دیا۔ اس کا موقف تھا اس خریداری کے بعد اسرائیلی قوم کو برسوں تک دن میں ایک وقت کھانے پر اکتفا کرنا پڑے گا۔

گولڈہ مائیر نے ارکان کابینہ کا موقف سنا اور کہا:

''آپ کا خدشہ درست ہے لیکن اگر ہم یہ جنگ جیت گئے اور ہم نے عربوں کو پسپائی پر مجبور کر دیا تو تاریخ ہمیں فاتح قرار دے گی اور جب تاریخ کسی قوم کو فاتح قرار دیتی ہے تو وہ بھول جاتی ہے کہ جنگ کے دوران فاتح قوم نے کتنے انڈے کھائے تھے اور روزانہ کتنی بار کھانا کھایا تھا۔ اس کے دستر خواں پر شہد، مکھن، جیم تھا یا نہیں اور ان کے جوتوں میں کتنے سوراخ تھے یا ان کی تلواروں کے نیام پھٹے پرانے تھے، فاتح صرف فاتح ہوتا ہے۔''

گولڈہ مائیر کی دلیل میں وزن تھا لہٰذا اسرائیلی کابینہ کو اس سودے کی منظوری دینا پڑی۔ آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ گولڈہ مائیر کا اقدام درست تھا اور پھر دنیا نے دیکھا۔ اسی اسلحے اور جہازوں سے یہودی عربوں کے دروازوں پر دستک دے رہے تھے جنگ ہوئی اور عرب ایک بوڑھی عورت سے شرمناک شکست کھا گئے۔

جنگ کے ایک عرصہ بعد واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے نے گولڈہ مائیر کا انٹرویو لیا اور سوال کیا: ''امریکی اسلحہ خریدنے کے لیے آپ کے ذہن میں جو دلیل تھی وہ فوراً آپ کے ذہن میں آئی تھی یا پہلے سے حکمت عملی تیار کر رکھی تھی؟''

Marfat.com
Marfat.com

گولڈہ مائیر نے جو جواب دیا وہ چونکا دینے والا تھا۔ وہ بولی: ”میں نے یہ استدلال اپنے دشمنوں (مسلمانوں) کے نبی (محمد ﷺ) سے لیا تھا، میں جب طالبہ تھی تو مذاہب کا موازنہ میرا پسندیدہ موضوع تھا۔ انہی دنوں میں نے محمد ﷺ کی سوانح حیات پڑھی۔ اس کتاب میں مصنف نے ایک جگہ لکھا تھا کہ جب محمد ﷺ کا وصال ہوا تو ان کے گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ چراغ جلانے کے لیے تیل خریدا جاسکے لہٰذا ان کی اہلیہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے ان کی زرہ بکتر رہن رکھ کر تیل خریدا لیکن اس وقت بھی محمد ﷺ کے حجرے کی دیواروں پر نو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ میں نے جب یہ واقعہ پڑھا تو میں نے سوچا کہ دنیا میں کتنے لوگ ہوں گے جو مسلمانوں کی پہلی ریاست کی کمزور اقتصادی حالت کے بارے میں جانتے ہوں گے لیکن مسلمان آدھی دنیا کے فاتح ہیں یہ بات پوری دنیا جانتی ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اگر مجھے اور میری قوم کو برسوں بھوکا رہنا پڑے، پختہ مکانوں کی بجائے خیموں میں زندگی بسر کرنا پڑے، تو بھی اسلحہ خریدیں گے خود کو مضبوط ثابت کریں گے اور فاتح کا اعزاز پائیں گے۔“

گولڈہ مائیر نے اس حقیقت سے تو پردہ اٹھایا مگر ساتھ ہی انٹرویو نگار سے درخواست کی۔ اسے ”آف دی ریکارڈ“ رکھا جائے اور شائع نہ کیا جائے۔ وجہ یہ تھی مسلمانوں کے نبی کا نام لینے سے جہاں اس کی قوم اس کے خلاف ہوسکتی ہے وہاں دنیا میں مسلمانوں کے موقف کو تقویت ملے گی۔

Marfat.com
Marfat.com

چنانچہ واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے نے یہ واقعہ حذف کر دیا۔

وقت دھیرے دھیرے گزرتا رہا، یہاں تک کہ گولڈہ مائیر انتقال کر گئی اور وہ انٹرویو نگار بھی عملی صحافت سے الگ ہو گیا۔ اس دوران ایک اور نامہ نگار امریکہ کے بیس بڑے نامہ نگاروں کے انٹرویو لینے میں مصروف تھا۔ اس سلسلے میں وہ اسی نامہ نگار کا انٹرویو لینے لگا جس نے واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے کی حیثیت سے گولڈہ مائیر کا انٹرویو لیا تھا۔ اس انٹرویو میں اس نے گولڈہ مائیر کا واقعہ بیان کر دیا جو سیرت نبوی ﷺ سے متعلق تھا۔ اس نے کہا کہ اب یہ واقعہ بیان کرنے میں اسے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی ہے۔

گولڈہ مائیر کا انٹرویو کرنے والے نے مزید کہا:

''میں نے اس واقعے کے بعد جب تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا تو میں عرب بدوؤں کی جنگی حکمت عملیاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ طارق بن زیاد جس نے جبرالٹر (جبل الطارق) کے راستے اسپین فتح کیا تھا اس کی فوج کے آدھے سے زیادہ مجاہدوں کے پاس پورا لباس نہیں تھا۔ وہ بہتر بہتر گھنٹے ایک چھاگل پانی اور سوکھی روٹی کے چند ٹکڑوں پر گزارا کرتے تھے۔ یہ وہ موقع تھا جب گولڈہ مائیر کا انٹرویو نگار قائل ہو گیا کہ

''تاریخ فتوحات گنتی ہے دستر خوان پر پڑے انڈے، جیم اور مکھن نہیں۔''

گولڈہ مائیر کے انٹرویو نگار کا اپنا انٹرویو جب کتابی شکل میں شائع ہوا تو دنیا اس ساری داستان سے آگاہ ہوئی۔ یہ حیرت انگیز واقعہ تاریخ کے

Marfat.com
Marfat.com

دریچوں سے جھانک جھانک کر مسلمانانِ عالم کو جھنجھوڑ رہا ہے بیداری کا درس دے رہا ہے؟ ہمیں سمجھا رہا ہے کہ ادھڑی عباؤں اور پھٹے جوتوں والے گلہ بان چودہ سو برس قبل کس طرح جہاں بان بن گئے؟ ان کی ننگی تلوار نے کس طرح چار براعظم فتح کر لیے؟

اگر پر شکوہ محلات عالی شان باغات، زرق برق لباس، ریشم و کمخواب سے آراستہ و پیراستہ آرام گاہیں، سونے، چاندی، ہیرے اور جواہرات سے بھری تجوریاں، خوش ذائقہ کھانوں کے انبار اور کھنکھناتے سکوں کی جھنکار ہمیں بچا سکتی تو تاتاریوں کی ٹڈی دل افواج بغداد کو روندتی ہوئی معتصم باللہ کے محل تک نہ پہنچتی۔ آہ! وہ تاریخِ اسلام کا کتنا عبرت ناک منظر تھا جب معتصم باللہ، آہنی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان کے سامنے کھڑا تھا۔ کھانے کا وقت آیا تو ہلاکو خان نے خود سادہ برتن میں کھانا کھایا اور خلیفہ کے سامنے سونے کی طشتریوں میں ہیرے اور جواہرات رکھ دیئے۔ پھر معتصم سے کہا:

"جو سونا چاندی تم جمع کرتے تھے اسے کھاؤ۔"

بغداد کا تاج دار بے چارگی و بے بسی و بے کسی کی تصویر بنا کھڑا تھا۔ بولا: میں سونا کیسے کھاؤں؟

ہلاکو نے فوراً کہا: پھر تم نے یہ سونا، چاندی جمع کیوں کیا تھا؟

وہ مسلمان جسے اس کا دین ہتھیار بنانے اور گھوڑے پالنے کی ترغیب

Marfat.com
Marfat.com

دیتا تھا کچھ جواب نہ دے سکا۔ ہلاکو خان نے نظریں گھما کر محل کی جالیاں اور مضبوط دروازے دیکھے اور سوال کیا:

"تم نے ان جالیوں کو پگھلا کر آہنی تیر کیوں نہ بنائے؟ تم نے یہ جواہرات جمع کرنے کے بجائے اپنے سپاہیوں کی کورقم کیوں نہ دی تا کہ وہ جانبازی اور دلیری سے میری افواج کا مقابلہ کرتے۔"

خلیفہ نے تاسف سے جواب دیا: "اللہ کی یہی مرضی تھی۔"

ہلاکو خان نے کڑک دار لہجے میں کہا: "پھر جو تمہارے ساتھ ہونے والا ہے وہ بھی خدا کی مرضی ہوگی۔"

پھر ہلاکو خاں نے معتصم باللہ کو مخصوص لبادے میں لپیٹ کر گھوڑوں کی ٹاپوں تلے روند ڈالا، بغداد کو قبرستان بنا ڈالا۔

ہلاکو خان نے کہا: "آج میں نے بغداد کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا ہے اور اب دنیا کی کوئی طاقت اسے پہلے والا بغداد نہیں بنا سکتی۔"

تاریخ تو فتوحات گنتی ہے۔ محل لباس، ہیرے، جواہرات، لذیذ کھانے اور زیورات نہیں۔

اقبال کا یہ شعر کس قدر برمحل ہے:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

(روزنامہ جنگ لاہور 03-05-08)

Marfat.com
Marfat.com

عدمِ استحکام پاکستان کے اسباب

آئین 1973ء میں لفظ جمہوریت آزاد عدلیہ اور قانون کی حکمرانی جیسے الفاظ کہیں نہیں ملتے۔ ملک میں جمہوریت

Democracy Government of the peoples, by the people and for the peoples: Abraham Linckon

عوام کی حکومت عوام کے ذریعے اور عوام کی خدمت کے لیے حکومت:

ابراہم لنکن کے برعکس امیر شاہی ہے یا امرا شاہی مراعات یافتہ امیر لوگ دولت کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کرتے ہیں۔ معاشی اونچ نیچ بہت زیادہ ہے معاشی، سماجی انصاف دور کی بات ہے امرا کا یہ طبقہ انتظامیہ متفقہ اور عدلیہ پر کنٹرول حاصل کرلیتا ہے۔ پارلیمانی جمہوریت برطانیہ میں حکومت (انتظامیہ) کے پاس ججوں کی تقرری کا کوئی اختیار نہیں۔ برطانیہ میں سابقہ وزیراعظم ٹونی بلیئر ایک عام ٹرین میں سفر کرتا ہے اور غلطی سے ٹکٹ نہ خریدنے پر جرمانہ ادا کرتا ہے۔ ہمارے وڈیرے لٹیرے بلٹ پروٹ کروڑوں کی مالیت کی لگژری کاروں میں حفاظتی گارڈز کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ سردرد اور خارش کے علاج کے لیے بیرون ملک جاتے ہیں، غلط ذرائع سے اتنی دولت اکٹھی کرلیتے ہیں بیچارہ حساب مشکل میں پڑ جاتا ہے۔ پلوٹو

Marfat.com
Marfat.com

کریٹس کا یہ طبقہ ٹیکسوں اور محصولات کی ادائیگی بھی نہیں کرتا۔ مرکزی اسمبلی میں آج تک کسی نے یہ سوال نہیں پوچھا کہ کتنے ممبران پارلیمنٹ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں صرف 20 لاکھ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں حالانکہ یہ 50 لاکھ ہونے چاہئیں۔ اشرافیہ دراصل وڈیرے لٹیرے ملک کی دولت پر قابض ہیں اور مکافات سے نہیں ڈرتے۔ پوری دنیا میں ٹیکس ہمیشہ آمدنی پر لاگو ہوتا ہے مگر بدقسمتی سے پاکستان میں اخراجات پر ٹیکس وصول کیا جارہا ہے صنعت کار سب سے زیادہ ٹیکس چوری کرتے ہیں۔ پاکستان میں بلاواسطہ ٹیکس کا تناسب وصولیوں کا دس فیصد سے بھی کم ہے۔ ٹیکسوں کا نوے فیصد زیادہ تر غریب عوام پر منتقل ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں فوجی جرنیل بھی پلوٹو کریٹس ہوتے ہیں پلوٹو کریٹس کا ایک پہلو فیوڈل ازم اور زرعی نظام پر زمینداروں وڈیروں لٹیروں کا کنٹرول ہے۔ جاپان اور ہندوستان کی ترقی کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ وہاں فیوڈلزم کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا (الانعام:۱۲۳)

اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے کہ اس میں داؤ کھیلیں۔

قوم کے سرداروں کا بگڑنا قوم کو ہلاک کرنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com
Marfat.com

وَ اِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِکَ قَرْیَۃً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا.

اور جب کسی بستی کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور امر صادر ہوا مترف لوگوں کا فسق و فجور تھا تو پھر اچھی طرح تباہی کردی۔ (مترف: عیش پرست)

Democracy and freedom are not synorymous. Adult Franchise may give you the right to choose your tyrants.

نام نہاد جمہوریت اور آزادی ہم معنی نہیں ہوتے بالغ رائے دہی آپ کو اپنے استحصالی جابروں کو چننے کا حق دیتی ہے۔

اسلام میں سمندر کے کنارے بیٹھ کر ایک قطرہ پانی کا ضائع کرنا گناہ ہے لیکن اس کے ماننے والے حاکم اپنے کل پانی کا 45.55 فیصد ہر سال سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ لیڈروں کی مصلحتیں (منافقتیں) قومی منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

مترفین کا طبقہ جو اقدار کی بجائے اقتدار کو ترجیح دیتا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ تعالیٰ کے وفات سے ہی امریکہ کی اشیرباد سے قابض چلا آرہا ہے جب تک مملکتِ خداداد پاکستان میں سماجی و معاشی انصاف کا طریقہ رائج نہیں ہوتا۔ محروم طبقہ ان کے ظلم کی چکی میں پستا رہے گا۔ متوسط طبقہ کے لوگ جو غریبوں کی بستیوں میں رہائش پذیر ہیں اور انصاف و

Marfat.com
Marfat.com

دیانتداری کے امین ہیں، اوپر نہیں آتے۔ ظالموں کا ظلم کم نہیں ہوگا۔

ایلوپیتھی ادویات تو مکمل ان کے کنٹرول میں ہیں جان بچانے والی قیمتی ادویات بھی انہیں کی ایجاد ہیں اور ان پر وہ پانچ سو فیصد تک منافع کماتے ہیں اور اپنے ملکوں میں زرِ مبادلہ کی شکل میں لے جاتے ہیں امراض کی تشخیص کے لیے انہیں کے تیار کردہ آلات اور مشینری استعمال ہوتی ہے تو پھر آپ سوچیں کیونکر آپ ان کے دستِ نگر نہیں ہوں گے خود کفالت تو ہمارے لیے طعنہ بن چکا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم پر رحم فرمائے، آمین...... اسی طرح جنگی ہتھیار، توپ، گولہ، بندوق، ٹینک، میزائل، ہوائی جہاز، ریڈار وغیرہ سب اعلیٰ کوالٹی پر مغربی ممالک کی تقریباً اجارہ داری ہے۔

زراعت کے شعبہ میں فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی ٹیکنالوجی ان کے پاس ہے کیڑے مار ادویات ان کی ایجاد ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ہر شعبہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔

قومی مسابقت میں مسلم ممالک ان سے صدیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ کے لیے منصوبہ بندی کر کے اور اتفاق واتحاد کے ذریعے ہی ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اخلاقی اور معاشرتی میدان میں بھی وہ ہم سے آگے ہیں وعدہ وفائی وقت کی پابندی رات دن محنت کا شعار قوم کے ساتھ سچ بولنا اور ہر معاملہ میں حقیقت پسندی سے کام لینا انہوں نے اپنایا ہے۔ ان کا لیڈر قوم سے

Marfat.com
Marfat.com

جھوٹ بول کر عہدہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔

ہمارے لیڈر قوم کو دھوکہ دیتے ہیں ہماری صلاحیت ان کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔

''فاعتبروا یا اولو لا بصار''

ان فیوڈل لارڈز (Feudal Lords) کی اکثریت MPA's اور منسٹرز پر مشتمل ہیں بلکہ یہ تھری ان ون (Three in one) ہیں انہیں کے عزیز و اقارب جج جرنیل اور بیوروکریٹ ہیں۔ بزنس ایگزیکٹوز اور صنعتوں کے مالک ہیں گویا کہ Oligarchy کا یہ ٹولہ اپنے مفادات پر آنچ نہیں آنے دیتا اور غربا اور have nots کا ہر طرح استحصال ہو رہا ہے۔ ویلفیئر سٹیٹ بننے کے مواقع تقریباً ناپید ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک موبائل ٹیلیفون بناتے ہیں مگر ہم لوگ صرف باتیں بناتے ہیں اسی طرح دیگر ایجادات کمپیوٹر وغیرہ۔

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے برعکس ہم غیر ملکی اشیاء کی درآمد اور استعمال کے دلدادہ ہیں مقامی صنعتوں کے دشمن ہیں آپ نے فرمایا تھا

پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق

آنچہ از کشتِ تو بروید اے مرد حُر
آں بپوش آں فروش و آں بخور

Marfat.com
Marfat.com

ہم تو پانی بھی غیر ملکی پیتے ہیں اور وہ ہر چیز ہر منافع لے کر اپنی امارت میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہماری محتاجی قابلِ افسوس ہے اور لا علاج بھی جب تک ذاتی مفاد پرستی کے چنگل سے نہ نکلیں یہی نہیں بلکہ اس سے بدتر حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

میاں محمد شفیع مرحوم جو حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ کے عقیدت مندوں میں سے تھے اور ان کی علالت کے آخری ایام میں خدمت گزاروں میں سے تھے حضرت علامہ مرحوم کی تہ بند بطور تبرک موجود ہے ایک عرصہ دراز تک نوائے وقت میں ان کا کالم م ش کی ڈائری کے عنوان سے چھپا کرتا تھا۔ انہوں نے آج کل کے جنگ اخبار کے کالم نگار ارشاد حقانی سے خود کہا "مجھے معاشیات کی کچھ زیادہ سوجھ بوجھ نہیں ہے لیکن ایک اصول میں نے اپنے گاؤں کے کسانوں اور گھریلو عورتوں سے سیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس گھر کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ ہو یا جس گھر کی آمدنی اس کے خرچ سے کم ہو وہ کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔ معاشیات کے علم کی ترقی کے باوجود یہ اصول آج بھی درست ہے کسی ملک کی معیشت کی صحت مندی جانچنے کے لیے اس کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے۔

اب آپ پاکستان کی معیشت پر غور فرمائیں آج کل کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ دس ارب ڈالر سے زائد ہے۔ یعنی درآمدات برآمدات کے مقابلہ اس قدر زیادہ ہیں بیرونی قرضہ جات (42) بیالیس ارب ڈالر سے تجاوز کر

Marfat.com
Marfat.com

چکے ہیں اوران کی اقساط کی ادائیگی میں مہلت لی ہوئی ہے جسے انگریزی میں Deferment کہتے ہیں جبھی اقساط کی ادائیگی شروع ہوگی تو اس ادائیگی کو معہ سود دینے میں بے حد دشواری ہوگی اور ہر سال کا بجٹ بری طرح متاثر ہو گا۔ یہ کہنا درست ہے کہ مافیا گروپس نے ملک ہی کو گروی کر دیا ہے۔

پاکستان بنیادی طور پر ایک زراعتی ملک ہے اور زراعت کی ترقی کے لیے خاطر خواہ منصوبہ بندی نہیں کی گئی ابھی تک ملک خورد ونوش کی اشیاء میں خود کفیل نہیں ہے ظاہر ہے ایک مقروض ملک بڑے ملکوں کی قطار میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جب محتاجی کا یہ عالم ہو تو ایسا ملک ایسی پالیسیاں اختیار نہیں کر سکتا جو اس کے وقار کے متقاضی ہوں۔

پاکستان میں جتنی دفعہ فوجی مارشل لاء لگایا گیا جرنیلوں کے اقدامات کی سپریم کورٹ کے ججوں نے توثیق کی حتیٰ کہ مذہبی پیشواؤں اور نام نہاد جمہوری لیڈروں نے جرنیلوں کا ساتھ دیا اور ان حکومتوں سے مراعات حاصل کر کے خود کو مضبوط بنایا۔ عوام کا استحصال ہوا آج کل غربت اور معاشی بدحالی میں ان سب کا برابر کا حصہ ہے۔

ع اب کسے رہنما کرے کوئی

2006-07ء میں پاکستان میں بچت کی شرح 17.8 سے کم ہو کر 13.7 رہ گئی جبکہ بنگلہ دیش 20.3 فیصد چین 47.3 فیصد اور ملائشیا 43.0 فیصد تھی بچتوں سے حکومت کو افراطِ زر کم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ غیر متناسب

Marfat.com
Marfat.com

شرح سے کاغذی نوٹ چھاپ کر اخراجات پورا کرنے سے مہنگائی کا سیلاب آتا ہے اور حکومت بلا دریغ عوام الناس کے ذرائع آمدن پر خفیہ طریقہ سے ڈاکہ زنی کرتی ہے تاکہ انتظامی اخراجات پورا کرنے کے بہانے اپنے پر تعیش انداز کو سہولت سے جاری رکھے۔

حکومتی اداروں کی نجکاری بھی جہاں بے روزگاری میں اضافہ کرتی ہے اس کے ساتھ ہی حکومتی آمدن کم ہونے کی وجہ سے مزید نوٹ چھاپ کر افراط زر سے اخراجات پورے کرتی ہے اور تمام تر بوجھ غربا پر پڑتا ہے جس سے ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں سابق اسمبلی کے دور میں یہ سب کچھ ہوا اور MMA متحدہ مجلس عمل ہر خرابی میں شریک کار رہی۔

❁❁❁

Marfat.com
Marfat.com

پیر مہر علی شاہ اور تحریکِ وہابیت کا مقابلہ

اُس زمانہ میں مملکتِ ہند میں وہابیت نے زور پکڑنا شروع کر دیا تھا اور تصوف واہلِ تصوف کو ہدف بنا رکھا تھا اس تحریک کو مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبداللہ غزنوی ثم الامرتسری کی تعلیمات سے، غیر مقلدین کے وجود اور خود اہل سنت میں سے کئی سرگرم داعی مل جانے کے باعث تقویت ہوئی۔ یہ لوگ تاویلوں کے جال پھیلائے ہوئے بزرگان دین کے اعراس پر جا پہنچتے اور زائرین کو قبر پرست اور حدیث شدّ رحال (جس کا ذکر نیچے آئے گا) کے طعنے دے کر پھنسانے کی کوشش کرتے جس کی وجہ سے اکثر سادہ لوح عقیدت مندان کی باتوں میں آکر بھٹک جاتے۔

پاک پتن شریف میں حضرت گنج شکر کا سالانہ عرس اس گروہ کی معاندانہ اور مخالفانہ کوششوں کا خصوصی مرکز بنا ہوا تھا۔ لہٰذا حضرت ثانی سیالوی کے ایماء پر حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کئی سال تک اس تقریب میں شمولیت فرماتے رہے اور امرتسر، قصور و ریاست بہاولپور کے غیر مقلد علماء کے ساتھ توحید، شرک، سنت، بدعت، زیارتِ قبور، بہشتی دروازہ، نذر و نیاز اور پیری مریدی وغیرہ مسائل پر کئی اہم مذاکرات میں شرکت فرمائی۔ جن کی تفصیل اس کتاب کے مناظرات و تصانیف کے ابواب میں دی گئی ہے نتیجہ کئی مناظرین نے اپنے مسلک سے توبہ کی اور متعدد آپ سے بیعت بھی

Marfat.com
Marfat.com

ہوئے۔

حدیث شدِ رحال:

حدیث بخاری: لَا تَشُدّ والرِّحَالَ اِلَّا ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ (سفر کا اہتمام تین مساجد مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا اور طرف نہ کیا کرو) کا یہ مطلب کبھی نہیں لیا گیا تھا کہ ان مساجد ثلاثہ کے علاوہ اور کسی طرف بھی حصولِ ثواب کی خاطر سفر ممنوع ہے ہمیشہ یہی معنی لیے جاتے رہے کہ ان مقدس مساجد میں عبادت کا ثواب علیٰ فرق مراتب زیادہ ملتا ہے اور دنیا کی باقی مساجد ثوابِ برابر میں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ چنانچہ اس مفہوم کی تائید مسند امام احمد کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ذیل ہے:

لَا يَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّىْ اَنْ يَشُدَّ رِحَالَهٗ اِلٰى مَسْجِدٍ يَبْتَغِىْ فِيْهِ الصَّلٰوةَ غَيْرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِىْ (یعنی کسی نمازی کو مناسب نہیں کہ کسی مسجد کی طرف ادائے نماز کی نیت سے سفر کرے سوائے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے) تفصیل کے لیے فتح الباری اور عینی شروحِ بخاری، کتاب التہجد باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ و مدینہ ملاحظہ ہوں۔

اس حدیث کے امتناعی احکام کو سب سے پہلے ابن تیمیہ نے زیارتِ روضہ رسول کے خلاف استعمال کیا۔ بعد کے دور میں ابنِ عبدالوہاب نجدی اور اُن کے ہم مسلک اس نرالے اِستدلال سے کام لیتے رہے۔ ان کے

Marfat.com
Marfat.com

علاوہ تمام امتِ مسلمہ نے خیر القرون سے آج تک اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں لیا۔

تجزیہ بالا کے بعد زیارتِ روضہ رسول ﷺ سے منع کرنے والوں کے پاس اس مسئلہ کے متعلق فقط یہ دلیل باقی رہ جاتی ہے کہ حج عرفات، جہاد، تحصیل، علم خدمت خلق، سیاست، تجارت یا دیگر شرعی ضروریات کے لیے سفر کا جواز تو اپنی اپنی جگہ واضح ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لیے سفر کا جواز کہیں سے ثابت نہیں ہے۔

نیز کہتے ہیں کہ ارشاداتِ قرآنی:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء،۶۴)

اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں آپ کے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے بخشش مانگتے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔

اور

وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(النساء،۱۰۰)

اور جو کوئی راہِ خدا میں وطن چھوڑ جائے وہ زمین میں کشادگی اور وسعت

Marfat.com
Marfat.com

پائے گا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف مہاجر ہو کر اپنے گھر سے نکلے پھر اسے موت آجائے تو بے شک اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

کے احکام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وصال کے بعد منقطع ہو چکے ہیں۔ اب نہ مستغفرین امت کے لیے (معاذ اللہ) یہ سہارا باقی رہ گیا ہے اور نہ دارالحرب کے مسلمان مثلاً غدر کے زمانہ کے علمائے ہندیا اس کے بعد اشتراکیت اور مشرکین بھارت کے ستم زدہ ترکستانی یا کشمیری مسلمان اپنی جانیں اور ایمان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں سلامت لے جا کر مہاجراً الی اللہ ورسولہٖ کہلوانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ حضرات اپنی نمازوں میں مسلسل ومتواتر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے چلے آرہے ہیں جس سے مہاجراً الی اللہ ورسولہ مندرجہ آیت بالا کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

زیارتِ رسول ﷺ کے تائیدی احادیث:

مندرجہ ذیل احادیث سے زیارتِ روضہ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا جواز ظاہر ہے۔ مخالف حضرات ان سب احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں مگر یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جہاں تک ضعیف روایت کا تعلق ہے۔ لَا تُشَدُّ الرِّحَالَ والی حدیث کے بعض راویوں کو بھی غیر معتبر اور عبداللہ بن نافع کو مجروح کہا گیا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۱- مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ.

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۲- مَنْ زَارَ قَبْرِی حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت جائز ہوگئی۔

۳- مَنْ زَارَنِی بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ.

جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

۴- مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ.

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت کے لیے نہ آیا تو بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

۵- مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِراً الَّا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعاً یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

جو کوئی میری زیارت کے لیئے آیا اور اس میں میری زیارت کے علاوہ اور کوئی حاجت نہیں رکھتا تو مجھ پر واجب ہے کہ روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔

احادیث مندرجہ بالا میں نمبر ۱، ۲ کے متعلق امام ابن حجر مکی نے ''صَحَّحَهُ

Marfat.com
Marfat.com

جَمَاعَةٌ مِنْ اَئِمَةِ الْحَدِیْثِ" کے الفاظ اور نمبر ۳ کے متعلق امام سبکی نے اَجْوَدُ الْاِسْنَاد کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ علاوہ ازیں شیخ محقق دہلوی نے بھی اپنی مشہور کتاب جذب القلوب میں احادیث مذکورہ سے استحبابِ موکدٌ ثابت فرمایا ہے۔

زیارتِ قبور

علاوہ ازیں جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے عمل شریف سے بھی ان احادیث کی تائید وتصدیق ہوتی ہے یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا شہدائے اُحد اور جنت البقیع میں مدفون حضرات کی قبروں کی زیارت فرمائی۔ والدہ ماجدہ کے مزار پر مقام ابواء تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اہلِ قبور کی زیارت کی اجازت بخشی اور وہاں کے آدابِ مقرر فرمائے۔ اولیاء اللہ اور صالحینِ امت، سلف سے خلف تک، زیارتِ روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سفر کرتے رہے ہیں۔ ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب کی تعلیم کی روشنی میں تو امت مرحومہ کا تیرہ صد سالہ عملِ غیر شرعی ہو جاتا ہے اور تفقہ فی الدین اور استنباطِ مسائل کی حقیقت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے اور اجماعِ امت صرف وہی رہ جاتا ہے جس میں مندرجہ بالا دو حضرات کو اختلاف نہ ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

غیر مقلِّدین کے ساتھ مناظرات

اکابرِ علماء اہل سنت کی طرح حضرت نے بھی نجد کے شیخ محمد بن عبدالوہاب کے بعد متشدّ دانہ نظریات کو اپنی تصنیف ''سیف چشتیائی'' میں مسلک اہل سنت کے خلاف قرار دیا تھا جس کی وجہ سے بعض غیر مقلّد وہابیوں کی طرف سے مناظرانہ چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی حالانکہ اس سے پہلے حرمین شریفین اور دیگر ممالکِ اسلامیہ کے علماء اہل سنت اپنی اپنی تصانیف میں فرقہ وہابیہ کو گمراہ اور خارجی قرار دے چکے تھے چنانچہ علامہ ذینی وحلان مفتی مکہ مکرمہ کی کتاب ''الدرالسنیہ'' اس پر شاہد ہے اور فقہ حنفی کے مشہور عالم علامہ ابن عابدین شامی نے بھی ''حاشیہ دُرِ مختار باب الخوارج'' میں فرقہ وہابیہ کو خوارج میں شمار کیا ہے اور اس وقت کے اکثر علمائے ہند بھی محمد بن عبدالوہاب کی تردید میں بہت کچھ لکھ چکے تھے، چنانچہ مولوی محمد حیدراللہ خان درانی المجد دی النقشبندی اپنی کتاب ''درۃ الدّرانی'' میں لکھتے ہیں کہ مورخ ملطبرون نے اپنی کتاب ''جغرافیہ عمومیہ'' مطبوعہ مصر کی تیسری جلد معربہ رفاعہ بک ناظر مدرسۃ الالسنہ میں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نے لوگوں کے سامنے یہ عقیدہ پیش کیا تھا کہ محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اگرچہ خدا کے رسول اور دوست ہیں مگر ان کی مدح اور تعظیم از قبیل شرک ہے اور چونکہ لوگوں کا یہ شرک اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا لہٰذا اس نے مجھے اپنی طرف سے بھیجا

Marfat.com
Marfat.com

ہے تاکہ میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کروں، پس جو کوئی مجھے قبول کرے گا وہ دوستوں میں سے ہے اور جو میرا حکم نہ مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہے اور اس کا قتل بلا شبہ واجب ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

علمائے مکہ کی طرف ابن عبدالوہاب نجدی کا رسالۂ دعوت

محمد بن عبدالوہاب کا جو رسالہ علمائے مکہ کی طرف بطور دعوت و حجت بھیجا گیا تھا اس میں تحریر تھا کہ جو شخص نبی کو اپنا ولی اور شفیع سمجھتا ہے وہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا محمد کہتا ہے اگرچہ ان کے متعلق سب باتوں میں بندہ عاجز ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو بھی مشرک ہو جاتا ہے اور تجھے ان باتوں میں ہمارا شیخ ابن تیمیہ بس ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمد کی قبر اور مشاہداً اور مساجداً اور آثار کی طرف سفر کر کے جانا شرکِ اکبر ہے۔

اِسی رسالہ میں مزید یہ تحریر تھا:

اَمَّا السَّابِقُوْنَ فَاللَّاتُ وَالسُّوَاعُ وَالْعُزّٰى وَاَمَّا اللَّاحِقُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّعَلِيٌّ و عَبْدُ الْقَادِرِ (معاذاللہ)

پہلے بت لات اور سواع اور عزّیٰ تھے اور پچھلے بت محمد ﷺ، علی اور عبدالقادر ہیں۔ (معاذاللہ)

حالانکہ قرآن فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ. (فتح: ۹)

نبی کو قوت دو اور ان کی تعظیم کرو۔

اور فرماتا ہے:

Marfat.com
Marfat.com

ذٰلِکَ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

(الحج:۳۲)

شعائر اللہ کی تعظیم قلوب کے تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔

اور شعائر اللہ کیا ہے قربانی کے اونٹ کو خدا شعائر اللہ میں شمار فرماتا ہے۔

وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ.

پھر قرآن فرماتا ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (المائدہ:۵۵)

تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور ایمان دار لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے اور عاجزی کرنے والے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم کو اپنا شفیع سمجھنے کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء:۶۴)

اگر ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے حق میں اللہ سے بخشش مانگتے تو یہ لوگ یقیناً اللہ کو تواب اور رحیم پاتے۔

اور لَا تَشُدُّ والرِّحَالَ اِلَّا ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ والی حدیث کی رو سے مسجد

Marfat.com
Marfat.com

نبوی کی طرف سفر کے استحباب سے تو آج وہابیوں کو بھی انکار نہیں لیکن اس کے باوجود ابن عبدالوہاب آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساجد اور آثار کی طرف سفر کو بدستور شرک اکبر کہہ رہا ہے پس عرب معاصرین نے کچھ غلط نہیں کہا تھا کہ ابن عبدالوہاب نے علم کی کسی صفت میں بھی تکمیل نہیں کی تھی اور طالب علمی کے ایام میں محض مسیلمہ بن کذاب اور اسود عنسی کے سوانحات ہی پڑھتا رہتا تھا نیز علم وادراک کی طرح قوتِ اظہار اور اسلوبِ کلام میں بھی ناقص تھا البتہ خوشِ غضب اور اشتعالِ طبع میں منفرد تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی عمدگی عقاید کے متعلق مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتوی

تعجب ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کو عمدہ تحریر کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے ایک ایک عقیدہ کی براہِ راست زد خود مولوی صاحب کے اپنے شیخ اور پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی پر پڑتی ہے جن کا ارشاد ہے:

شفیعِ عاصیاں ہو تم وسیلۂ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

نیز فرماتے ہیں:

کہے ہے شوقِ نبی ﷺ یہ آ کر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے
ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

Marfat.com
Marfat.com

اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے برادرِ طریقت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب شیم الحبیب شم الطیب میں لکھتے ہیں:

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْبِيَدِىْ
اَنْتَ فِى الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِىْ
دستگیری کیجئے میری نبی ﷺ
کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
لَيْسَ لِىْ مَلْجَاءٌ سِوَاكَ اَغِثْ
مَسَّنِى الضُّرُّ سَيِّدِىْ سَنَدِىْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
لَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرْبَ طَيْبَتِكُمْ
فَاَلْتَثِمَتُ النِّعَالَ ذَاكَ قَدِىْ
کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک
نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی

بعض اہل طریقت ''رجعت'' کی زد میں:

ابن عبدالوہاب پر کچھ گلہ نہیں وہ تو اس کوچہ سے محض نابلد تھے البتہ جب اس ملک کے بعد مدعیانِ طریقت بھی ان کے متشددانہ عقائد کو اپنا کر عشق رسول ﷺ کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند کرتے نظر آتے ہیں تو حیرانی کی حد نہیں

Marfat.com
Marfat.com

رہتی اوراس طریق پر سوائے رجعت کے اور کسی لفظ کا اطلاق صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ مولوی عبداللہ غزنوی اور ان کے صاحبزادے مولوی عبدالجبار اہل حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ اہلِ طریقت بھی کہلاتے تھے۔ مولوی عبداللہ، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت کوٹھہ والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز تھے اور یہی حال مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں کا تھا جن کے شیخِ طریقت نے اپنے تجربہ ومشاہدہ کی بناء پر ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تو ذکر ہی کیا اُن کی تو بہت ہی بڑی شان ہے بعض اوقات آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں پر بھی علم غیب عطائی کی کیفیات اس طرح طاری ہوتی ہیں کہ تمام روئے زمین پر کوئی چیز بھی ان کے مشاہدہ سے باہر نہیں رہتی، مگر مولوی حسین علی بول اٹھے کہ میرے نزدیک تو ایسا عقیدہ کفر ہے۔

حضرت کے فتویٰ کے خلاف مخالفین کا اشتہار

حضرت سے غیر مقلد وہابیوں کی مخالفت کی اصل وجہ تو وہی تھی جو قبل ازیں ذکر ہو چکی ہے لیکن مولوی عبداللہ غزنوی کے ایک مرید مولوی عبدالاحد خان پوری نے طاعون زدہ مقام سے خروج کے متعلق حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کے ایک فتویٰ کو سامنے لاتے ہوئے بحث ومباحثہ کی ابتدا کی، مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تھا کہ

Marfat.com
Marfat.com

"طاعون زدہ علاقہ میں بلا ضرورت جانا گناہ ہے اور طاعون زدہ جگہ سے بخوفِ طاعون بھاگنا حرام ہے البتہ ایک محلّہ سے دوسرے محلّہ میں اور اسی شہر کے آس پاس جنگلوں اور باغوں میں چلے جانے میں مضائقہ نہیں ہے ہاں اگر سب بستی والے چھوڑ کر چلے جائیں اور ایک شخص بھی وہاں نہ رہے تو یہ درست ہے۔"

اس مضمون کا ایک فتویٰ مولوی عبدالغفار مدرس مدرسہ انوار العلوم نوانگر ضلع بلیا نے بھی دیا تھا اور حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ نے ایک استفسار پر ان فتوؤں کی تائید فرمائی تھی اور مزید تفصیلی بحث کر کے دلائل و براہین دیئے تھے۔ آپ کا یہ مفصل فتویٰ "فتاویٰ مہریہ" میں درج ہے۔

مولوی عبدالاحد خان پوری کی تحریک پر حضرت کے اس فتویٰ کی تردید میں ایک اشتہار جاری کیا گیا جس میں طاعون زدہ مقام سے خروج کو، خواہ بقصدِ علاج اور حصولِ صحت ہی کیوں نہ ہو مطلق حرام اور اس کے جائز قرار دینے والے کو کافر کہا گیا اور دلیل میں یہ آیت پیش کی گئی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ. (البقرہ:۲۴۳)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے حالانکہ وہ ہزاروں تھے۔

اس پر گولڑہ شریف کے ایک طالب علم مولوی قائم علی چشتی فاضل

Marfat.com
Marfat.com

لاہوری نے اس آیت کے متعلق مولوی صاحب خانپوری پر بذریعہ اشتہار چند طالب علمانہ سوالات کئے اور لکھا کہ اگر مولوی صاحب بالمشافہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کے معنی پوری طرح سمجھا سکیں تو انہیں مبلغ ایک صد روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

الفتوحاتُ الصّمدیہ

اس کے جواب میں مولوی عبدالاحد نے ایک رسالہ مسمی ''البیان والا غاثۃ'' تالیف کیا اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کو مخاطب کر کے دس علمی سوالات تحریر کرتے ہوئے آخر میں لکھا کہ اگر پیر صاحب نے ان سوالات کے جوابات تحریر فرمائے تو انہیں بھی مؤلف پر سوالات کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت کے ایک عقیدت مند مفتی غلام مرتضٰی مدرس اعلیٰ دارالعلوم نعمانیہ لاہور ان سوالات کے جواب شائع کرنا چاہتے تھے مگر ایک مخلص کے مشورہ پر حضرت نے خود جوابات لکھوائے۔ اور ساتھ ہی بارہ سوالات بھی تحریر فرمائے جو آپ کی کتاب ''الفتوحات الصمدیہ'' میں شائع ہوئے۔ مولوی عبدالاحد کی کتاب ''البیان والا غاثۃ'' کے جواب میں مفتی صاحب موصوف نے ''البیان والحماسہ'' شائع فرمائی۔

یہ مولوی عبدالاحد خانپور ضلع ہزارہ کے باشندے تھے طبابت کرتے تھے اور وہابیت کے الزام میں ترکِ وطن پر مجبور ہو کر راولپنڈی آ گئے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

جہاں گزر اوقات کی معقول سبیل نہ پا کر مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری کی سفارش پر دربار گولڑہ شریف میں چندے بطورِ مہمان اور طالب علم قیام پذیر رہے تھے۔ قادیانی معرکہ میں حضرت کے ہمراہ لاہور بھی گئے تھے اور بعض کتابوں کا سبق لینے کے لیے آپ کے درس میں بھی شامل ہوتے رہے۔ ان کی اپنی علمیت تو ایسی نہ تھی کہ وہ دس سوالات تجویز کرتے اس لیے شروع سے ہی سب پر روشن ہو چکا تھا کہ امرتسر کی جماعت اہل حدیث اس مناظرانہ چھیڑ چھاڑ کی پشت پر ہے علیٰ ہذا القیاس حضرت کے سوالات کے مخاطب بھی یہی جماعت تھی۔ حضرت نے اپنے سوالات کے خاتمہ پر تحریر فرمایا تھا کہ

"اگر ہمارے سوالات قریب ایک سو کے لکھے ہوئے ہیں مگر بخیال اس کے جواب سے جواب ہی ہوگا پھر کیوں تضیع اوقات کریں لہٰذا انہی پر اختتام کیا جاتا ہے"۔

عجالہ بر دو سالہ

جب ان سوالات کو کیے ہوئے دو سال گزر گئے اور فریقِ مخالف کی طرف سے کوئی جواب شائع نہ ہوا تو جناب مولانا محمد غازی صدر الاساتذہ گولڑہ شریف نے ایک رسالہ "عجالہ بر دو سالہ" کے نام سے شائع کیا جس میں بعض مضامین حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کے افادات سے تھے۔ اس دوران جماعتِ اہل حدیث کے بعض ارکان یہ بیان دیتے رہے کہ پیر

Marfat.com
Marfat.com

صاحب کے سوالات کے جوابات عنقریب بڑی شان سے شائع کئے جارہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس جماعت نے اس موضوع پر اپنے ہم خیال علمائے نجد اور مصر سے بھی استفادہ کیا۔ اور پوری کوشش کی مگر حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کی پیش گوئی کے مطابق ان سے قطعاً کوئی جواب نہ بن پڑا اور بالآخر مولوی عبدالاحد نے ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں اپنے سوالات کے بعض جوابات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا کہ چونکہ ہمارے سوالات کے جوابات پیر صاحب نے تسلی بخش نہیں دیئے ہیں اس لیے پیر صاحب کے سوالات کے جواب دینے کی ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔

حضرت شیخ اکبر کی تائید میں انعامی دعوتِ مناظرہ اور علمائے اہلحدیث کا سکوت:

مولوی صاحب خانپوری نے اپنے رسالہ جات میں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ العزیز کی شان میں تشنیع و تکفیر سے کام لیا تھا جس پر حضرت کے کچھ عقیدتمندوں کی طرف سے ایک اشتہار شائع کر کے اہل حدیث کے علماء کو انعامی دعوتِ مناظرہ دی گئی مگر ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ البتہ ان کی جماعت کے ایک فاضل عالم مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار ''اہل حدیث'' مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۳ء میں مولوی صاحب خانپوری کے طرزِ تحریر کی مذمت کی اور لکھا:

کچھ شک نہیں کہ قاضی عبدالاحد صاحب ہماری جماعتِ اہل حدیث

Marfat.com
Marfat.com

کے بڑے سرگرم ممبر ہیں ایسے سرگرم ہیں کہ بڑے بڑے نامور علماء اور محدِّث بھی آپ کے خیال میں اہلحدیث نہیں، اس لیے ان کی نسبت زیادہ وزن دار رائے دینے کا ہم کو بہت زیادہ حق ہے لہٰذا ہم خدالگتی کہنے کو برادری کے حقوق سے مقدم جان کر صاف کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی سراسر قصوروار ہیں کیونکہ ان کا لہجہ اور ادائے مطلب کا رنگ اور طرزِ تحریر مکروہ ہے اور نہایت مکروہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کوئی شریف آدمی نہ اس قسم کی تحریر کر سکتا ہے نہ پڑھ سکتا ہے قاضی صاحب چونکہ اہل حدیث اور ہمارے شہر (امرتسر) کے مقتدر عالم مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کے شاگرد اور مرید ہیں اس لیے ان کے وطیرہ سے ہم بہت نادم ہیں اور کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ ان کی وجہ سے ہماری ساری جماعت اگر بدنام ہو تو بے جا نہیں۔ یہ ایسے صاحب کمال ہیں کہ جوان کے سامنے آیا، گالیوں کی بوچھاڑ سے ایسا کر دیتے ہیں کہ اٹھ نہ سکے خواہ شرفاء کی نگاہ میں خود ہی ذلیل ہوں۔''

حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ کی تصنیف اعلاء کلمۃ اللّٰہ:

ان ہی ایام میں ''اعلاء کلمۃ اللّٰہ'' کے نام نامی سے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی ایک تصنیف فارسی زبان میں شائع ہوئی جس میں وَمَآ اُحِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تفسیر کے علاوہ سماعِ موتی، مسئلہ حرمتِ ذبیحہ فوق العقدہ، استمداد از قبورِ صالحین وغیرہ پر تحقیق کے ساتھ ساتھ جماعتِ غیر مقلدین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا تھا۔ (مہرِ منیر ۲۶۶، ۲۵۰)

Marfat.com
Marfat.com

الاٹمنٹ نام اہلحدیث ومنسوخی لفظ وہابی

چھٹی کا ترجمہ جو ثنا اللہ امرتسری نے درج کیا ہے۔

چھٹی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقا
سیکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجوا
آپ کی چھٹی نمبر ۱۰۴۴ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۸۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے ک
نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں
کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء

ثناء اللہ امرتسری پنجاب میں اہل حدیث کے مشہور عالم ہوئے ہیں
''شمع توحید'' کے صفحہ نمبر ۴۰ میں لکھتے ہیں۔

''امرتسر میں مسلم آبادی ہندو سکھ وغیرہ کے مساوی ہے اسی سال قبل
قریباً سب مسلمان اس خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جا
ہے۔ ثناء اللہ نے ۱۹۳۷ء میں یہ بات لکھی ہے اس سے اسی سال قبل
۱۸۵۷ء تھا جب انگریزوں نے ہندوستان پر غداری سے کامل تسلط حاصل
کیا۔ (دنیائے اسلام کا صفحہ نمبر ۱۰)

محمد جعفر تھانیسری نے ''تاریخ عجیب'' میں لکھا ہے:

''میری موجودگی ہند کے وقت (۱۲۷۸ھ) شاید پنجاب بھر میں د

Marfat.com
Marfat.com

وہابی عقیدہ کے مسلمان موجود نہ تھے اور اب ۱۲۹۶ء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم سے کم چہارم حصہ وہابی معتقد اسماعیل کے نہ ہوں۔

"دارالعلوم دیوبند کے ایک بڑے جلسہ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لیے حضور سرور عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے فضائل بیان کیے جائیں تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو یہ موقع بھی اچھا ہے کیونکہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں۔"

حضرت والا (یعنی تھانوی صاحب) نے بہ ادب عرض کیا کہ اس کے لیے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر نہیں۔"

(اشرف السوانح جلد اول ص ۷۶)

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پر مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

(امام احمد رضا قادری)

Marfat.com
Marfat.com

بدمذہب سیّد نہیں ہوسکتا

حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں۔ اگر چہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو آئمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ ومصمون ہیں جو واقع سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنکُم الرِّجْسَ اَھلَ البَیتِ وَ یُطَھِّرکُم تطھیراً.

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اور نبی کے گھر والوں اور تمھیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابنِ حجر مکی میں ہے:

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جس کی نسبت اہل بیت نبوی کی طرف ثابت ہوجائے تو پھر اس کا بڑے سے بڑا گناہ اس کو اس خاندان سے خارج نہیں کرے گا اس لیے بعض محققین نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شریف زانی یا چور ہو مثلاً جب ہم اس پر حد قائم کر چکیں، مگر جیسے امیر یا بادشاہ کہ اس کی دونوں ٹانگیں گندگی میں لتھر جائیں اور اس کا کوئی خادم

Marfat.com
Marfat.com

دھو دے اور یہ مثال صحیح دی ہے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں لوگوں کے قول میں غور کیا جانا چاہیے کہ نافرمان بیٹا میراث سے محروم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کفر کا وقوع کسی اہل بیت سے فرض کیا جائے والعیاذ باللہ تو یہ حضور سے نسبت کو قطع کر دے گا اور میں نے ''فرض کیا جائے'' کا لفظ اس لیے کہا ہے کہ حقیقت کفر اس سے صادر ہو ہی نہیں سکتی جس کا صحیح نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متصل ہو بعض نے زنا اور لواطت جیسے افعال کے وقوع کو شرفاء سے محال جانا ہے۔ تو پھر کفر کا کیا ٹھکانہ؟

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

چونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے بندے ہیں اللہ نے آپ کو اور آپ کے اہلِ بیت کو پاک کر دیا تھا اور ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھا تھا تو وہ ہی مطہر ہیں بلکہ عین طہارت ہیں تو آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''لِیَغفِرَ لکَ اللہ ماتقدّم من ذنبک و ماتأخّر'' میں آپ کے اہل بیت کو بھی شامل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو مغفرت کے ذریعہ ہر اس چیز سے پاک کر دیا جو بہ نسبت ہماری گناہ ہے تو اس حکم میں اولادِ فاطمہ اور تمام اہلبیت شامل ہو گئے جیسے سلمان فارسی اور یہ حکم قیامت تک ہے اس پر انہوں نے بڑا نفیس اور بہترین کلام کیا، وہاں اس کا مطالعہ کیا جائے اللہ ہمیں اپنی پسند کے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com
Marfat.com

جوکلمہ گو منکر ضروریاتِ دین سید کہلاتا ہے ضرور قصداً سید بن بیٹھا ہے یا کسی اور وجہ سے انتساب میں خطا ہے

اگر بعض کٹر نیچری بے شمار اشد غالی رافضی بہت سے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرینِ ضروریاتِ دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں:

سید کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والنَّاسُ اَمناءُ علٰی اَنسَابِھِم (لوگ اپنی نسبوں کے امین ہیں) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو۔ تو شہرت پر قناعت نامقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالیٰ "اِنَّمَا المُشرِکُونَ نَجَسٌ" اور ساداتِ کرام طیب و طاہر قال تعالیٰ و یُطَھِّرُکُم تطھیرا اور نجس و طاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاان کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسبِ کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہِ دعوے سید بن بیٹھے:

غلہ تا ارزاں شود امسال سیدی شوم

غلہ ستا جب ہوگا میں ابھی سے سید بنتا ہوں

Marfat.com
Marfat.com

دلیل جلیل ساطع کہ عقیدہ کفریہ رکھنے والا ہرگز صحیح النَّسب نہیں

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادّعائے سیادت کیا اور جب سے یوں ہی مشہور چلا آتا ہے اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اُسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے۔ (جزا اللہ عدوہ باباۂ ص۱۰۰، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

Marfat.com
Marfat.com

سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت رضی اللہ عنہ

جد السادات فی الہند والسند سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی قدس سرہ کا فرمان:

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا:

سیّدانِ شیعہ اولادتو اند   گفت لا واللہ واللہ لا

ترجمہ: ایک رات میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ اے حبیبِ کبریاء صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرمایئے یہ شیعہ جو سید کہلاتے ہیں آپ کی اولاد میں سے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہرگز ہرگز یہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم لکھتے ہیں کہ شیعہ عقیدہ بوجہ کفر اسلام سے خارج ہوگئے وہ سادات سے بھی بائیکاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی۔

نوٹ: اس موضوع پر ادارہ اہل سنت و جماعت کی مطبوعہ کتاب ''گستاخِ رسول سید نہیں ہوسکتا'' کا مطالعہ مفید ہوگا۔

Marfat.com
Marfat.com

علاّمہ فیض احمد اویسی فرماتے ہیں

حضرت علامہ مولانا سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت کا اعتراف نہ صرف اہلِ سُنّت کو ہے بلکہ مخالفین بھی آپ کی تحقیق کے سامنے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکتے برصغیر میں مجدّد دین وملّت امامِ اہلسنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی فقاہت کے بعد اگر کوئی فقیہ عالمِ دین تھا تو وہ آپ کی ذاتِ بابرکات تھی آپ نے قلمی فتاوئ میں سے فقیر اویسی غفرلہ نے یہ فتوئ نقل کیا ہے صرف عربی عبارات لکھیں اور ان کے تراجم نہیں لکھے اس لیے اکثر تراجم گزشتہ اوراق میں آچکے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کے دو معاصر اور آپ کے پیر بھائی علماء کرام کے مابین اختلاف ہو گیا چونکہ وہ دونوں زبردست علماء تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحبِ ارشاد تھے ان کا محاکمہ کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ دونوں حضرات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقاہت میں استاذی المعظم سیدی سراج الفقہاء رحمۃ اللہ تعالیٰ فقیہ کو جانتے تھے اس لیے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا۔ وہ فتوئ یہ ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام

Marfat.com
Marfat.com

رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سبّ وشتم اصحاب کرام کے قذف (نعوذ باللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآن شریف کو بیاضِ عثمانی وغیرہ کے مدّعی ہو کر منکرِ ضروریاتِ دین ہیں اس لیے ان سے سلام کلام، میل جول ناطہ رشتہ ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں ان کا حکم حکمِ مرتدین کا ہے مولوی یار صاحب ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لیے واجب التعظیم بمصداق وَ یُطَهِّرَ کُمْ تَطْهِيرًا وإلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اور مانند اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم۔ فتویٰ مولوی غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار۔

الجواب: فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جز اول باب ۲۱ میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل کر کے یُطَهِّرَ کُمْ تطہیرا فرمایا اور قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی لا اسئلکم علیہ اجراً الّا المودّۃَ فی القُربٰی کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال غصب کریں عزت برباد کریں قتل کریں تو نہ اس کی غیبت کرو نہ دل میں بغض بلکہ ان کا فعل مثلِ تقدیر کے سمجھ کر معافی دے دو تا کہ عنداللہ درجہ عظمیٰ پاؤ۔

Marfat.com
Marfat.com

صحت جسمانی وروحانی

Healthways Physical & Spiritual

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (ال عمران:١٧)

صبح کے وقت دعا اور استغفار زیادہ مقبول ہیں کیونکہ اس وقت ساری مخلوق ذکرِ الٰہی کرتی ہے سوا کتے کے۔ اگر ایک کا بھی ذکر قبول ہوا تو ان شاء اللہ سب کا قبول ہوگا۔ آخرِ نصفِ شب سے آفتاب نکلنے تک کو سحر کہتے ہیں سنّتِ فجر پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستر بار استغفار پڑھنے کے بڑے فضائل ہیں۔ اس سے رزق میں برکت اور گھر میں اتفاق واتحاد ہوتا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمِ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

ہر شب شبِ قدر است گر قدر بدانی

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی فرمودہ دعا رات کے آخری حصہ میں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن بہت مقبول دعا نہائیت عجز وانکساری کے ساتھ یہ معمول بنائیں...... اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے بحرمتِ سید الابرار

Marfat.com
Marfat.com

حضرت لقمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر کو ندا کرے اور تم سوتے رہو۔

ایک انگریزی Couplet ہے اور حدیث شریف کا ترجمہ ہے:

Early to Bed and Early to Rise

Makes a man Healthy Wealthy and Wise.

ایک حدیث کے مطابق:

نعمتوں میں سب سے پہلے قیامت کے روز صحت کی باز پرس ہوگی۔ صبح جلدی بیدار ہونا اور شام کو جلدی سو جانا صحت کے لیے ضروری ہے۔

کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ بسیار خوری اسلام میں منع ہے۔ زیادہ کھانا بہت سے امراض کا باعث بنتا ہے۔ خرابی معدہ، ذیابیطس، بلڈ پریشر (فشار الدّم) امراضِ قلب، فالج، موٹاپا وغیرہ طب کا نچوڑ معدہ کے نظامِ ہضم Metabolic system کو برقرار رکھنا ہے اگر یہ خراب ہو جائے تو طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ جرمن سائنسدانوں کی تحقیق یہ ہے کہ شب کا پہلا نصف حصہ نیند کے لیے بہترین ہے اس میں تین گھنٹے کی نیند باقی نصف شب کے چھ گھنٹے کے برابر ہے۔

وَالْیَضْحَکُوا قلیلاً وَالْیَبْکُوا کثیراً کے مصداق اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین:

اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے اک درد سا پیدا ہوتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

ہم رات کو اٹھ کر روتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے

تیرے آسمانوں کے ستاروں کی خیر
زمین کے شب زندہ داروں کی خیر

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

دلِ بیدار فاروقی دلِ بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق کیمیا ہے دل کی بیداری

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوبات شریف میں فرمایا ہے کہ صبح کو جاگنے کے لیے دوپہر کو قیلولہ سے مدد لو۔ اپنے جسم کو اتنا نہ تھکاؤ اور زیادہ نہ کھاؤ کہ صبح تک خراٹے بھرتے رہو، رات کو اعتدال سے کھانا اور پینا جو وقتِ فجر سے پہلے تک آسانی سے ہضم ہو جائے علی الصبح بیدار ہونے کے لیے بے حد ضروری ہے:

کھانا جو دیکھو جو کی روٹی — ان چھنا آٹا موٹی روٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا — صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

جب جسم تھک جائے تو اسے آرام دو۔ WHEN YOU TIRE YOU RETIRE FOR A WHILE FOR REFRESHMENT ایک بہترین اصول ہے جب تھک جاؤ تو تھوڑا استالو

Marfat.com
Marfat.com

اور تازہ دم ہو جاؤ۔

Metabolism - Process in organism by which nutritive material is built up into living matter (Constructive)

زیادہ کھانے والے کا میٹابالک سسٹم خراب ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ شوگر کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

مختلف امراض سے حفاظت

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحت اور جسم کو مختلف امراض سے محفوظ رکھنے کے لیے دو نعمتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَالیَضحَکُوا قلیلاً

ایک صحت دوسری فراخدستی یعنی رزق میں کشادگی۔ (بخاری و ترمذی)

آپ کا ارشادگرامی ہے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے۔ (مسلم)

آپ نے فرمایا اپنے جسم کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہارا باطن بھی پاک رکھے گا۔ (طبرانی)

اپنے معمولات میں حضرت سلطان بغدادی ابوالخیر ابوسید بغدادی علیہ الرحمۃ کی یہ دعا بھی یاد کر کے ہر نماز کے بعد پڑھنی چاہیے بہت مجرّب ہے:

اے خالق ہر بلندی و پستی شش چیز عطا بکن زہستی
ایمان و امان و تندرستی علم و عمل و فراخدستی

آسمان خواں زمین خواں زمانہ مہمان صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
واہ کیا جودوکرم ہے شہِ بطحا تیرا نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبّ محبوب میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش)

Marfat.com
Marfat.com

وَاللہُ مُعْطِیْ وَ اَنَا قَاسِمٌ

میرے دو وزیر آسمان پر حضرت جبرائیل اور میکائیل ہیں۔ حضرت میکائیل تقسیمِ رزق کا مامور ہیں اور بادشاہ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی
لا وَ رَبُّ العرشِ جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

Marfat.com
Marfat.com

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
صلّی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وآلہٖ
واصحابہ و سلّم تسلیماً کثیراً کثیراً

(اعلیٰ حضرت)

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں
پھر کے گلی گلی ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

گر روزی بدانش برفزودے ز ناداں تنگ تر روزی بنودے
بناداں آں چناں روزی رساند کہ دانا اندر آں حیراں بماند

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

توکّل علی اللہ ایک بہت بڑی نعمت اور سعادت ہے۔ زہے نصیب۔

Marfat.com
Marfat.com

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ ۔ کے علاوہ کھانے کے دوران بھی کم از کم ایک مرتبہ الحمد للہ رب العالمین پڑھنا باعثِ برکت ہے اور فراخی روزی کا موجب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بحرمتِ سیّد المرسلین توفیق عطا کرے آمین!

کھانا بیٹھ کر کھانا اور چھوٹے لقمے چبا چبا کر کھانا بھی صحت کے لیے ضروری ہے معدہ پر اتنا بوجھ ڈالنا جتنا وہ آسانی سے اٹھا سکے آپ نے بارہا نوٹ کیا ہوگا کہ ان میں میں بدہضمی، قے، دست، پیچش اور فوڈ پوائزنگ صرف زیادہ کھانے والوں کو لاحق ہوتے ہیں۔ سادہ غذا کھانے والے غرباء ان امراض سے اکثر محفوظ رہتے ہیں۔ گھی سے تلی ہوئی مرغن اور چٹ پٹی، ترش اور بادی اشیاء سے پرہیز ضروری ہے خوراک میں بداعتدالی جلد یا بدیر ضرور اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔ عاقل وہی ہے جو پرہیز کرتا رہے بعد کی پشیمانی کا کچھ فائدہ نہیں۔

انگریزی کا معقولہ ہر وقت یاد رکھیں:

Prevention is better than cure.

Marfat.com
Marfat.com

پرہیز علاج سے بدرجہا بہتر ہے۔

چہ اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

حکیم جالینوس کا قول ہے کہ اکثر لوگ جانوروں کی طرح زیادہ کھا کر بیمار ہو جاتے ہیں اور ہم ان کو پرندوں کی طرح تھوڑا تھوڑا کھلا کر تندرست کرتے ہیں۔

مونگ کی دال زود ہضم ہے اکثر حکیم پیٹ خراب ہونے پر اس کی کھچڑی کھلاتے ہیں مونگ کی دال سنا ہے کہتی ہے:

اگر مجھے پہلے کھایا ہوتا تو شاید بیمار ہی نہ ہوتا۔

ایک کہاوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کا کل رزق متعین کر دیا ہے چاہے تو وہ تھوڑا تھوڑا کھا کر زیادہ عرصہ جیتا رہے اور چاہے تو زیادہ زیادہ کھا کر اسے جلد ختم کر کے راہی ملکِ عدم ہو جائے، یہ امر مسلّم ہے کہ پہلوانوں کی عمر تقریباً ساٹھ پینسٹھ سال سے زیادہ نہیں ہوتی اور کم خور بزرگ لمبی عمریں پا کر اپنا وقت یادِ خدا/ عبادت کے لیے وقف کرتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کریں کہ اولیاء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین!! یہ بھی ایک نشانِ صراطِ مستقیم ہے۔ صرف اپنی سمجھ (Comprehension) کی بات ہے۔ اس کا رخ اس طرف Divert کریں یقیناً دنیوی واخروی فوائد حاصل ہوں گے ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ بحرمت سید الابرار

سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان جب بھوک لگے تو

Marfat.com
Marfat.com

کھانا کھاؤ اور ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو ہاتھ کھینچ/بس کردو۔ مستند اطبا کا قول ہے کہ کھانے سے پہلے پانی پئیں اگر ضرورت ہو تو درمیان میں تھوڑا پانی پئیں کھانے کے بعد پانی نہ پئیں ہاں اگر پیاس لگے تو دو گھنٹہ کے بعد زیادہ پانی پئیں اس طرح معدہ کو غذا کے ہضم کرنے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ اسی طرح بھوک کے بغیر کھانا اور قبض کی صورت میں مسہل ادویات کا استعمال نہایت مہلک ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھیں معاشی ناہمواری اور مذہب سے دوری ڈپریشن (Depression) کا باعث ہے جس شخص کا کوئی مثبت مقصدِ حیات نہ ہو تو ڈیپریشن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ صاف ستھرا ماحول صحت کے لیے ضروری ہے ہوا میں گرد و غبار پٹرول ڈیزل اور دھواں کی کثافتیں بہت نقصان دہ ہیں بچنے کی کوشش کریں اور پانی کو حتی الامکان ابال کر پئیں۔ گرد و غبار اور دھواں زیادہ ہو تو فوراً ناک پر سوتی کپڑا رکھیں تا کہ کثیف ہوا اندر نہ جائے اور آلودگی اثر نہ کرے۔

مرد حق را شش نشاں می دہم اے پسر — رنگ زرد و آہ سرد و چشم تر
گر کسے پرسد سہ دیگر کدام — کم گفتن و کم خوردن و خفتن حرام
نطق آب و نطق باد و نطق گل — ایں ہمہ محسوساتِ حواسِ اہلِ دل

رخ مصطفٰی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہمارے نیرنگِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

Marfat.com
Marfat.com

دن کو اسی سے روشنی شب کو اسی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی قمر بھی ہے
صورت تیری معیارِ کمالات بنا کر
دانستہ مصّور نے قلم توڑ دیا

حرفِ آخر معدے کی عزت کرو
وہ بھی تمہاری عزت کرے گا ورنہ......

Marfat.com
Marfat.com

مراقبہ، محاسبہ، محاضرہ، مکاشفہ، مشاہدہ یہ صوفی کی منازل ہیں۔

وَ فِیۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (القرآن)

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں میں
اپنے دل کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

حضرت خضر علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن تین واقعات میں ہونے والے غیبی امور میں شریکِ سفر تھے۔ پہلے دوسرے اور تیسرے غیبی امور کے بالترتیب متعلق فرمایا:

(۱) فَاَرَدْتُّ

(۲) فَاَرَدْنَا

(۳) فَاَرَادَ رَبُّکَ،

تو میں نے چاہا اسے غیب دار کروں، تو ہم نے چاہا، تو آپ کے رب نے چاہا۔

گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ''بندہ مومن'' واحد متکلم کی ضمیر سے اپنی طرف منسوب کرے جمع متکلم کی ضمیر کہے اللہ تبارک وتعالیٰ اور بندہ نے چاہا یا صرف یہ کہے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ یہ تینوں صورتیں نصِ قطعی سے ثابت ہیں صرف عقلِ سلیم ہی رہنمائی کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

﴿اللھم اَرِنِی حَقَائِقَ الاَشۡیَاءِ کَمَا هِیَ﴾

Marfat.com
Marfat.com

یہ دعا مقبول ہے صرف یہی نہیں بلکہ ابتدا کی طرف لوٹیں تو مسئلہ اور بھی زیادہ واضح ہو جائے گا۔

قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِينٌ (المائدہ:۱۵)

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسمِ گرامی نُورحق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز حق تعالیٰ بسبب نورِ قِدَم کے ظلمت کدہ عدم سے وجود میں لایا وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نور تھا۔ اوّلِ خلقَ اللہ نورِ نبی، بعد اس کے عالَم کو اس کے نور سے ظہور اور اس کے ظہور کو نور کے واسطے موجود کیا اور نقد النصوص اور شرح فصوص میں مذکور ہے کہ سب خلائق کے منشاء اور معاد کی اصل حقیقتِ محمدی اور نورِ احمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے کہ صورتِ وَاحِدی، اَحَدِی ہے وجامع سب کمالاتِ الٰہی و کماہی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا

اوراس کے نیچے ان کا خزانہ تھا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا:

۱- اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے؟

۲- اس کا حال عجیب ہے جو قضاوقدر کا یقین رکھے اسکو غصہ کیسے آتا ہے؟

۳- اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں مصیبت میں پڑتا ہے؟

۴- اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے؟

۵- اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال واخیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے؟

اوراس کے ساتھ لکھا تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا ''میں اللہ ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر وشر پیدا کی اس کے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اوراس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔اس کے لیے تباہی جس کو شر کے لیے پیدا کیا اوراس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔ (کنز الایمان ۴۲۸)

Marfat.com
Marfat.com

اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ۔ (القرآن)

دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک اور بھلائی کرو جیسے اللہ تبارک تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بھلائی کر کے تمہیں دنیاوی و دینی منصب عطا کیا ہے۔ اس کا فائدہ دوسروں کو پہنچاؤ۔ تعلیمِ اسلامی کی یہ روح ہے لیکن عملی فقدان ہے اور پھر ذلت و رسوائی کے لیے شکوہ بے جا۔ الامان والحفیظ۔

انعام یافتہ چار گروہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی تعلیمات ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَھُو مومنٌ فَلْنُحییِنَّہٗ حیواۃً طَیِّبَۃً
وَالْعَمَلُ صَالِحُ یَرفَعُہٗ (القرآن)

جو شخص نیک عمل کرے اور وہ مومن ہو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں جو نیک کام کرے اسے وہ بلند کرتا ہے۔ یہ عام مومن کا کمال ہے صالحین شہداء صدیقین اور انبیاء کے درجات سلسلہ وار بلند سے بلند تر اور بلند ترین سطح پر ہیں اور سب سے اونچا درجہ نبی کریم رؤف الرحیم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر عزیزی میں فرمایا:

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وُ یَا سَیِّدَ الْبَشَر
مِـن وَجْھِکَ اَلْمُنِیرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر

Marfat.com
Marfat.com

لَا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

زیارتِ قبورِ صالحینِ اولیاء شہداء صدّیقین و انبیاء کرام سے منع کرنے والے اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ ان اونچے درجہ والے حضرات سے ملاقات اور تعلق وابستہ کرنا خیر کا ذریعہ ہے سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے فرمان کے مطابق ''المرءُ مَع مَن اَحَبَّ'' آدمی کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا آخرت میں اولیاء وانبیاء کی معیّت حاصل کرنے کے لیے ان سے اسی جہاں میں تعلق قائم کرنا چاہیے۔ سرکارِ دو عالم سے قرب کے لیے سب سے اعلیٰ ذریعہ درود وسلام پڑھنا ہے اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کے تحفے بھیج کر ان سے فیض حاصل کرنا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکس کہ دلش زندہ شد زعشق
ثبت است بر جریدہ عالَم دوام ما

اِنَّ اَولٰی النَّاس بِی اَکثَرَھُم عَلَیَّ صَلوٰۃً۔ ''لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔''

غیر مقلدین، دیوبند اور وہابیہ اعمالِ صالحہ خصوصاً نماز اور صبر ''وَاَستَعِینُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلوٰۃِ''

Marfat.com
Marfat.com

سے مدد طلب کرنے کے قائل ہیں یعنی وہ اسے شرک قرار نہیں دیتے جبکہ نماز صبر، اور اعمال صالحہ مخلوق ہونے پر "وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ" (۹۶:۳۷) کی قرآنی شہادت موجود ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نماز صبر اور اعمال صالحہ غیر ذی روح ہیں یعنی اسباب کے ذریعے سے مدد کرنے سے قاصر ہیں جبکہ حضور صلّی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ذی روح اور علمائے دیوبند کی کتاب المہنّد کے مطابق حیّ اور زندہ ہیں تو اب یہ معمّہ سلجھانے کا ہے کہ غیر ذی روح (یعنی مردہ؟) اور اسباب کے ذریعے مدد سے قاصر اعمال صالحہ اور نماز اور صبر سے امداد طلب کرنا کیوں شرک نہیں؟

اور زندہ ذی روح سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مدد طلب کرنا کیوں شرکِ عظیم ہے؟؟

کیا ہمارے آقا ومولانا حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو افضل البشر، شاہد، نذیر، بشیر، وسیلہ، شفیع، سفارشی، غیب کا عالم خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ماننا شرک اور بدعت ہے؟ مدینے کے چاند کی یافت کے سبب:

"وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَعٰى لِلّٰهِ دَاعٍ"

کا اظہار بریلویت ہے؟

قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنا تعارف ربُّ العالمین کہ

Marfat.com
Marfat.com

کر کرایا اور حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا ''رحمۃ اللعالمین'' کہہ کر اس لیے ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اس نے اپنا ''خلیفہ'' قرار دیا ہے منکرینِ شانِ رسالت ہی اس کی تردید کریں یا تصویب؟

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد نبوی شریف میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم منبر شریف بچھواتے تھے اور اَللّٰھُمَّ اَیِّدہ بِرُوحِ القُدس کے دعائیہ الفاظ ان کی نعت پاک سن کر فرمایا کرتے تھے کیا یہ کتب حدیث میں موجود نہیں؟

ایک مرتبہ جنابِ رحمۃ اللعالمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے بذاتِ خود حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ اشعار سننے کی فرمائش کی تو خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے آگے بڑھ کر اس فرمائش کو پورا کیا تھا۔

وَاَبیَض یُستَسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

وہ روشن چہرے والے جن کے چہرے کے وسیلے سے بادل سے بارش کی جاتی ہے۔ جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی آبرو ہے۔

فَلَسنَا رُب البیت نُسَلِّمُ احمدا
لعزاء من عض الزمان ولا کرب

رب البیت کی قسم ہم وہ لوگ ہیں جو زمانے کی صبر طلب سختی یا کسی تنگی

Marfat.com
Marfat.com

کے سبب احمد کی مدد سے دست کش ہو جائیں۔ (آپ سوچیں یہ اسلام نہیں تو پھر اسلام کیا ہے؟)

مکمل تفصیل کے لیے ''نکاح خوانِ سرکارِ معظّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ 42 سال کے شفیق ساتھی'' کتاب مطالعہ کریں۔

ایک بہت اہم بات جو نوٹ کرنے کی ہے وہ یہ ہے سرکار دو عالَم نور مجسّم جناب رسالت مآب رحمۃ اللعالمین کے دامن سے وابستہ ہو اور ان کی مثبت انداز میں خدمات سرانجام دیں تو وہ کیسے محروم جزا ہوں؟

روشن چہرے والے کا وسیلہ

مکہ مکرمہ میں بہت گرمی تھی لوگ اپنے سردار حضرت ابو طالب کے پاس آئے اور بارش کی دعا کے لیے عرض کیا آپ نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم جو طبعی عمر ۱۰ سال کے تھے کو کعبۃ اللہ کی دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے یہ شعر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے بارش کر دی۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۲۹)

۱- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت، انہوں نے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کیا ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ حضرت ابو طالب کا اسلام لانا میرے لیے ان

Marfat.com
Marfat.com

کے اسلام لانے یعنی ان کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے زیادہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب ہے کیونکہ حضرت ابو طالب کا اسلام لانا آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے۔

۲- اس کے مثل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (میرے والد) خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ (ابوطالب) اسلام لائیں اس لیے کہ یہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۶۸)

جس طرح بخاری و مسلم میں عید میلاد کا کوئی ثبوت نہ ہونے کے سبب بدعت قرار دی جاتی ہے ایسے ہی توحید وسنت کانفرنس یا ختم نبوت کانفرنس بھی بخاری و مسلم سے ثابت نہ ہونے کے سبب از راہِ انصاف وعدل بدعت ٹھہرتی ہے ان میں نعرہ رسالت یارسول اللہ کو شرک قرار دینے والے ان علماء نے اپنی قوم کو ایک نیا نعرہ ''المدد المدد یا خدا یا خدا'' دیا ہے انہوں نے یہ نعرہ خود کوئی مانے نہ مانے صرف اور صرف نعرۂ رسالت یارسول اللہ کے جواب میں اختراع کیا ہے لیکن ہمیں المدد المدد یا خدا یا خدا کے اختراع پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں یہ تو عین ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے عطا فرمانے سے کوئی شخص یا کوئی مخلوق کسی کی مدد کرتی ہے کہنا صرف یہ ہے کہ اگر حضور رحمۃ

Marfat.com
Marfat.com

اللعالمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ۵۷۱ء سے لے کر ۶۴۱ء تک مخلوق کی مدد کرنے کے اسباب کے دائرے میں رہتے ہوئے طاقت عطا فرمائی تھی تو ۱۱ھ میں موت چکھ لینے کے بعد یہ طاقت اللہ تعالیٰ نے ان سے واپس کیوں لے لی؟ کیا حضور اشرف صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم صرف ۵۷۱ء سے لے کر ۶۴۱ء تک ہی رحمۃ للعالمین تھے؟ اب ان کو یہ منصب میسر نہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا:

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَاتَنْھَر (۹۳:۱۰)

پیارے محبوب سوال کرنے والوں کو خالی ہاتھ نہ لوٹائیں، نیز یہ بھی فرمایا:

وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُولُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ (۹:۷۴)

اور انہیں کیا برا لگا؟ یہی نا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے مومنین کو غنی کر دیا۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

Marfat.com
Marfat.com

آپ ذرا سوچئے کہ جب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم آج بھی رحمۃ للعالمین ہیں اور خدا کا حکم آج بھی ان پر نافذ ہے کہ سوال کرنے والوں کو خالی ہاتھ واپس نہ کریں اور یہ بھی مسلّم ہے کہ حضور خاتم النّبیین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم زندہ ہیں تو پھر ان سے مدد مانگنا شرک کیسے ہو گیا؟ امریکہ برطانیہ اور دیگر غیر مسلم سے مدد چاہنا کیوں شرک نہیں؟

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

یہ ہیں حیِّ ابدی ان کی رضا ۔دقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

Marfat.com
Marfat.com

روح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسمِ پُر نُور بھی روحانی ہے
اوروں کی روح کو کتنی ہی لطیف — ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی — روح ہے پاک ہے نورانی ہے

الحمدللہ رب العالمین حمدًا کثیراً والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہٖ الکریم بشیراً وّ نذیراً

سبحان اللہ بکرۃً وّاصیلاً اللہ اکبر کبیراً کبیراً

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللّٰہِ العظیم وَ بِحَمْدِہٖ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبّی مِن کل ذنبٍ و اتوبُ الیہ بجاہِ سیّدِ المرسلین

Marfat.com
Marfat.com

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (النساء:۷۸)

تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی، اگر چہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

حضرت خلیلِ جلیل علیہ السّلام نے ایک بار حضرت عزرائیل سے کہا کہ جب سخت لڑائی یا وبا ہو دو شخصوں کی موت ایک ہی آن میں آتی ہو۔ ایک مغرب میں دوسرا مشرق میں تو تم کیا کرتے ہو کہا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ارواح کو طلب کرتا ہوں اور دونوں میری انگلیوں میں آ جاتی ہیں اور تمام زمین میرے سامنے ایسی ہے جیسے ایک طشت جسے چاہتا ہوں قبض کرتا ہوں۔ (خزائن العرفان)

اس آیت کی تفسیر ابنِ کثیر میں ہے کہ گھر کے خادم کو ایک لڑکی کی پیدائش پر سودا سلف لانے کے لیے کہا گیا، راستہ میں ایک مجذوب نے کہا ''جس لڑکی کی پیدائش ہوئی یہ ایک سو زنا کرے گی۔ گھر کے خادم سے اس کی شادی ہوگی اور اس کی موت مکڑی کے کاٹنے سے ہوگی۔'' خادم سودا لے کر گھر واپس آیا تو اس نے طیش میں لڑکی کے پیٹ میں چھری سے زخم کر دیا اور کسی دور علاقے میں بھاگ گیا وہاں کاروبار کر کے وہ امیر ہو گیا کافی عرصہ کے بعد تقریباً بیس پچیس سال بعد واپس اسی شہر آ گیا اور اپنی خواہش کے مطابق رشتہ ازدواج ڈھونڈنے کے لیے کہا اتفاقاً اسی لڑکی سے اس کی شادی

Marfat.com
Marfat.com

ہوگئی تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کو معلوم ہو گیا کہ یہ تو وہی لڑکی ہے جسے اس نے زخمی کیا تھا جس کا ثبوت اس کے پیٹ کا زخم تھا اب وہ فکر مند ہوا کہ اس کی موت لکڑی کے کاٹنے سے نہ ہو چنانچہ اس نے ایک فول پروف Fool Proof شیشے کا کمرہ جس میں کوئی سوراخ نہ ہو تیار کرایا اور اکثر اسی کمرہ میں اس کی بیوی رہتی تھی لیکن

تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے　　　تقدیر پہاڑ پلٹ دی اے

کے مصداق اس کی موت مکڑی کے کاٹنے سے واقع ہوئی اس سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا سے اس مجذوب کو لڑکی کے حالات زندگی معلوم تھے۔

اِتَّقُوا بِفَرَاسَتِ الْمُومِنِ فَاَنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ

کاملین کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے غیب دانی کے منکر عبرت پکڑیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السّلام کی قوتِ گرفت نوٹ کر کے سیّد الانبیاء کی طاقت وسلطنت کا اندازہ لگائیں یہی عزرائیل علیہ السّلام سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی اجازت سے آپ کے حجرۂ مبارک میں داخل ہو گئے اور جب آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اجازت دی تو آپ کی روحِ اقدس باذن اللہ قبض کی وہ بھی صرف ایک آن کے لیے

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے　مگر ایسی کہ فقط ''آنی'' ہے

پھر اس ''آن'' کے بعد ان کی حیات　مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

Marfat.com
Marfat.com

تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سفرِ آخرت

حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا وصال

اور ملک الموت کا اجازت طلب کرنا

جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السَّلام نے آپ کے پاس آکر کہا یا محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے اعزاز واکرام کے لیے خاص طور پر آپ کے پاس بھیجا ہے کہ میں اس ذات کی طرف سے جو آپ سے بہتر جانتی ہے آپ سے دریافت کروں کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے جبریل میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں اے جبریل میں اپنے آپ کو مصیبت زدہ پاتا ہوں پھر دوسرے روز وہی بات کہی جو پہلے دن کہی تھی تیسرے روز جبریل امین علیہ السَّلام ملک الموت کو ساتھ لے کر آئے اور کہنے لگے: ''یہ ملک الموت ہے جو آپ سے اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے اور آپ سے قبل اس نے کسی آدمی سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دیدو تو جبریل علیہ السَّلام نے اسے اجازت دے دی تو

Marfat.com
Marfat.com

اس نے اندر آ کر آپ کو سلام کیا پھر کہنے لگا یا محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کی اجازت دیں تو میں روح قبض کرلوں گا اور اگر آپ مجھے اسے چھوڑ دینے کا حکم دیں تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا ''اے ملک الموت کیا تو ایسا کرے گا؟'' اس نے کہا ہاں مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے (راوی بیان کرتے ہیں) رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے حضرت جبریل علیہ السَّلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السَّلام نے کہا یا محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) نے ملک الموت سے فرمایا آپ کو جو حکم دیا گیا ہے کر گزریے تو اس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی روح قبض کرلی۔

آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیقِ الاَعلیٰ۔

حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اوصاف کے بیان میں جو تشبیہات وارد ہوئی ہیں وہ صرف لوگوں کو سمجھانے کے لیے حسب عرف وعادت شعراء استعمال ہوتی ہیں کیونکہ حقیقت میں مخلوقات میں سے کوئی شی آپ کی صفات خَلقیہ وخُلقیہ کے مماثل ومعادل نہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِک عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ و اَصْحَابِہٖ

Marfat.com
Marfat.com

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ وَ كَمَالِهٖ كُلَّمَا ذِكْرِكَ وَ ذَكَرَ الذَّاكِرُونَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ۔

(والبدایہ والنہایہ ۵:۲۷۷)

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی سے فرمایا: سَلْ مانگ، انہوں نے عرض کیا: اَسْئَلُكَ مرا فقتك فِی الْجَنَّةِ ''آپ کی رفاقت میں جنت'' آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اَوَلَمْ غَيْرَ ذَالِكَ 'کچھ اور مانگ' انہوں نے عرض کیا بس کافی ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

اَشِعَّةُ اللَّمْعَات میں اس حدیث کے تحت وارد ہے۔

واز اطلاق سوال کہ فرمود سَل (بخواہ) وتخصیص نہ کرد بمطلوبے خاص۔ معلوم می شود کہ کارہم بدست ہمت وکرامت اوست صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہرچہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد

جو چاہو مانگو بلا تخصیص معلوم ہوا کہ تمام کام ان کے دست ہمت اور کرامت میں ہیں جو کچھ چاہیں جس کو چاہیں پروردگار کی اجازت سے خود عطا کرتے ہیں۔ اختیارات مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے منکر عبرت پکڑیں۔

عہد فاروقی ۱۵ھ میں مسلمانوں کا مقابلہ یوقنا حاکم حلب کے لشکرِ جرّار

Marfat.com
Marfat.com

سے ہوا حضرت کعب بن حمزہ لشکرِ اسلام کو بچانے کے لیے بے چین تھے اور یوں پکار رہے تھے:

یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل   یا محمد! یا محمد! اے نصرت الٰہی نزول فرما

(تاریخ الخلفا ص ۹۰)

کسی صحابی نے اس استغاثہ پر اعتراض نہیں کیا۔

کن فیکون جدوں آکھیا آہا اساں وی کولے آہے
ہکے لامکان مکان اساڈا ہکے بہت وچ آن پھنسایا ہے
ہکے مَلک اسانوں سجدے کردے ہکے خاک وچ آن رلایا ہے
بلھے شاہ نفس پلیت نے پلیت کیتا کوئی مُڈھ دے پلیت تاں نا ہے

کن فیکون تاں کل دی گل اے اساں اگے پریت لگائی
تو میں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی میم گواہی
اجے وی سانوں اوہ پئے وسدے بیل بوٹے کاہی
مہر علی شاہ رل تاہیوں بیٹھے جداں سک دوہاں نو آہی

نمازوں میں ہے السلام علیک نبی کے لیے لفظ ائیھا کا سلام وندائے نبی گر خدا کی عبادت نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

(محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

Marfat.com
Marfat.com

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (المائدہ:۵۵)

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول۔

اَنَا وَلِی" کلُ مُوْمِنٍ۔ میں ہر مسلمان کا مددگار ہوں۔

(صحیح بخاری ابوداؤد)

اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمَومِنِینَ مِن اَنْفُسِهِم (الاحزاب:۶)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

اولٰی کے معنی ہیں زیادہ مالک، زیادہ قریب، زیادہ حقدار یہاں تینوں معنی درست ہیں۔

مَنْ كُنْتُ مولاهٗ فعَلِیٌّ مولاه "میں جس کا مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں۔" (ترمذی شریف)

اللہ تعالٰی کے ناموں میں العفوُّ ہے جس کا معنی درگزر اور معاف کرنے کے ہیں۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ

(الاحزاب:۱۹۹)

اے محبوب درگزر سے کام لیں بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ (المائدہ:۱۳)

Marfat.com
Marfat.com

تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کریں۔

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب ۴۶)

اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ہے اور چمکا دینے والا آفتاب۔

سورج کی موجودگی میں کسی چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نوٹ کریں کہ آسمان کا سورج دل کی رات اور قبر کی رات کو دن نہیں بنا سکتا جبکہ مدینہ منورہ کا یہ سچا سورج وہاں بھی اجالا بخشتا ہے اس کی تجلّی سے قبریں روشن اور دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (الاعراف: ۱۹۸)

اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھیں کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔ تفسیر یہ ہے:

ان بتوں کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو دیکھ رہے ہیں مگر پتھر کی آنکھیں کیا دیکھیں! دیکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں مگر دیکھتے نہیں صوفیا کرام فرماتے ہیں:

کہ کفار نبی کو دیکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں کیونکہ دیکھنے والی نگاہ ان کے پاس نہیں وہ صرف ان کی بشرّیت کو دیکھتے ہیں انہیں نبوت نظر نہیں آتی۔ بصیرت سے حضور کو دیکھنے والا صحابی ہو جاتا ہے اور صرف بصر سے دیکھنے والا صحابی نہیں۔ بعض حضرات نابینا تھے اور صحابی تھے کہ وہ بصیرت رکھتے تھے

Marfat.com
Marfat.com

ایک بزرگ نے فرمایا جو مجھے دیکھ لے وہ جنتی ہو جائے کسی نے کہا کہ ابو جہل نے حضور کو دیکھا وہ جنتی نہ ہوا تو تمہارے دیکھنے سے جنتی کیسے ہو سکتے ہیں فرمانے لگے کہ اس نے محمد بن عبداللہ کو دیکھا محمد رسول اللہ کو نہ دیکھا اور یہ آیت پڑھی۔ (روح البیان)

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ (التکویر:۱۹)

بیشک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے۔

لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ (البقرہ:۷۸)

وہ نہیں جانتے کتاب مگر امانی۔

یعنی صرف تلاوت (زبانی پڑھنا) اور مطلب نہ سمجھنا۔

وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (الشوریٰ:۵۲)

بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡئَلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا (الفرقان:۵۹)

وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ۔

قاضی بکر بن علاء رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس آیت میں سوال کا حکم غیر نبی کو ہے اور مسؤل وخبیر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلّم ہیں دوسروں نے کہا کہ سائل حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہیں اور مسؤل اللہ تعالیٰ۔ مذکورہ دونوں وجہوں سے نبی کریم ہی خبیر ہیں۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ

Marfat.com
Marfat.com

وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا (النساء ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

ابن کثیر و مدارک میں ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے کو روتے اوپر خاک ڈالتے قبر پر گرا دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اور ہم نے سنا آپ پر یہ آیت ولو انھم نازل ہوئی ہے میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں قبر مبارک سے آواز آئی کہ تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔ مواہب میں ہے اس کا نام عبداللہ بن عمر بن مغویہ تھا۔ معلوم ہوا انسان جب نادم ہو اور رسول کریم سفارش فرمادیں تو اللہ تعالیٰ قبولِ توبہ کی امید دلاتا ہے۔ قبولِ توبہ میں توسطِ پیغمبر شرط ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائق بخشش)

ذکرِ حق غذا آمد ایں روح را
مرہم آمد ایں دلِ مجروح راہ

(رومی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com
Marfat.com

قرآن سے ثابت ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آلِ موسیٰ اور آل ہارون علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے باقیات کو مومنین کے رب کی طرف سے سکینہ قلب (۲:۲۴۸) اور اللہ تعالیٰ کی ایک نیک بندی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مقدس قدموں سے لگنے والے پہاڑوں صفا اور مروہ کو نہ صرف شعائر اللہ (۲:۱۵۸) بلکہ ان شعائر اللہ کی تعظیم کو ''دل کا تقویٰ'' (۲۲:۳۲) اور دل کے تقوے کا حاملین تو جنتی (۶۸:۳۴) تک کہ دیا ہے۔ لہٰذا سوچئے کہ کائنات کی سب سے اعلیٰ واولیٰ مخلوق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے پائے اقدس واطہر سے شرفِ انتساب رکھنے والے نعلین پاک کی نقل وتوقیر کیوں اور کیسے موجود دور کے مخلص مسلمانوں کو متقی اور جنتی بنانے کی بجائے کافر مشرک اور جہنمی اور بدعتی بنادیگی؟ اس سے بڑھ کر بھی کیا ان کی کوئی توہین اور تنقیص ہوسکتی ہے؟

ایسی توحید تو شیطان بنا دیتی ہے
دیکھ سرکار کا انکار نہ ہونے پائے

Marfat.com
Marfat.com

قصیدہ نعمانیہ

سیِّدَ السادات جئتكَ قاصِدا ارجو رَضاك وَ احمتِی بحماك

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں — آپ کی خوشنودی کا امیدوار اور آپ کی پناہ کا طلب گار

واللہ یا خَیر الخلائق انّ لی قلبا مشوقًا لا یر دم سِواکٗ

اللہ کی قسم اے بہترین خلائق میرا دل صرف — آپ کی محبت سے لبریز ہے اور آپ کے سوا کسی کی طلب نہیں

اَنت الذی لما توَسل آدمَ من ذلة بك فازن وهوا باك

آپ وہ ہیں جب حضرت آدم نے آپ کا توسل اختیار کیا — اپنی لغزش پر تو کامیاب ہو گئے حالانکہ آپ کے جد بزرگ وار ہیں

واللہ یا یٰسین مثلك لَم یَکُن فی العَالمِین و حقّ انباك

خدا کی قسم اے یٰس لقب آپ جیسا تو تمام مخلوق میں — نہ کسی کو ہوا ہے نہ ہوگا اور قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سربلند کیا

یَا اکرم الثقلین یا کَنزالوَری جُدلی بجودك و ارضنی برضاك

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر اے حاصل کائنات — مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشیے

Marfat.com
Marfat.com

صلّٰی علیك الله یا عَلَم الهُدٰی ماحن مشتاق الیٰ مشواك

اے ہدایت کے علم سربلند! مشتاقان زیارت کے شوق بے حد کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود و سلام آپ پر نازل ہوتا رہے

Supreme	**Sovereign**
فائق ۔ ارفع ۔ اعظم	سلطان ۔ مِلک ۔ حاکم
اعلیٰ **highest**	مطلق العنان ۔ خودمختار
in rank or	اعلیٰ ۔ لامحدود
authority.	

Supreme Being خدا تعالیٰ، ہستی برترین، **God**

حاکمیت ۔ اقتدار اعلیٰ **Sovereignty**

آئین و دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لکھا ہے کہ حاکمیتِ اعلیٰ صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہے۔ اسی آئین کے مختلف آرٹیکلز سیکشنز اور پیروں میں ان اختیارات کے استعمال اور تقسیم کی وضاحت کی گئی ہے کہ ان اختیارات کے تحت صدرِ پاکستان اور وزیراعظم حکمنامے جاری کریں گے تاکہ نظامِ حکومت خوش اسلوبی سے سرانجام پاتا رہے۔

حقیقت اور مجاز کا فرق ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے: اِنّی جَاعِلٌ فِی الاَرْضِ خَلِیْفَةً (القرآن) کا مطلب سمجھیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے خلیفہ۔

Marfat.com
Marfat.com

Successor، جانشین۔ بعد میں آنے والا۔

کرۂ ارض پر سب سے پہلے خلیفہ سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔ اور بنی الانبیاء خلیفہ اعظم ہیں۔ آپ کے بعد خلفائے راشدین ہیں۔ بلا اختلاف پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ ہوئے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لیے لفظ خلیفہ کی جگہ امیر المومنین کا انتخاب فرمایا کیونکہ وہ خلیفہ خلیفۃ الرسول تھے۔

آمدم برسر مطلب کتاب ہذا میں حضرات خضر و موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے اشتراک سفر سورہ کہف شریف میں لفظ "فاردت" میں نے چاہا کشتی کو عیب دار کردوں۔ نص قطعی ہے۔ احد پہاڑ پر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کو جنبش کرنے پر حکماً فرمایا "اسکن" اے پہاڑ ٹھہر، رک جا۔

مشہور حدیث ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل کو براہ راست خط لکھا کہ تو اگر اپنی مرضی سے بہتا ہے تو بے شک جاری نہ ہو لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت رواں دواں ہوتا ہے تو میں تجھے حکم دیتا ہوں جاری ہو جا۔ اسی طرح سپہ سالار لشکر اسلام حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ کو نہاوند کے مقام پر مدینہ منورہ سے منبر رسول پر خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا "یا ساریۃ الجبل" ساریہ پہاڑ کی طرف دیکھو دشمن کا لشکر ہے اگرچہ حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com
Marfat.com

خلیفہ اس کے دیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتا ہے اور وہ بھی براہ راست بلاواسطہ کیا ان کی امور کی سرانجامی میں شرک کا شائبہ بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی مثال وہی ہے کہ دنیاوی معاملات میں بھی افسران اعلیٰ ان کو تفویض کیے گئے اختیارات کے ماتحت حکمنامے جاری کرتے ہیں مثلاً:

In exercise of powers conferred upon me under article No: so and so, para No. so & so of section No. so and so of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan I appoint or dismiss so & so.

اس طرح یہ سب کارروائی قانونی سمجھی جاتی ہے اور روزمرہ کی زندگی میں ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں بعینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انبیاء واولیاء وصلحاً اور ملائکہ اس کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات استعمال کرتے ہیں نظام کار چلاتے ہیں:

از چشم برہم برہم نظامے — از زلف درہم درہم نظامے

کی یہ ایک معمولی سی وضاحت ہے جس پر عقلِ سلیم فوراً لبیک کہتی ہے۔ ''فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا'' میں مدبّرات جمع کا لفظ ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کے لیے Singular noun استعمال ہوتا ہے۔ فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا کی ایک جھلک ہے حلاوت ایمان کی تازگی حاصل کریں۔

Marfat.com
Marfat.com

الحمدللّٰہ رب العالمین والصّلٰوۃ والسّلام علیٰ رسولہٖ الکریم الامین الرئوف الرَّحیم بِرَحْمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحمین۔

مَدبِّر مَرتِّب Arranger Disposer Man

proposes but GOD disposes کے محاورہ میں لفظ disposer پر غور کریں یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ارشاد ہوا مگر قرآن مجید میں مدبّرات disposers انبیاء اولیاء صلحاء اور ملائکہ کے لیے ہے جن کے ذریعے نظامِ کائنات اور تکوینی امور سرانجام پاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جو ہر لحاظ سے Soverign اور Supreme میں مدبّرات میں شامل نہیں اس تشریح کو ذہن نشین کرلیں تو بے شمار مسائل کی الجھنوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور قدم قدم پر شرک و بدعت کے فتوے جاری کرنے کی غلط روش سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور انبیاء صلحا کے وسیلۂ جلیلہ سے قرآن فہمی کا صحیح اسلوب عطا فرمائے اور انہیں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیقِ رفیق ارزاں کرے۔ آمین بحرمتِ سیّد المرسلین یا ارحم الرّاحمین۔

حضرت سائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیٹے اسحٰق کی خوشخبری کے لیے قرآن مجید ہے:

لِاَهَبَ لَكِ غلاماً ذكياً۔

Marfat.com
Marfat.com

میں تجھے ایک ذکی بیٹا دوں۔

اَھَبَ واحد متکلم کا صیغہ۔ وھب کے انگریزی میں معنیٰ grant، donate اور give کے ہیں۔

تو کیا قرآن مجید کی عبارت سے زیادہ افصح اعلیٰ اور کوئی کلام ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جب یہاں کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا تو بقیہ امور میں بھی یہ صورتِ حال پیش نظر ہو تو مسائل کی الجھن پیدا نہیں ہوتی جو کم علم اور کم فہم لوگ پیدا کر کے عامۃ النّاس اور امت مسلمہ میں انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ کہہ رہا ہے "میں تجھے ذکی بیٹا دوں" کیا یہ نص قطعی خاکم بدھن شرکیہ ہے ہرگز نہیں بلکہ کم فہم اور کج فہم لوگ غلط تاویلیں کرتے ہیں۔

یومِ حشر پچاس ہزار سال کا ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی صفتِ قہاری کے ساتھ جلوہ افروز ہوں گے لِمَنِ المُلكُ اليَوم کے جواب خود ہی فرمائیں گے لِلّٰهِ الوَاحِدِ القَهَّار اور ہر ایک کو یقین ہو جائے گا کہ آج یوم حساب ہے اس تناظر میں مخلوقِ خدا صرف یہ عرض لے کر کہ حساب و کتاب شروع کر دیا جائے سیدنا آدم علیٰ نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور یکے بعد دیگرے سیّدنا نوح علیہ السّلام سیدنا ابراہیم علیہ السّلام سیدنا موسیٰ علیہ السّلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع کر دے مذکورہ انبیاء مخلوق خدا سے کہیں گے "اِذھَبُوا اِلٰی

Marfat.com
Marfat.com

غَیرِی ''کسی اور کے پاس جاؤ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے حضرت سرکارِ دو عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم جنابِ رسالتمآب محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس جاؤ جب آپ کی خدمت وفد آئے گا تو آپ فرمائیں 'اَنَا لَھَا' اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اجازت لے کردیں گے آپ جلیل القدر انبیاء کرام کا اللہ تبارک وتعالیٰ کی موجودگی میں یہ کہنا ہے۔

اِذھَبُوا اِلیٰ غَیرِی۔

کسی اور کے پاس جاؤ کیا یہ شرکیہ جملہ ہوگا ہرگز نہیں

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

من دون اللہ اور غیر اللہ کا مصداق صرف مشرکین اور کافرین منافقین اور بت ہیں اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیاں انبیاء اور سب اولیاء اللہ ہیں اوران میں ہرگز شامل نہیں۔ علماسوٗ یہ مسئلہ اختراع کرکے امت میں انتشار اور فرقہ بندی کا موجب بنے ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین !!

Marfat.com
Marfat.com

مختلف احادیث جن میں ابدال کا ذکر ہے اس عقیدہ کی موید ہیں جو اپنے فرائض منصبی احکام الٰہی کے مطابق سرانجام دیتے ہیں اور تکوینی امور چلاتے ہیں۔

تدبیر کنندہ بندہ تقدیر زندہ خندہ

آزمودہ فتنہ ہے اک اور بھی گردوں کے پاس
سامنے تقدیر کے رسوائی تدبیر دیکھ!

ذرہ ذرہ دہر کا زندانی تقدیر ہے پر وہ مجبوری و بیچارگی تدبیر ہے

کہہ رہا ہے مجھ سے اے جویائے اسرار ازل
چشمِ دل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالم بے حجاب

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

Marfat.com
Marfat.com

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق
اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق
کافر ہے تو ہے تابع تقدیرِ مسلمان
مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی
عقل گو آستاں سے دور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں
میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر
یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا
ہوائیں ان کی فضائیں ان کی سمندر ان کے جہاز ان کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر؟ بھنور ہے تقدیر کا بہانہ
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

Marfat.com
Marfat.com

اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملّت کے گناہوں کو معاف،
وہ قوم نہیں لائق ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

Marfat.com
Marfat.com

دارا کی شان بختِ سکندر فروغ جم!
سب کچھ تیرے کرم سے ہے تیرے گدا کے پاس

شجرۂ عالیہ نقشبندیّہ نوریّہ

حسب الحکم

پیرطریقت واقفِ رموزِ حقیقت حضرت پیرشاہ محمد ارشاد حسین
نوری نقشبندی سجّادہ نشین دربارِ عالیہ چورہ شریف

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفٰی کے واسطے
حضرت صدّیق اکبر محرمِ رازِ نبی
خواجہ سلمان فارسی با صفا کے واسطے
خواجۂ قاسم قسیمِ نعمت روحانیت
جعفر صادق امامِ اصفیاء کے واسطے
واقفِ رازِ طریقت شیخِ عالم بایزید
بوالحسن خرقان والے پیشوا کے واسطے
نائبِ مولٰی علی حضرت علی رامیتنی
خواجہ یعقوب پیرِ باصفا کے واسطے
عبدِ خالق پیرِ کامل کے تصدّق کر کرم
ریوگر کے والی عارف پیشوا کے واسطے
خواجہ محمود کا صدقہ میری مشکل ہو دور
اور علیِ ثانی نقیبِ اولیاء کے واسطے
خواجہ بابا سماسی جو محمد نام ہے
سید میر کلال شمس الضحٰی کے واسطے
صدقہ خواجہ بہاؤ الدین شاہِ نقشبند

Marfat.com
Marfat.com

حضرت یعقوب چرخی مقتدا کے واسطے
مرشد حاجی عبیداللہ جو احرار ہیں
خواجہ زاہد رئیسِ اولیا کے واسطے
حضرت درویش و امکنگی ہیں دونو نور و نور
باقی باللہ فانی اللہ پیشوا کے واسطے
شیخ احمد پیر سرہندی مجدّد نام ہیں
خواجہ معصوم شمس الاولیا کے واسطے
نقشبند ثانی محمد نام پر مشہور ہیں
اور زبیر پیر طریقت پیشوا کے واسطے
سیّد السّادات اشرف شاہ جمال اللہ ولی
سید عیسیٰ ولی با حیا کے واسطے
پیرِ پیراں شاہ فیض اللہ تیرا ہی فقیر
خواجہ نور محمد بے ریا کے واسطے
پیکرِ صدق و صفا صوفی عالِم با عمل
شاہِ احمد پیرِ کامل با صفا کے واسطے
ثانی شاہ احمد پیر ارشاد حسین
صاحب رشد و ہدایت باصفا کے واسطے
طالبانِ حق کو اے مولیٰ ہدایت کر عطا
انبیاء و اولیاء و اصفیا کے واسطے

Marfat.com
Marfat.com

ختمِ خواجگان نقشبندیہ علیہم الرضوان

سورۃ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف (۷ بار) درود شریف (۱۰۱ بار)، سورۃ الم نشرح (۷۹ بار) سورۃ اخلاص معہ بسم اللہ شریف (۱۰۰۱ بار) سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ شریف (۷ بار) درود شریف (۱۰۱ بار) کلمہ طیبہ (۱۰۱ بار) اسماالحسنٰی مندرجہ ذیل ہر ایک (۱۰۱ بار) یا اللّٰہُ، یا عزیزُ، یا ودودُ، یا کریمُ، یا وھابُ، یا حیُّ یا قیّوم، حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر یا قاضی الحاجات یا دافع البلیّات یا حلَّ المشکلات، یا کافی مہِمّات یا شافی الامراض، یا منّزل البرکات، یا مسبِبُ الاسباب، یا رافعُ الدرجات یا مجیبُ الدّعوات یا خیرُ النّاصرین یَا اَرحَمَ الرَّاحمینَ ...

درود شریف

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شاہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

لِیٌ خَمسَۃٌ أُطفِیٔ بِھَا حَرًّا لوَبَا الحَاطِمَۃِ
اَلمُصطَفٰی وَ المُرتَضٰی وابنٰھما وَالفَاطِمَۃُ

Marfat.com
Marfat.com

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
تیرے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں
شریکِ حال قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی
تری صورت تری سیرت تری عادت ترا نقشہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی
ترا در ہو میرا سر ہو میرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
حفیظ بے نور بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تری مروت سے ہے نورانی

....

Marfat.com
Marfat.com

ما یہ یہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی ہم نے بھی سوغاتیں

محمد علی جوہر علیہ الرحمۃ

گِلِ خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دستِ محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم — ولیکن مدتے در با گل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

Marfat.com
Marfat.com

علومِ خمسہ

وَلَقَد اٰتَینا دَاوٗدَ وَ سُلَیمَانَ عِلماً۔

اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا۔

بغیر کسی استاد کے پڑھے ہوئے داؤد علیہ السّلام کو زِرہ بنانا سیاست دانی ،علم قضا اور پہاڑوں اور پرندوں کی بولیاں بتائیں اور حضرت سلمان علیہ السّلام کو چوپاؤں اور پرندوں کی بولیاں بتائیں۔

عَلَّمنَا مِنطقَ الطّیر

پرندوں کی بولیاں سکھائی گئیں ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیوں اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے۔چیونٹی کی آواز سننا حضرت سلیمان علیہ السّلام کا معجزہ تھا۔

و نُعَلِّمَهٗ مِنۡ تَاوِیلِ الاَحَادِیث۔

اور باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔حضرت یوسف علیہ السّلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔

اِذھَوا لقمیصی ھذا فَالقوہ علی وَجۡہِ ابی یاتِ بصیراً۔

میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل

Marfat.com
Marfat.com

جائیں گی۔

اِنّی لَاجِدُ رِیْحَ یُوسُفَ۔

جب قافلہ مصر سے چلا تو حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اس میں یوسف کی خوشبو کو پایا مصر اور کنعان میں چار سو میل کا فاصلہ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے سونگھنے کی قوت رکھتے تھے۔

نبی الانبیاء کی شان تو سب انبیاء سے بدرجہا ارفع واعلیٰ ہے:

قیاس زگلستان من بہار مرا۔

اسی لیے تو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَکُلُّھُمْ من رسولِ اللّٰہ مُلْتَمِسٌ

غُرفٌ من البحر اورشفاً من الدیَمِ

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ یا اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ سے دوگنی برکتیں عطا کر دے۔

بخاری شریف میں ''ضِعْفُ ضِعفَیْنِ'' کے الفاظ مبارکہ ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (القرآن)

Allah has prescribed the rule of mercy over Himself

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے مخلوق پر رحم کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ اسماء الٰہیّہ غفور ورحیم کا ایک مظہر سورۃ فاتحہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس کی کثرت سے تلاوت کرنی چاہئے۔

''فضائلِ حج'' مؤلف مولوی محمد زکریا سہارنپوری صاحب دیوبندی صفحہ ۹۴۳ پر لکھتے ہیں:

سید احمد رفاعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہوکر زیارت قبرِ اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو دو شعر عربی زبان میں پڑھے۔

فی حالة البُعد روحی ارسلها
تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت
فامد یمینك کی تحظی بها شفتی

ترجمہ اشعار: دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو خدمت اقدس میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک کو چومتی تھی۔ اب جسم کی حاضری کی باری آئی ہے۔ اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ

Marfat.com
Marfat.com

انہیں چومیں۔

اس پر قبرانور سے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا دست مبارک باہر نکالا اورانہوں (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اسے چوم لیا۔

(الحاوی للسیوطی)

کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجدِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ مبارک کی زیارت کی۔

Marfat.com
Marfat.com

بحضور رحمة اللعالمين

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

خوار از مہجوری قرآں شدی — شکوہ سنج گردشِ دوراں شدی
گردلم آئینہ بے جوہر است — در بحرفم غیر قرآں مضمر است
روز محشر خوار و رسوا کن مرا — بے نصیب از بوسۂ پاکن مرا
شعر را مقصود گر آدم گری است — شاعری ہم وارث پیغمبری است
شعر را مقصود گر آدم گری است — شاعری ہم وارث پیغمبری است
عیدِ آزاداں شکوہِ ملک و دین — عیدِ محکوماں ہجومِ مومنین
گرد تو گرد در حریم کائنات — از تو خواہم یک نگاہ التفات
ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی — کشتی و دریا و طوفانم توئی
اے پناہ من حریم کوئے تو — من بامیدے دمیدم سوئے تو
بہ بندِ صوفی و ملا اسیری — حیات از حکمت قرآں نگیری
بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست — کہ از یٰسین او آساں بمیری

("کلیاتِ اقبال" (فارسی) ص۱۶۵، ۶۲۲۲، ۷۸۸، ۸۴۶، ۹۵۵)

Marfat.com
Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے پوچھا:

''هَلْ تَجِدنِی فِی التَّوراۃِ نَعْتِی وَ صِفَتِی وَمخْرَجِی''

''کیا تو میرے اوصاف، میری نعت اور میری ہجرت تورات شریف میں پاتا ہے؟''

یہودی نے کہا: نہیں

اس پر یہودی کے بچے نے کہا:

''اللہ کی قسم! ہم آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم) کی نعت اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی صفات وہجرت کا ذکر تورات میں پاتے ہیں۔''

(''مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح'' جلد ہشتم ص ۴۷)

ذات را بے پردہ دیدن زندگی است
مصطفیٰ راضی نہ شد اِلّا بذات

چناں باز آمدن از لا مکانش
درونِ سینہ اُو و در کف جہانش

لامکان سے اس طرح واپس آئے کہ (اُو......جل جلالہٗ)
سینہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ ہیں اور مٹھی میں اس کا جہان (اقبال)

Marfat.com
Marfat.com

از معراج النبی ﷺ تا معراج المومنین

لے جانے والا: ربُّ العالمین (جَلَّ شَانُہٗ وَجَلَّ مجدُہٗ)

جانے والا: رحمتہ اللعالمین (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمْ)

سُبحَان اللّٰہ

طور اور معراج کے قصہ سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے، اُن کا بلانا اور ہے

عقل انسانی اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے کا مرحلہ ......وہاں نہ کوئی جہت تھی نہ مکاں تھا......وہاں مشرق تھا نہ مغرب......وہاں شمال تھا نہ جنوب......وہاں پر خلف تھا نہ امام تھا......شمال تھا نہ یمین......تحت تھا نہ فوق...... بلکہ وہاں تو زمانہ ہی نہ تھا۔

خرد ہوئی ہے مکان و زماں کی زُنّاری
مکان ہے نہ زماں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(اقبال)

گر یک سر موئے بر تر پرم فروغ تجلّی بسوزد پرم

یہ عشق کی پرواز تھی...... یہاں عقل وخرد عاجز......ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنٰی ...... یہ چاروں مرحلے قرب پر دلالت کرتے ہیں پھر وصال محبوب ہُوا۔ مَازَاغَ البَصَرُ کا مقام ہے۔ فَاَوحیٰ

Marfat.com
Marfat.com

اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کا راز ہے دل میں خواہش مچلی کہ جن عشق و مستی کے مرحلوں سے میں گزر رہا ہوں میری امت بھی ان سے حسب استطاعت مستفید ہو جائے...... اللہ تعالیٰ جل شانہ سے محبوب ﷺ کی یہ خواہش کیسے مخفی رہتی چنانچہ آپ؟ ﷺ کی اُمت کے لیے نماز کا تحفہ عطا فرمایا...... پچاس کی پانچ نمازیں ہوئیں مگر ثواب پچاس کا برقرار رکھا۔

اَلصَّلوٰۃُ مِعرَاجُ المَومِنِینَ

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود نماز پڑھ کر دکھائی...... کیا عجیب نقطہ ہے کہ "قرآن پاک" فرضیت نماز کا حکم بار بار آیا مگر ادائیگی نماز کا مکمل جامع طریقہ "قرآن حکیم" میں کہیں مذکور نہیں...... آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُونِیْ اُصَلِّی

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا　　لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا
اللہ اللہ! یہ علوِّ خاص عبدیت رضا　　بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

میں نے کہا جلوہ اصل میں کس طرح گمیں
صُبح نے نُور مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

(حدائق بخشش)

وقت نماز ہے...... اذان ہوتی ہے...... یہ مومن کی معراج کا بلاوا ہے...... مومن نے ارادہ کیا...... نماز کے لیے تیار ہوا مسجد کی طرف روانہ ہوا...... یہ مقام دنیٰ ہے۔ مومن اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کے قریب ہو رہا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

تکبیر کہی، ہاتھ باندھے اور قیام میں کھڑا ہو گیا۔ یہ فتدلیٰ کی منزل ہے...... قُرب کچھ اور بڑھا۔ پھر مومن رکوع میں پہنچا تو فکان قاب قوسین کا عملی نقشہ بن گیا...... اب اتنا قریب ہو گیا جیسے کمان کے دو کنارے...... رکوع کی منزل سے نکل کر جب مومن سجدہ میں گیا سرِ نیاز معبودِ برحق جَلّ شَانُہٗ کے حضور خم کر دیا تو گویا ندا آئی: اوادنیٰ: ''میرا بندہ کمان کے دو کناروں سے بھی زیادہ میرے قریب ہو گیا۔''

مقامِ نبوت ہے کہ نبی (ﷺ) اوپر جائیں تو معراج ہے اور اُمتی جتنا نیچے جھک کر ربّ تبارک وتعالیٰ کے حضور سجدے میں جائے یہ اس کی معراج ہے سجدہ قرب الٰہی جل شانہ کا انتہائی مقام ہے اور یہی معراجِ انسانیت ہے۔

تیری معراج کو کیا جانے فلسفی تُو حدِ لامکاں سے بھی آگے گزر گیا۔

معراج پر بلانے کا مقصد دیدار الٰہی جل شانہ کروانا تھا۔

شاہ باز لامکانی آن او　　　رحمت اللعالمین در شان او

(مولانا روم)

یہ طور کجا سپہر تو کیا عرش علا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شان تمہارے لیے
نہ رُوحِ امین، نہ عرشِ بریں، نہ لوحِ مبیں، کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمہارے لیے

(حدائق بخشش)

Marfat.com
Marfat.com

رحمۃ للعالمین ایک غلط تشریح کی تصحیح

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوصِ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالَم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص:۱۰۴)

"رحمت للعالمین" خصائص حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں شمار کیا ہے۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۱۸۹)

رحمت را نسبت خاص است با آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم

(مدارج النبوۃ ص ۱۴۸)

آپ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت آپ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ (جواہر البحار ج ۱ ص ۱۸۹)

شب معراج مسجدِ اقصیٰ میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جب سارے انبیاء علیہم السّلام کی امامت فرمائی جماعت ہو چکی تو سارے انبیاء نے اپنی اپنی شانیں بیان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کیا کیا مراتب عطا کئے

Marfat.com
Marfat.com

سب کے بعد ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی شان رفیع کا ذکر فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَرْسَلَنِی رَحْمَۃً لِلْعَالَمِینَ وَ کَافَّۃً للنَّاس بشیراً و نذیرا......

سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا اور جس نے مجھ پر فرقان حمید قرآن مجید نازل فرمایا ایسا قرآن جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور جس نے میری امت کو بہترین امت اور امت وسط بنایا اور جس نے میری امت کو جنّت میں داخل ہونے میں اول اور دنیا میں آنے میں آخر بنایا اور جس نے میرے لیے میرے سینہ کو کھول دیا مجھ سے میرا بار اٹھا لیا اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے سلسلۂ انبیاء کا خاتم بنایا اور میرا نام رؤف رحیم رکھا۔

حضور صلّی اللہ تعالیٰ کا خطبہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام اٹھے اور اپنا فیصلہ سنا دیا۔

انہی کمالات و خصائص کی وجہ سے محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب انبیا سے بڑھ گئے۔ (مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۱۸، الانبیاء ۱۷/ ۱۰۷)

وَمَآ ارسلنك اِلّا رَحْمَۃً لِلْعَالَمِینَ

ایک معمولی عربی دان بھی بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ ''ارسلناك'' میں ک کی ضمیر بالخصوص سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

Marfat.com
Marfat.com

کے لیے ہے۔ جناب حضرت واصف علی واصف نے ایک دعا میں کہا تا "یا اللہ تعالیٰ اسلام کو مسلمانوں سے محفوظ رکھ" ان کا یہ کہنا طنزاً ایسے مسلمانوں کے لیے تھا جن کے لیے حضرت محمد اقبال علیہ ارحمۃ اللہ نے فرمایا تھا:

تاویل سے بنا سکتے ہیں قرآن کو پازند

اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رب العالمین فرمایا اور حضور کے لیے رحمۃ للعالمین جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے اس کے لیے حضور رحمت ہیں آپ کی رحمت مطلق ہے تام ہے کامل ہے شامل ہے، عام ہے، عالَم غیب وشہادت کو گھیرے ہوئے دونوں جہانوں میں دائمی موجود ہے۔ (روح البیان)

Marfat.com
Marfat.com

فضائلِ درود وسلام

بسم اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

الحمدللّٰه ربّ العٰلمين والصّلوٰة كاملة والسّلام تامًّا كما يحبُّ ويرضىٰ ربّنا علىٰ سيّدنا و مولانا محمد رحمة لّلعالمين وخاتم النّبيّين وعلىٰ اٰلهٖ واصحابهٖ اجمعين فى كلّ مقام وحين

امّا بعد

قال اللّٰه تعالىٰ فى كلامه الازليّ القديم:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۲۲/۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم بھی اس پر درود پڑھتے رہا کرو اور سلام، جیسے کہ سلام کہنے کا حق ہے عرض کرتے رہا کرو۔''

یہ آیۂ کریمہ جس میں درود وسلام کا حکم دیا گیا ہے بمقام مدینہ منورہ ماہِ شعبان ۲ ھجری میں نازل ہوئی اسی لیے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ شب برات میں ایک تہائی رات درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۱۶۹)

اسی مناسبت سے ماہِ شعبان ۱۳۷۶ھ میں مختصر سا مقالہ بنام "احسن الکلام فی فضائل الصّلوٰۃ والسّلام" تالیف کیا گیا تھا، دوبارہ ماہِ رجب ۱۳۸۸ھ میں بعد نظرِ ثانی بہ اضافاتِ ضروریّہ مرتّب کیا گیا اور شعبان ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا گیا تھا۔ تیسری بار شوال ۱۳۹۵ھ میں احباب کرام کی خاص توجہ سے باضافہ مزیدہ باترجمہ شائع کیا گیا اور اب چوتھی بار اسے نہایت احسن طریقہ سے نئی کتابت سے مزین کر کے ربیع الآخر ۱۴۰۰ھ میں شائع کیا جاتا ہے۔ السعی منّا والاتمام من اللہ تعالیٰ

یہ رسالہ ایک مقدّمہ اور تین فصول پر مشتمل ہے۔

مقدمہ

اللہ کریم نے آیت مذکورہ میں اپنے حبیب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عظمت ومنزلت کا اظہار اپنے بندوں پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی زیادہ تعظیم وتکریم، فضل وشرف، قربِ خاص، رفعِ ذکر، اعلائے منزلت، عزت وحرمت، بارانِ عنایاتِ خاصہ اور صفت وثنا کرتا رہتا ہے اور تمام آسمانوں اور ملأ اعلیٰ کے سب کے سب فرشتے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ہمیشہ تعظیم وتکریم کرتے ہوئے صلوٰۃ والسّلام بھیجتے رہتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عالمِ سفلی یعنی زمین میں بسنے والوں سب کو عموماً اور مومنوں کو خصوصاً حکم دیا کہ تم بھی اللہ کریم کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم وتکریم کے لیے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کرو تا کہ تمام مخلوقِ الٰہی علوی وسفلی رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت وثناء میں ہر وقت، ہر حال، ہر مقام پر مصروف رہے اور دونوں جہاں کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتی رہے۔

آیت مذکورہ میں یُصَلُّوْنَ فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی واستمرار کی دلیل ہے اور اس امر کے اظہار کے لیے ہے کہ اللہ کریم اور اس کے فرشتے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ہمیشہ لگاتار درود وسلام بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تعظیم وتکریم کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرو، وہ سجدہ صرف اسی ایک وقت کے لیے تھا، ہمیشہ سجدہ کرتے رہنے کا حکم نہ تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمتِ شان اس سے بلند وبالا ہے کہ وہ آدم علیہ السّلام کی اس تعظیم وتکریم میں شامل ہوتے لیکن حضرت نبی اکرم محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم وتکریم کے لیے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجتے رہا کرو اور سلام بھیجتے رہا کرو جیسے کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

بالفاظِ دیگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں باوجود اپنے جلال و عظمت اور علوِ شان نیز غنی عن العالمین ہونے کے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہوں اور فرشتے بھی اللہ کریم کے مقرب ہونے اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

اے مومنو! تم پر تو میرے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت ہی زیادہ حق ہے غور تو کرو کہ انہیں کے وسیلے سے تمہیں اللہ تعالیٰ ملا، قرآن مجید ملا، ایمان اور اسلام ملا لہٰذا اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہا کرو۔

نیز تم ان کی شفاعت کے زیادہ محتاج ہو، صلوٰۃ وسلام کا عرض کرنا حصول شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی برکات سے دنیا و آخرت کے فوائد حاصل کر رہے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعظیم و تکریم صرف کسی ایک وقت کے لیے نہیں ہے بلکہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر حال میں ہمیشہ ہمیشہ لگاتار کرتے رہو۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوٰۃ وسلام سے مستغنی ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بھلائی کے لیے تاکید در تاکید حکم دیا ہے تاکہ اللہ کریم کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہونے پر روحانی ترقی نصیب ہو سکے۔

Marfat.com
Marfat.com

کونسا درود شریف پڑھا جائے

صلوٰۃ وسلام کا کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں ہے، ہر وہ درود شریف جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

اگر ایسا درود شریف پڑھا جائے کہ جس میں صرف صلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم صَلُّوْا عَلَیْہِ کی تعمیل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً پر عمل نہ ہوگا۔ اسی لیے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی شرح اور اپنی کتاب ''اذکار'' میں لکھا ہے کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں تحریر فرمایا ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ الآیہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اے ایمان والو! اس (نبی) پر درود بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا:

قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ فَکَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ؟

''بلا شک وشبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے۔'' (یعنی التحیات میں (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

Marfat.com
Marfat.com

وَبَرَکَاتُہٗ)

آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں۔"

(مسلم مع نووی ج۱ص۱۷۵)

تو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے صرف درودِ ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو التحیّات میں عرض کر دیا کرتے ہیں، آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلایئے۔

دوسری حدیث میں درودِ ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے خود ہی فرمایا:

وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔ "اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے"

(مسلم بحاشیہ نووی، ج۱ص۱۷۵)

تیسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے درودِ ابراہیمی کے بعد فرمایا:

ثُمَّ تُسَلِّمُوْا عَلَيَّ (ج،ص۱۵) پھر تم مجھ پر سلام کہو۔

چوتھی حدیث میں ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے درود شریف کے آخر میں سکھایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(س،ص۶۹)

Marfat.com
Marfat.com

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔

ان مذکورہ چار حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ درود شریف کے ساتھ جو سلام عرض کیا جائے وہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم کے مطابق خطاب اور نداء اَيُّهَا سے آپ کا تصور قائم کر کے عرض کیا جائے اور سَلِّمُوْا کے ساتھ تَسْلِيْمًا کا ارشاد فرمایا جانا اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سلام کرنے کی حق ادائی ندا اور خطاب کی صورت میں ہی پوری ہو سکتی ہے۔ دراصل درود ابراہیمی نماز ہی میں پڑھنے کے لیے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تھا:

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا

"یارسول اللہ (صلّی اللہ علیک وسلّم) جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر اپنی نماز میں درود شریف کس طرح پڑھیں؟" (مسند امام احمد، ج ۴، ص ۱۱۹)

(ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن خزیمہ، دارقطنی، بیہقی)

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب درود شریف پڑھنا ہو تو درودِ ابراہیمی ہی پڑھا کرو اور درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے وہ اس صحیح حدیث پر غور کریں اور آئندہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کریں، عام طور پر اس خیال کے لوگ محدث شوکانی کا فیصلہ تسلیم کیا کرتے ہیں لیجیے وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

فيفيد ذلك ان هذه الالفاظ المرويّة مختصّة بالصّلوٰة واما خارج الصّلوٰة فيحصل الامتثال بدعا يفيد قوله

Marfat.com
Marfat.com

سبحنه وتعالیٰ ان اللّٰہ وملئکته یصلّون الآیة فاذا قال القائل اللّٰھم صلِّ وَسلِّم علی محمد فقد امتثل الامر القرآنی۔ (تحفۃ الذاکرین،ص ۱۱۱)

''اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز سے ہی خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَهٗ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی پس جب کہنے والے نے کہا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اے اللہ! درود وسلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کر لیا۔''

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہوا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھنا ہو اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْاعَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۲۲/۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم بھی اس پر درود پڑھتے رہا کرو اور سلام، جیسے کہ سلام کہنے کا حق ہے عرض کرتے رہا کرو۔''

کی تعمیل پوری ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر نماز سے باہر درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com
Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

''اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔''

امام شعرانیؒ نے طبقات میں لکھا ہے کہ عارف باللہ سید ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ دن میں ایک ہزار بار اور رات کو ایک ہزار اس طرح درود شریف پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

''اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج۔''

اور ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لیے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بربنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھے درست ہے۔

بہتر ہے کہ صلوٰۃِ تامّہ (یعنی پورا کامل درود شریف) سب سے پہلے پڑھ کر درود شریف کا وظیفہ شروع کیا کر، خواہ ایک بار ہی پڑھ لیا کر اسی طرح آخر پر پھر ایک بار صلوٰۃ تامّہ پڑھا کر۔

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃِ تامّہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ (اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ) وَ (اَللّٰھُمَّ) بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا شیخ ابوسعید صفروی مجھ پر صلوٰۃِ تامّہ پڑھتا ہے اور کثرت کیا کرتا ہے اس کو کہہ دے کہ جب درود شریف ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد بھی کیا کرے۔ (ص۹)

حدیث شریف میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر بھی کہو۔

(س ص ۵۷)

نیز حدیث میں ارشاد ہے کہ جب انبیاء ورسل علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر درود وسلام پڑھو تو ان کے ساتھ مجھ پر درود وسلام پڑھو۔ (س ص ۵۷)

ان تمام روایات کو مدِنظر رکھتے ہوئے بہتر ہے کہ صلوٰۃِ تامّہ کے بعد

Marfat.com
Marfat.com

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ہ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ہ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ہ پڑھ لیا جائے۔ (نفس ص ۱۲۶)

احادیث میں نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود وسلام کے صیغے مروی ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں چالیس درود شریف کے صیغے لکھے ہیں۔ (س ص ۲۲۹ تا ص ۲۳۵)

واضح ہوا کہ درود وسلام کے صیغے مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی ہیں صرف درود ابراہیمی کے الفاظ پر انحصار نہیں ہے۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسّرین، محدِّثین، اولیائے کاملین، اغواث، اقطاب، ابدال، اوتاد، نجباء وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مختلف درود وسلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں، وہ سب شریعتِ حقہ قرآنِ مجید، حدیثِ پاک کے عین مطابق اور ارشادِ الٰہی کی تعمیل کے لیے کافی ہیں۔

ان بزرگانِ دین سے منسوب درود وسلام یا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحبِ کمال بزرگوں نے ذوق وشوق قلبی سے درود وسلام کے کلمات تالیف کئے اور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے دربار میں بوقتِ زیارت پیش کئے تو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے بکمالِ مسرت پسند فرمالئے۔

مثال کے طور پر حضرت امیرالمومنین مولا علی کرم اللہ وجہہٗ، حضرت

Marfat.com
Marfat.com

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درود شریف الگ الگ ہیں۔

امام حسن بصری، امام شافعی، غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد رفاعی، شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی، تاج العارفین ابوالحسن، امام غزالی، امامِ رازی، سید مرتضیٰ حسین زبیدی، عارف تیجانی، سید میر غنی، سید احمد بدوی، امام محی الدین نووی، سید عبدالغنی نابلسی، سید احمد بن ادریس، سید ابراہیم دسوقی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درود وسلام بالفاظِ جداگانہ مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ (س،فض)

شیخ عارف محمد حقی نے خزینۃ الاسرار میں مختلف انواع کے چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود وسلام کے صیغوں کی تعداد لکھی ہے۔ (فض ص ۷۷)

محدِّثین اور علمائے کرام نے اپنی اپنی کتابوں اور تالیفات میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے نام کے بعد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا صیغہ استعمال کیا ہے اس کے پڑھنے اور لکھنے سے بھی صلوٰۃ وسلام کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

جعفر بن عبداللہ رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے محدّث ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا، ایسی حالت میں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا یہ مرتبہ تم کو کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں، جب بھی نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا ذکر آیا تو میں نے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم لکھا اور پڑھا۔ (س ص ۱۲۸)

Marfat.com
Marfat.com

درودوسلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درودوسلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، چل پھر کر باوضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہوسکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دوزانو بیٹھے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہوچکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالتِ شان حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیشِ نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں جب تو ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

وَاللّٰهُ جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَهٗ

''اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔''

نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضۂ مبارک کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور ادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com
Marfat.com

کی روحانیت تیرے لیے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ، خواہ تکلف سے استحصار کرے، عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تیرے لیے تشریف فرما ہوں گے، آنکھوں سے تو آپ (صلَّی اللہ علیہ وسلَّم) کو دیکھے گا اور حضور سے عرض معروض کرے گا حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن میں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان سے مل بھی جائے گا۔ (جواہر، ج ۴، ص ۲۳۶ و ۲۳۸)

اور ایسا نہ کرنا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا ذکر کرے یا آپ (صلَّی اللہ علیہ وسلَّم) پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔

(جواہر، جلد ۴، ص ۲۳۶)

Marfat.com
Marfat.com

تنبیہ

اختصار کے پیشِ نظر جن کتابوں سے یہ مقالہ مرتّب کیا گیا ہے ان کے نام بحوالہ صفحہ درج کر دیئے گئے ہیں یا ان کے اسماء کا اشارہ ان کے نام کے سامنے تحریر کر دیا ہے تا کہ تحقیق و تجسس کے متلاشی بسہولت اطمینان سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
۱	جلاء الافہام	منیر یہ مصر	ج
۲	سعادۃ الدّارین	بیروت	س
۳	افضل الصّلوات	بیروت	فض
۴	صلوٰۃ الثّناء	بیروت	صث
۵	حِرزُ المنیع	مصر	حرز
۶	مسلم شریف	مصر	م
۷	منتخب کنز العمال	مصر	کنز
۸	جواہر البحار فی فضائلِ النّبی المختار	مصر	جواہر

Marfat.com
Marfat.com

فضائل وثمرات صلوٰۃ وسلام

درود وسلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کیئے جاتے ہیں تاکہ برادرانِ دین ذوق وشوق سے بکثرت صلوٰۃ وسلام نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں حضورِ قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

1- درود وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

2- درود وسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

3- درود وسلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (قرآن مجید)

4- درود شریف پڑھنے والے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (س،ص ۵۷)

5- جو ایک بار درود شریف پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م ج،ص ۲۰)

6- جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س،ص ۵۷)

7- جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے۔ (صث،ص ۱۸)

8- درود وسلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز،ص ۳۵۳)

9- اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج،ص ۲۹)

Marfat.com
Marfat.com

10- اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج،ص۲۹)

11- اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ج،ص۲۹)

12- اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷، ج،ص۲۹)

13- اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اے میرے حبیب صلَّی اللہ علیہ وسلَّم جو مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے مَیں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

14- جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے قریب ہوگا۔ (طبرانی ص ۵۹)

15- جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی س،ص ۶۰)

16- جو درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س،ص ۶۱)

17- دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود وسلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۳۔ س،ص ۱۸۸)

18- درود وسلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنز اول ص ۳۴۹)

19- کثرت سے درود وسلام پڑھنا بندے کو قربِ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷)

Marfat.com
Marfat.com

20- بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود وسلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۴)

21- تنگدست کے لیے درود وسلام صدقے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

(جواہر۴، ص ۱۵۵)

22- درود وسلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س، ص ۵۸)

23- صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (صث، ص ۳۶)

24- بکثرت درود وسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س، ص ۸۴)

25- درود وسلام پڑھنے والے پر نبی اکرم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔ (صث، ص ۳۶)

26- درود وسلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س، ص ۶۷)

27- محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ (س، ص ۷۴)

28- بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے۔ (س، ص ۷۴)

29- جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر۴، ص ۱۶۲)

30- جنت کو سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ (صث ص ۳۶)

31- درود وسلام پلصراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ (س، ص ۶۸)

Marfat.com
Marfat.com

32- اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔ (صث، ص۳۶)

33- درود خواں کے دل میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت اور عشق زیادہ ہو جاتا ہے۔ (صث، ص۳۶)

34- درود و سلام پڑھنے والا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا محبوب ہو جاتا ہے۔ (صث، ص۳۶)

35- درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔ (صث، ص۳۶)

36- درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صث، ص۱۸)

37- صلوٰۃ و سلام پل صراط پر ثابت قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ (صث، ص۳۷)

38- درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، ص۳۸)

39- نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، ص۳۸)

40- جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے

Marfat.com
Marfat.com

روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صث،ص ۳۹)

41- صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س،ص ۸۰)(لوائح)

42- اس کے نامہ اعمال میں اُحد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(صث،ص ۱۸)

43- رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔

(فض،ص ۴۷)

44- دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ (فض،ص ۴۷)

45- اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س،ص ۶۹)

46- بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

(س،ص ۶۳)

47- حشر میں نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔ (فض،ص ۴۷)

48- حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض،ص ۴۷)

49- پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (فض،ص ۴۷)

50- موت سے پہلے اپنا جنّت والا گھر دیکھ لے گا۔ (فض،ص ۴۷)

51- پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فض،ص ۴۷)

52- درود وسلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اوّل،ص ۵۲)

Marfat.com
Marfat.com

53- درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔ (فض، ص ۴۷)

54- درود و سلام پڑھنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔

(لواقح الانوار القدسیہ شعرانی، فض، ص ۴۸)

55- درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ (فض، ص ۴۸)

56- اس سے مجلس معطّر ہو جاتی ہے۔ (صث، ص ۳۶)

57- بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ (فض، ص ۲۸)

58- درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ (فض، ص ۴۸)

59- اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فض، ص ۴۸)

60- درود و سلام پڑھنے والے کے لیے قبر میں نور ہو جاتا ہے۔

(فض، ص ۴۸)

61- حشر میں درود خواں کے لیے نور ہوگا۔ (صث، ص ۲۳)

62- دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ (فض، ص ۴۸)

63- نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (فض، ص ۴۸)

64- اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔ (فض، ص ۴۸)

65- نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی

Marfat.com
Marfat.com

ہے۔ (فض،ص ۴۸)

66- کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کو رسول کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔ (فض،ص ۴۸)

67- درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

68- صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ضرور فرمائیں گے۔ (طبرانی ج،ص ۵۶)

69- صبح وشام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول ص ۳۵)

70- جو شخص سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو جانا اور دوزخ سے بَری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔ (صث،ص ۱۷)

71- جو مومن سو بار درود وسلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنّت میں جگہ دے گا۔ (صث،ص ۱۷)

72- جو ایک بار درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد اول ص ۲۵۴)

73- درود وسلام پڑھنے والے کے لیے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی صث،ص ۲)

Marfat.com
Marfat.com

74- درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہو جائے وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ (صث،س۲۰)

75- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔

(ابوداؤد، ج۲،ص۱۵۰۔مسند امام احمد،ج۲،ص۵۲۷)

76- ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صث،ص۲۳)

77- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (صث،ص۸)

78- ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (س،ص۸)

79- پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کنزاول،ص۳۵۳)

80- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لیے بخشش مانگتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر۴،ص۱۶۹)

81- نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔

Marfat.com
Marfat.com

(ابنِ ماجہ۔ جواہر ج ۴، ص ۱۶۴)

82- جو شخص جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام اسّی بار پڑھے، اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے اسّی سال کی عبادت لکھی جائے۔ (س، ص ۸۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

''یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جو نورِ ذاتی ہیں، تمام اسماء و آثار و صفات میں سریان کئے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج۔

۸- صَلوٰۃُ السَّعَادَۃِ

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (فض ۱۹۴)

درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِی عِلْمِ اللّٰہِ صَلوٰۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

''یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو۔''

Marfat.com
Marfat.com

۹- صَلوٰةِ غوثِیَّہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

"یا اللہ! ہمارے سردار اور آقا کرم و سخا کی کان حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج۔"

۱۰- صلوٰۃِ چشتیہ

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

"یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر ہر ذرّہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج۔

۱۱- صلوٰۃِ نقشبندیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِقَیْنِ۔

ترجمہ: "یا اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء

Marfat.com
Marfat.com

کے چراغ، اولیاء کے آفتابِ تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق ومغرب کی ضیاء حضرتِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیج۔"

۱۲- صَلوٰةِ خِضرِیَّه

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

"اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرتِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آپ کی آل پر سلام اور درود بھیج۔"

(اجازت عطا فرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳-صَلوٰةِ کَمَالِیَّه

فضائل:

۱- ایک بار پڑھنے سے ستّر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲- اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان بلاتعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِهٖ کَمَا لَانِهَایَةَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِهٖ (نفس۱۹۱)

"یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود وسلام اور برکتیں بھیج، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں ہے

Marfat.com
Marfat.com

اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔

۱۴۔ صَلٰوۃُ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے۔ وہاں کا وزیر اُن کا سخت دشمن ہو گیا وہ رات کو نہایت درجہ کرب و بلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا اللہ کریم تیری مشکل حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔

اکابرینِ ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سیّد ابنِ عابدین رحمتہ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔ (نفں ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۂ اخلاص پڑھے، فارغ ہونے پر قبلہ رو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ پڑھے، اس کے بعد دوزانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ سو بار، دو سو بار، تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو

Marfat.com
Marfat.com

جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حلّ المشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی، آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

"یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود سلام اور برکتیں بھیج، یارسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) دستگیری کیجئے، میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔"

۱۵۔صلوٰۃ قطب الاقطاب سیّد احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل:

۱۔انوارِ کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔بہت سے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

۳۔حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہو جاتی ہے۔

۴۔قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

۵۔باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔

۶۔نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آ جاتا

Marfat.com
Marfat.com

ہے۔

۷-اس کے خواص بے شمار اور اَن گنت ہیں۔

۸-اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائطِ ورد:

۱-وضو کامل ہو۔

۲-نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے انوار کی حضوری کا تصوّر ہو۔

وظیفہ:

۱-نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ۳-۳ بار پڑھے، عجیب وغریب اسرار نظر آئیں۔

۲-ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔

۳-ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔

۴-چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

(نفض ص ۵۶، ۸۷)

درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ

Marfat.com
Marfat.com

وَاَفْضَلِ الْخَلِيْقَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَخَزَآئِنِ الْعُلُوْ الْاِصْطِفَآئِيَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَهُمْ مِّنْهُ وَاِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

والشمس رخِ زیبا ہے تیرا — تو نورِ فشانِ عالَم ہے
واللیل ہے تیری زلفِ دوتا — تو راحتِ جانِ عالَم ہے
سایہ ہی نہیں ہے قد کا ترا — یہ عقل ہی کیا جو تجھے سمجھے
تو لاکھ بشر اپنے کو کہے — کچھ اور ہی گمانِ عالَم ہے
کچھ حاجت بادہ و جام نہیں — اور مے خانے سے کام نہیں
یہ رند تیرے بدنام نہیں — تو پیرِ مغانِ عالَم ہے

Marfat.com
Marfat.com

نماز میں درودِ ابراہیمی ہی کیوں؟

نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کی مفسرین نے مختلف وجوہات بتائیں۔

1- سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تعمیرِ کعبہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی:

"رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ" (البقرہ:۱۲۹)

"اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آئتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔"

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضور کے متعلق بہت سی دعائیں مانگیں جو رب تعالیٰ نے لفظ بہ لفظ قبول فرمائیں حضور مومن جماعت میں پیدا ہوں، حضور مکہ معظّمہ میں ہی پیدا ہوں حضور صاحبِ کتاب رسول مرسل ہوں حضور کو کتاب کے علاوہ حکمت بھی عطا ہو یعنی حدیث، حضور تمام جہانوں کے معلّم ہوں کہ سب ان سے سیکھیں وہ بجز پروردگار کسی سے نہ سیکھیں جس خوش قسمت جماعت کو حضور جیسا مزکّی اور پاک صاف فرمانے والا معلم ہے وہ جماعت کیسی پاک ہوگی؟ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com
Marfat.com

کہ میں دعائے خلیل ونوید مسیح ہوں وَ مبشِّـراً بـعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ اور اپنے بعد جناب احمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خوشخبری دیتا ہوں ثانیاً شب معراج سفر واپسی پر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے کہا تھا کہ ''اپنی امت کو میرا اسلام کہنا'' اس لیے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے تمام مومنین کے لیے نماز کے دوران درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا: هل جزا لاحسان اِلّا الاِحْسَان

امت مصطفوی بہترین اُمّت ہے

مضمون	پارہ	سورۃ	آیت
۱-وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا	۲	البقرہ	۱۴۳
۲- وَ تتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ	۵	النسا	۱۱۵
۳-نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى	۵	النسا	۱۵۲
۴-وکنتم علٰی شفا حفرة من النّار	۴	العمران	۱۵۳

Marfat.com
Marfat.com

صلاۃُ الصَّفَا فِی نُورِ المصطفٰے مسئلہ نور و نفیِ ظلّ

پیکرِ نور بے مثل بشر آقا و مولیٰ جناب رسالتِ مآب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سایہ نہ تھا۔

حضور پرنور پیکر جمال وجلال، شاہکارِ ربوبیّت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

دس خصائصِ مبارکہ

۱- مَا وَقَعَ ظِلُّهٗ (صلّی اللّٰه تعالیٰ عایه وآلهٖ وسلّم) عَلَی الاَرْضِ

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

۲- لَمْ یَجْلِسِ الذَّبَابُ عَلَیْهِ قَطُّ

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جسم اقدس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

۳- مَاظَهَرَ بَوْلُهٗ عَلَی الاَرْضِ۔

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا۔

۴- لَمْ یَحْتَلِمْ قَطُّ۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔

۵- لَم یَتثاوَب قطُّ۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کبھی جمائی نہیں آئی۔

۶- لَم تَہرُب دَابة ربها قطُّ

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں

Marfat.com
Marfat.com

بھاگا۔

۷- تَنَامُ عَینُہٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ قطُّ

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آنکھیں سوئی تھیں دل کبھی نہیں سوتا تھا۔

۸- وُلِدَ مَختُونُ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

۹- یَنظُرُ مِنْ خَلْفِہٖ کَمَا یَنظُرُ مِن امَامِہٖ

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جیسے آگے دیکھتے تھے ویسے پیچھے دیکھتے تھے۔

۱۰- کَانَ اِذَا جَلَسَ بَینَ قَومٍ کتفاُہ اعلیٰ منھم

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

مکتوبات شریف میں حضرامام ربّانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضاحت فرمائی ہے کہ سایہ جسم سے لطیف تر ہوتا ہے چونکہ جسمِ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے لطیف تر کوئی چیز کائنات میں پیدا ہی نہیں کی گئی پھر آپ کا سایہ کیسے ممکن ہے؟

اربابِ نظر کو کوئی ایسا نہ ملے گا
بندہ تو مل ہی جائے گا آقا نہ ملے گا

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

اجسامِ کثیفہ سایہ رکھتے ہیں جبکہ اجسامِ لطیفہ کا سایہ نہیں ہوتا جیسا کہ ملائکہ سائے سے پاک ہیں اسی نورانیت مبارکہ کے سبب ہمارے آقا و مولیٰ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تو نورِ مجسم ہیں ان کا سایہ نہ ہونے پر تعجب کیسا؟

امام ربّانی قدس سرہ العزیز نے مزید وضاحت کی ہے کہ تخلیق محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دوسرے انسانوں کی تخلیق جیسی نہیں بلکہ پورے عالم میں کسی کو بھی اس تخلیق کی ساتھ مناسبت نہیں ہے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عنصری تخلیق اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوئی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا خلقت من نور اللّٰہ یہ سعادت کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔

(دفتر ثالث جز تاسع ص۹۱ ص۱۵۳)

Marfat.com
Marfat.com

عدمِ سایہ کے قائلین

اجماعی مسئلہ میں اکابرین سے اختلاف کیوں؟

۱- امیر المومنین عثمان بن عفان ۲- حبر الامۃ ابن عباس

۳- التابعی الجلیل ذکوان ۴- الامام ابن سبع

۵- الامام حسین بن محمد الشھیر ماراغب الاصفہانی

۶- الحکیم ترمذی ۷- القاضی عیاض بن موسیٰ

۸- الامام عبداللہ بن احمد النسفی ۹- الامام جلال الدین سیوطی

۱۰- العلامہ محمد بن یوسف شامی ۱۱- العلامہ القسطلانی

۱۲- شھاب الدین احفاجی

۱۳- علی بن برھان الدین الحلبی صاحب السیرۃ

۱۴- الشیخ محمد طاہر الفتی صاحب المجمع ۱۵- العلامہ سلیمان الجمل المفتر

۱۶- العلامہ حسین بن محمد الدِیار بکری ۱۷- العلامہ عبدالرؤف المناوی

۱۸- العلامۃ ملا علی قاری ۱۹- الامام الربانی مجدد الف ثانی

۲۰- الشیخ المحقق عبدالحق المحدث الدھلوی

۲۱- سراج الھند الشاہ عبدالعزیز المحدِث الدھلوی

۲۲- اعلیٰ حضرت مولانا رضا احمد خان القادری

۲۳- الاستاذ شیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمھم اللہ تعالیٰ اجمعین

Marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کی اصل کیا ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ ہمیں جانتے ہیں اور آپ نے اس دنیا میں تین عناصر خوشبو اور نیک سیرت بیوی کو ہمارا مہمان شمار کیا اور خود کو ہمارا مہمان۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں لکھا کہ محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہیں آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی لہٰذا یہ کلمہ پاک کلی نقطوں سے محفوظ رہا کیونکہ نقطہ شبیہ مکھیوں کے ہے:

بے سایہ وسائبان عالم　　　اُمّی و نکتہ دانِ عالم

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پاک و منزّہ یعنی ہر قسم کی آلائش و آلودگی سے منزّہ پیدا ہوئے۔

لگا تا ہاتھ نہ پُتلے کو بوالبشر کے خدا　　　اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار

(قاسم نانوتوی)

حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے بشرّیت نہ تھی اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: كنتُ نبيًّا و آدمُ بينَ الماء والطّين

اہم نکتہ یاد رکھیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب سیدنا آدم علیہ السّلام کا وجود مبارک تیار نہ ہوا تھا۔ علماء محققین فرماتے ہیں کہ

Marfat.com
Marfat.com

صفت نبی کا وجود بغیر موصوف کے کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا آپ اس وقت بھی نبی الرحمۃ تھے جب کوئی دوسری مخلوق موجود نہ تھی۔

مولوی انور شاہ کشمیری بھی نورِ قدیم کے قائل ہیں۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ص ۵۳)

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہ تَعَالیٰ قَد خَلَقَ قَبلَ الانبیاءِ نورَ نَبِیّكَ مِن نُورِہٖ

تاریخ حبیب الہ میں مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے کہ آپ کا بدن نور تھا اس وجہ سے آپ سایہ نہ تھا۔ (فتاوی دار والعلوم دیوبند جلد ا ص ۱۴۲)

امداد السلوک میں رشید احمد گنگوھی لکھتے ہیں: شہرت سے ثابت ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا سایہ نہ تھا۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

Marfat.com
Marfat.com

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے دو ورقہ نور کا

ک گیسوہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کہیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

الحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم الامین الرّؤف الرّحیم!

Marfat.com
Marfat.com

Tired, Weary, Fatigued تعب

فرض نمازوں کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دینے والے ترمذی شریف کی واضح حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے "دُبر صلوٰت المکتوبات" بدعت وشرک کے ٹھیکداروں کو چاہئے کہ مندرجہ دواحادیث مبارکہ ذہن میں رکھیں:

(۱) مَنْ سَنَّ فِی الاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَھَا اَجْرَھَا وَ اجرمَنْ عَمَلَ بِھَا

(۲) مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ

وَ مَنْ نُعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ فِی الْخَلْقِ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ (یٰسین:۶۸)

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں تو وہ کیا سمجھتے نہیں!

بڈھے کو بچے کی طرح ناسمجھ اور کمزور کر دیتے ہیں تو اس پر بھی قادر ہیں کہ تمہارا حال بدل دیں۔ **He whom we bring into old age, we reverse him in creation (making him go back to weaken after strength)**

چوں مخبط شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کرد نہ علاج

Marfat.com
Marfat.com

(سعدی علیہ الرحمۃ)

جب اعضاہی مضمحل ہو گئے غالب　　　　قویٰ میں اعتدال کہاں؟

سینے کے ایکسرے کی نسبت کمر کے ایکسرے میں 150 گنا زیادہ ریڈی ایشن Radiation ہوتی ہے یہ بات اکثر معالجین کے علم میں نہیں، کچھ ادویہ کے ری ایکشن (Reaction) سے معدے سے خون کا اخراج ہو سکتا ہے سادہ غذائیں کھائیں جسم کو حرکت دیں اور دماغ کو غیر ضروری فکروں سے آزاد رکھیں نفسانفسی اور ہوس سے نجات حاصل کریں۔ الخلق عیالُ اللہ کے پیشِ نظر اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی خیر خواہی کا راستہ تلاش کریں۔ خیر الناس من ینفع النّاس کی سبیل اپنائیں جس میں سعادت دارین ہے دین سراسر مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔ (الحدیث)

کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر　　　　خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست　　　　بہ تسبیح و سجادہ ودلق نیست

موجودہ UNO یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن ورلڈ وار دوم کے بعد بنائی گئی اس سے پہلے لیگ آف نیشنز تھی جس کا ہیڈ کوارٹر جنیوا شہر تھا۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ نے اس کے متعلق فرمایا تھا:

خاکِ مکہ نے جنیوا کو دیا یہ پیغام　　　　جمعیتِ اقوام یا کہ جمعیتِ آدم

گر طہران ہو، اقوامِ مشرق کا جنیوا　　　　شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

اقوامِ مغرب کی ترقی سائنسی علوم وفنون کی وجہ سے ہے جسے مسلمانوں

Marfat.com
Marfat.com

نے نظر انداز کر کے قوموں کی مسابقت میں ان سے صدیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ Organisation Islamic Countries کو متحرک و فعال بنائیں باہم اتفاق واتحاد کا مظاہرہ کریں تجارتی لین دین صرف اسلامی ممالک سے ہو تو آج بھی ظالموں کے چنگل سے رہائی پا سکتے ہیں ہر ملک قومی غیرت کو اپنائے اور مسلمان ملکوں کو ہر معاملہ میں ترجیح دے اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل کے ذخائر تقریباً 75 فیصد مسلم ممالک میں رکھے ہیں لیکن اغیار ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں ان کی برتری بلکہ مکمل دسترس کی وجہ سے مسلم ممالک ان کے محتاج ہیں۔

وَالْعَمَلُ صالحُ یَرفَعُهٗ،

جو نیک کام کرے اسے وہ بلند کرتا ہے۔

پس چہ باید کرد اے مردِ حر

آنچہ از کشت تو بروید آں بپوش آں فروش آن بخور

پر عمل کریں (محمد اقبال علیہ الرحمہ)

عبث طول امل یہ ہے چناں ہو گا چنین ہو گا

نہیں ہے دور وہ ساعت کہ تو زیرِ زمین ہو گا

جی کے مرنے میں ہے کیا نازکی بات مر کے جینا ہے امتیاز کی بات

(اکبر الہ آبادی)

Marfat.com
Marfat.com

قرض اور افراطِ زر

روپیہ کی قیمت میں کمی بھی ہوتی ہے اور زیادتی بھی لیکن اکثر کمی ہی ہوتی ہے جنگِ عظیم کے موقع پر یورپ کی حکومتوں نے عوام سے قرضے لیے۔ پھر جنگ ختم ہونے کے بعد ادائیگی کا موقع آیا تو بعض حکومتوں نے نوٹ چھاپ کر اپنی کرنسی کی قیمت تین چوتھائی کردی۔ بعض نے نصف کردی اسی طرح مختلف حکومتوں نے مختلف مقدار سے کرنسی کی قیمت کم کرکے اپنے قرضے تین چوتھائی کردیے، بعض نے نصف کردیئے۔ روس نے اپنی کرنسی کی قیمت بہت ہی کم کردی اور اور یوں تقریباً عوام سے لیے گئے سب قرضوں سے جان چھڑالی۔ حکومت ایک تو ٹیکس لگا کر عوام سے رقوم لیتی ہے مگر ٹیکس کا ایک خفیہ طریقہ بھی ہے جس کے ذریعے غیر معلوم طور سے عوام پر ٹیکس لگ جاتا ہے۔ وہ طریقہ حساب اور حد سے زائد نوٹ چھاپنے کا ہے۔ جنگ ڈاک ایڈیشن مورخہ 10-06-93 کی خبر کی سرخی ہے کہ ایک ہفتہ میں 5 ارب کے نئے نوٹ جاری کردیے گئے۔ نوائے وقت مورخہ 15-09-96 کی خبر کی سرخی ہے:

”4 سال میں روپے کی قیمت میں 32 فیصد کمی“

اس طرح افراطِ زر سے غیر ملکی قرضوں کی مالیّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ درآمدات کی مالیّت میں اضافہ ہوتا ہے ملک میں معاشی بدحالی آتی ہے اور

Marfat.com
Marfat.com

عوام کی دولت خاموشی سے حکومت کے خزانہ میں چلی جاتی ہے۔اس سے قرضوں کے معاملہ میں بھی بے انصافی در آتی ہے۔یعنی اگر کسی نے 4 سال قبل ایک لاکھ قرض لیا تھا تو اب اس کو نوٹ تو گن کر ایک لاکھ ملیں گے مگر اس کو درحقیقت 32 فیصد کم رقم کی مالیت وصول ہوگی۔

اس مشکل کا ایک اسلامی حل

عام حالات میں ایک عام شخص حکومت کو نوٹ چھاپنے سے تو روک نہیں سکتا مگر عام لوگوں کے لیے آسان حل یہ ہے کہ جب قرض دیا جائے تو قرض کی رقم مثلاً ایک لاکھ ہو تو وہ لکھ لی جائے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا جائے کہ اس تاریخ کو بازار کے بھاؤ سے ایک لاکھ کا اتنا سونا دستیاب ہوتا ہے۔ اس سونے کا وزن بھی تحریر کر دیا جائے۔ پھر جب قرض کی ادائیگی ہو تو اتنا ہی سونا واپس کر دیا جائے۔اس سونے کی قیمت اس تاریخ کے بازار کے بھاؤ کے مطابق ادا کر دی جائے اس سے انصاف بھی قائم رہے گا اور مشکل بھی حل ہو جائے گی۔

یاد رہے اسلام میں حقیقی نقدی سونا اور چاندی ہیں۔زکوٰۃ روپیوں یا دیناروں کے حساب سے واجب نہیں کی گئی۔

Marfat.com
Marfat.com

شیطان، ظالم سلطان اور درندہ کے دفعیہ کی دعا

الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی کو کہا کہ انس بن مالک خادمِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا اعزاز واکرام بہت کرے جب حضرت انس رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس پہنچے تو حجاج ان سے ایک امر میں بسببِ اظہارِ حق بہت غصہ ہوا اور کہا کہ اگر خطِ امیر المومنین در باب تمہارے نہ ہوتا البتہ بہت سزا دیتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ہرگز اس بات پر قادر نہیں کہا: کیوں؟ فرمایا: اس سبب سے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھ کو ایک دعا تعلیم فرمائی ہے کہ میں نہیں ڈرتا۔ شیطان سے اور نہ سلطان سے اور نہ درندہ سے حجاج نے کہا کہ برادرزادیعنی میرے بیٹے محمد کو تعلیم کر۔ انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا مگر مرتے وقت ابان بن عباس کو تعلیم کی اور کہا کہ ناخداترس کو نہ سکھائیو۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِى وَدِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ اَعْطَانِىْ رَبِّىْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ

Marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِهٖ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِخَیْرِکَ خَیْرِکَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْهِ غَیْرُکَ وَ عَزَّ جَاهُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (جواہر خمسہ اردو حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مندرجہ بالا دعا میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِخَیْرِکَ خَیْرِکَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْهِ غَیْرُکَ یااللہ! مجھے وہ خیر(good, welfare, wealth) عطا کر جو آپ نے کسی اور کو نہ عطا کی ہو، اس دعا کی رفعت اور اعلیٰ شان قابل غور ہے اللہ اپنے فضل و کرم سے اگر جنت میں بھیج دے تو باقی جنتی اس خیر کی زیارت کے لیے تمنائی ہوں گے۔ ادنیٰ مثال کے طور پر نوادرات میں سے ایک نادر (بوتیک) ہوگی جو اوروں کو نہ ملی ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

ہر گز نمی گویم کہ طاعتم پذیر
قلم عفو بر گناہِ من می کش

اک ہم ہیں کہ گناہ کر کے بھی نہیں ہوتے نادم
اک وہ تھے کہ گناہ بھی نہ کیے اور پشیمان رہے

حرم کی صف میں شریک ہو کر نماز پڑھنے کا شوقِ رخصت
بتان ترسا کی جلوہ گاہوں میں دست بستہ مگر کھڑے ہیں

مال گاڑی پہ جنہیں بھروسہ ہے اے اکبر
انہیں کیا غم ہے گناہوں کی گرانباری کا

وہاں قالو بلیٰ یہاں بت پرستی
سوچو تو سہی کیا کہا تھا کیا کیا

دعا اور عبادت میں تغائر ہے یا اتحاد و عینیت ہے؟

لطیفہ: اگر وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک دعا اور عبادت میں عینیت ہے تو انہیں چاہئے کہ کبھی اس پر عمل پیرا ہو کر بھی دکھائیں بالعموم ان کے جلسے تو ہوتے ہی ہیں کبھی کبھی اپنے اشتہارات میں یوں لکھ دیا کریں۔

اسمائے گرامی حضرات مدعوین یعنی معبودین فلاں فلاں اور نیچے الداعی کی جگہ العابد لکھ دیا کریں۔ اگر عملی ثبوت دیں تو لوگوں کو پورا یقین ہو جائے کہ آپ لوگ دعا اور عبادت میں عینیت کے قائل ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

افضل ترین عبادت نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ اس میں ہم اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ صراط الّذین انعمتَ علیھم. راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا اور اب انعام یافتہ لوگوں کی وضاحت دوسری آیت قرآنی میں موجود ہے:

اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ گویا انعام یافتہ لوگ انبیاء، صدیقین اور شہداء کے بعد اولیاء کرام ہیں یعنی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سیدنا غوث الاعظم پیر دستگیر رضی اللہ عنہ جو لوگ اولیاء کرام کی مخالفت کرتے ہیں دراصل اپنی دعا میں مخلص نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ اولیاء کرام کے دامن سے وابستگی کے علاوہ راہِ حق کی تلاش ایک سراب ہے۔ نصِ قطعی میں ان کے دامن سے وابستہ ہونے کی ہدایت موجود ہے مگر کم علم اور جہلاء اس سے ناواقف ہیں قرآن فہمی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرنے والے علماء اہل سنت و جماعت ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

حقوق اللہ وحقوق العباد

اخروی نجات کے لیے دونوں کی بجا آوری ضروری ہے۔ بعض کم فہم لوگ حقوق اللہ وحقوق الرسول اچھے طریقے سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر حقوق العباد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حقوق العباد کی ادائیگی بہت ضروری ہے روزمحشر حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اسے معاف نہ کرے جس کے حقوق کسی ظالم نے سلب کیے۔ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے کر حساب چکایا جائے گا اس طرح ظالم کے پاس نیکیاں کم ہوئیں تو مستوجب سزا ہو کر دوزخ میں جانا پڑے گا۔ ایسی صورتحال سے بہت زیادہ ڈرنا چاہیے۔

حقوق اللہ اور حقوق مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد سب سے زیادہ حقوق والدین ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اَنِ اشْکُرْ لِی وَلِوَالِدَیْکَ''
میرا شکرادا کرو اور اپنے والدین کا بھی۔

مرنے کے بعد اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد جو والدین کے لیے استغفار کرے۔

Marfat.com
Marfat.com

من احبّ ان يَمُدَ اللّٰه فِی عمرہٖ و یزید فی رزقہٖ فلیبرّ وَالدَیہ.

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو اس کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ سے حسن سلوک اور بھلائی کرے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ چراغ لے کے چلے

مقامِ ابراھیم	نقشِ قدم	سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
آبِ زم زم	نقشِ قدم	سیدنا اسماعیل علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
سعی صفا مروہ	نقشِ قدم	حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
مقامِ عرفات	نقشِ قدم	حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
ریاض الجنۃ	نقشِ قدم	نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام
بیت المقدس	نقشِ قدم	جمیع انبیاء کرام علیٰ نبینا علیھم الصلوٰۃ والسلام
طوافِ کعبہ	نقشِ قدم	انبیاء علیھم السلام و اولیاء کرام علیھم الرحمۃ والرضوان
بدر و حنین	نقشِ قدم	نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین
مسجد قباء شریف	نقشِ قدم	نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین

پنجگانہ فرض نماز و نکتب ما قدموا و آثارھم

(۱) اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ آئے

(۲) ہم لکھ رہے جو قدم وہ مسجد نبوی کی طرف اٹھاتے ہیں اور ان قدموں کے نشانات (جب صحابہ نے یہ خواہش کی کہ وہ مسجد نبوی کے قریب مکان بنا لیں تا کہ دور سے آنےکی وجہ سے نماز باجماعت قضا نہ ہو جائے)

جہاد وقتال فی سبیل اللہ سورۃ العدیت غازیوں کے گھوڑوں کے قدم جب وہ جہاد میں دوڑتے ہیں اور دھول اُٹھتی ہے غبارہ راہ

وھم لا یشقیٰ جلیسھم ان کی صحبت میں بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا یعنی اولیاء کرام

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

Marfat.com
Marfat.com